

حضرت حافظ الحدیث کی سو اہم حیات، خطبات، ملفوظات اور مکتوبات پر مشتمل کتاب

# مرج البحرین

مصنف

راجہ محمد مظہر حسین جلالی



مکتبہ حضرت حافظ الحدیث  
رحمتہ اللہ علیہ بھاکھی شریف منڈی بہاؤالدین





حضور حضرت  
رحمۃ اللہ علیہ  
حافظ الحدیث  
کے تبرکات







حضور حضرت  
روحانی  
حافظ الحدیث  
کے تبرکات





حضور حضرت  
حافظ الحدیث  
کے تبرکات







حضور حضرت  
رحمۃ اللہ علیہ  
حافظ الحدیث  
کے تبرکات



حضرت حافظ الحدیث کی سوانح حیات، خطبات، مکتوبات اور تبرکات پر مشتمل کتاب

# مرحوم ابوالحسن

مرتب

راجہ محمد مظہر حسین جلالی

ناشر

مکتبہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

☆.....☆.....☆.....☆

نام کتاب	.....	مرج البحرین
مرتبہ	.....	راجہ محمد مظہر حسین جلالی
نظر ثانی	.....	محمد اکرم گوندل جلالی (ایم۔ اے ایم۔ ایڈیکھی شریف)
	.....	مفتی عزیز اللہ جلالی (نوسٹلایٹ ٹاؤن سرگودھا)
سال طباعت	.....	2006ء دسمبر
کیوزنگ	.....	مخدوم طارق عزیز حیدر عزیز کیوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور
	.....	042-7236056-0301-4237934
ناشر	.....	راجہ محمد حنظلہ سبحانی
قیمت	.....	150/= روپے

ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ حضرت حافظ الحدیث بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین
- ☆ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ فکر اسلامی نیو انارکلی بازار کھاریاں



## حُسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
9	باب اول: اظہار تشکر	1
10	انتساب	2
11	نذر عقیدت	3
12	تقریظ	4
15	تقریظ	5
17	پیش لفظ	6
19	ذکر خیر	7
19	شجرۂ نسب	8
19	حالاتِ زندگی	9
21	آغازِ تعلیم	10
22	ڈنگہ میں قیام	11
23	میانہ گوندل میں قیام	12
25	جامعہ کاسنگ بنیاد	13
29	ایک مجذوب سے ملاقات	14
30	امرِ سر میں قیام	15
30	محکمہ شریف واپسی	16
31	بریلی شریف حاضری	17
33	صدر الشریعہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> سے تلمذ	18
34	مقبول بارگاہ رسالت <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	19



35	امتحان میں اول پوزیشن	20
36	حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> بحیثیت مفتی اعظم پاکستان	21
37	فتویٰ نویسی کا اسلوب	22
38	استفتاء بطور نمونہ	23
39	فقہ حنفی کی حمایت و تائید	24
40	خلوص و اللہیت	25
41	مرجع العلماء	26
42	قاضی القضاہ	27
43	مرکز افتاء و قضا	28
44	طلباء کو ترغیب علم	29
45	طریقہ تدریس	30
48	حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا انداز درس حدیث	31
49	فوائد حدیث	32
49	عشق رسول <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	33
51	حضرت محدث اعظم پاکستان کی محکمہ شریف آمد	34
53	جب گورو دارہ مدرسہ بنا	35
55	اتباع سنت	36
57	اقامت دین و اشاعت دین	37
63	عقیدہ اور عقائد کی اتباع	38
64	سامی خدمت	39
65	لیکچر یونیورسٹی	40
65	چندہ کے متعلق آپ کا ارشاد	41
68	تعمیر مسجد	42
69	حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے معمولات	43



70	حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی مرغوبات	44
71	نکاح	45
72	مقام تسلیم ورضا	46
75	احترام شیخ و فیض شیخ	47
78	بد عقیدگی کی یلغار اور اس کا سدباب	48
80	مناظرہ نمبر ۱	49
81	مناظرہ نمبر ۲	50
82	مناظرہ نمبر ۳	51
82	مناظرہ نمبر ۴	52
82	مناظرہ نمبر ۵	53
83	مناظرہ نمبر ۶	54
83	مناظرہ نمبر ۷	55
84	مناظرہ نمبر ۸	56
84	مناظرہ نمبر ۹	57
85	مناظرہ نمبر ۱۰	58
85	مناظرہ نمبر ۱۱	59
85	مناظرہ نمبر ۱۲	60
85	مبارک معلم	61
90	والثن شریف حاضری	62
91	مزاح لطیف	63
92	حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے تراشیدہ ہیرے	64
94	تراشیدہ ہیرے	65
97	چشمہ حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے لبوس و برکات	66
100	حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی چند کرامات	67



120	حاصل زندگی	68
121	ملفوظات حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	69
131	اخلاق کریمانہ	70
133	اصلاح نفس	71
134	وصیت نامہ	72
136	وصال شریف	73
141	باب دوم: سوانح حیات جانشین حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	74
	پیر محمد مظہر قیوم شاہ	75
141	ولادت باسعادت	76
141	دینی تعلیم	77
142	جناب حضرت صاحب بحیثیت معلم	78
142	اقامت دین حبیب خدا <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	79
143	بیعت و اجازت	80
144	شادی خانہ آبادی	81
146	حج و زیارت مقامات مقدسہ	82
147	مشائخ عظام کی توجہ	83
149	حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے مزار کی تعمیر	84
151	کشف و کرامات	85
	باب سوم: خطبات حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	86
152	ماضی - حال - مستقبل	87
161	شان صدیق اکبر <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	88
172	سرداری تے حکمرانی	89
185	برہان	90
204	راہ حق	91



216	بکری اور بھینس کا حساب	92
217	بان بھینس اور بھینس کا حساب	93
218	عام اور انوکھا حساب	94
219	سود اور خسار کا حساب	95
220	عام اور حساب	96
221	خرید و بیانی کا حساب	97
222	معاوضہ اور حساب	98
223	بہار اور بیانی کا حساب	99
224	عام اور حساب	100
225	سود اور بیانی کا حساب	101
226	عام اور حساب	102
227	بہار اور حساب	103
228	بہار اور حساب	104
229	سود اور حساب	105
230	بہار اور حساب	106
231	بہار اور حساب	107
232	بہار اور حساب	108
233	بہار اور حساب	109
234	بہار اور حساب	110
235	بہار اور حساب	111
236	بہار اور حساب	112
237	بہار اور حساب	113
238	بہار اور حساب	114
239	بہار اور حساب	115
240	بہار اور حساب	116



257	جناب قمر یزدانی صاحب	116
258	مولانا سید خضر حسین شاہ صاحب منڈی بہاؤ الدین	117
259	جناب فدا حسین فدا گجرات	118
259	محمد صدیق سالک سیالکوٹ	119
261	حکیم فتح محمد ساقی نصیر پورکلاں سرگودھا	120
262	حافظ محمد اشرف آصف جلالی صاحب بھکھی شریف	121
263	حافظ نذیر احمد صاحب بھیرووال	122
264	جناب دائم اقبال دائم واسو منڈی بہاؤ الدین	123
265	سی حرفی۔ جناب محمد اسلم عثمانی صاحب مکلروان	124
273	منقبت	125
274	در شان حضرت حافظ الحدیث <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	126
275	در مدح: حضرت پیر سید محمد مظہر قوم شاہ صاحب	127
277	باب نمبر ششم: ختم پاک و وظائف جلالیہ	128
278	شجرہ مبارک نقشبندیہ مجددیہ نوریہ جلالیہ	129
279	شجرہ مبارک قادریہ رضویہ جلالیہ	130
280	شجرہ مبارک نقشبندیہ چراغیہ جلالیہ	131
282	طریقہ ختم پاک	132
282	اذکار قادریہ مجددیہ	133
283	ختم خواجگان نقشبندیہ	134
285	ختم مبارک غوثیہ	135
286	درود تاج	136
289	قصیدہ غوثیہ	137
295	چہل کاف	138
301	وظائف جلالیہ	139



## اظہار تشکر

بندۂ ناچیز اپنے ان تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی طرح میری مدد فرمائی۔ خصوصاً پیر سید شبیہ الحسن شاہ صاحب، جناب حاجی محمد صدیق صاحب آرے والے، مرزا ظفر اقبال صاحب گجرات، چوہدری محمد عبدالجید صاحب قادری رضوی کتب خانہ لاہور اور عبدالرزاق نیازی صاحب ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے درمہم قدم اور سخن مدد فرمائی۔

طالب دعا

راجہ محمد مظہر حسن جلالی



## انتساب

اس شخصیت کے نام جس کی  
 محبت سے میرے دل میں اللہ کے پیارے بندے  
 کی  
 محبت جاگزیں ہوئی۔ میری مراد میرے مرشد گرامی  
 جانشین حضرت حافظ الحدیث <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> ممدوح اکابر آفاق مکارم اخلاق  
 حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی مدظلہ العالی  
 زین سجادہ نشین آستانہ عالیہ <sup>بھکھی</sup> شریف منڈی بہاؤ الدین  
 اور  
 اپنے والد گرامی راجہ غلام حسین صاحب و والدہ محترمہ کے نام  
 جن کی تربیت نے بزرگوں کا ادب سکھایا۔

طالب دعا

راجہ محمد مظہر حسین جلالی



## نذرِ عقیدت

حضرت نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین  
 و تاجدار بریلی مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان قاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کیلیا نوالہ شریف  
 حضرت علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی آستانہ عالیہ مکملی شریف  
 استاد العلماء حضرت علامہ مولانا ظہور احمد جلالی صاحب مانگا منڈی

سید محمد نوید الحسن شاہ مشہدی آستانہ عالیہ مکملی شریف

میرے والدین بہن بھائی اور قابل صد احترام اساتذہ کرام  
 کے نام

جن کی دعاؤں سے میں اس قابل ہوا ہوں۔

خاکپائے غلامان حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

ربیعہ محمد مظہر حسین جلالی

مکملی شریف



## تقریظ

سید محمد نوید الحسن مشہدی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”جلالیہ“ محکمہ شریف مرکزی صدر انجمن جلالیہ رضویہ پاکستان  
ابتداء افریشن سے ہی خیر و شر کا معرکہ جاری ہے۔ نیکی کے سفیر انبیاء  
علیہم السلام انسانیت کو راہ ہدایت دکھلاتے ہیں تو حزب الشیطان آدمیت کو  
بھٹکانے کے حربے آزما تا ہے۔ کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام آتش نمرود میں کود  
جاتے ہیں تو کبھی موسیٰ کلیم اللہ فرعون کے دربار میں کلمہ حق بلند کرتے ہیں۔ کبھی  
قوم عاد اور ثمود کی فتنہ پرداز یوں کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پیغمبر کرتے ہیں۔  
ہر زمانے میں برائی کے خلاف کلمہ حق بلند کرنے والے موجود رہتے ہیں  
جب انسانیت جہالت کے اندھیروں میں ڈوب گئی اخلاق و تہذیب جیسے ناموں  
سے نا آشنا ہو گئی تو اللہ رب العزت نے قاران کی وادیوں سے ایسے آفتاب کو  
طلوع فرمایا جس کی ضیاء سے پورا عالم منور ہو گیا۔ یہ ہستی خاتمی المرتبت جناب  
سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تھی جو انبیاء کی عمارت کی آخری اینٹ تھی۔

نئی آخر الزماں کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد یہ ذمہ داری امت محمدیہ  
کے صلحاء علماء اور اولیاء نے اٹھائی جو ہر زمانے اور ہر دور میں برائیوں کی قوتوں  
سے نکلواتے رہے۔

جب امت محمدیہ کو فتنہ ارتداد اور مفکرین زکوٰۃ سے نبرد آزما ہونا پڑا تو  
نبوی تربیت سے براہ راست فیضیاب ہونے والے رفیق سفر و خضر امیر المؤمنین



سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سیرہ پلائی دیوار بن گئے۔

جب فسق و فجور کی اندھی قلعہ اسلامی کے ساتھ لکرائی تو گلشن نبوت کے عظیم پھول امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خون کی خوشبو سے دین رسول کو معطر کر دیا اور یزید جیسے فاسق و فاجر کا قوت کے ساتھ مقابلہ کیا۔

جب ملت اسلامیہ کو فتنہ خلق قرآن کا سامنا کرنا پڑا جو کہ یونانی فلسفہ کی تحریک کے زیر اثر تھا تو امام احمد بن حنبل نے دین مصطفیٰ کی آبیاری فرمائی۔

جب حاکمان وقت نے دین محمدی کو اپنے گھر کی لوٹھی بنانا چاہا تو امام اعظم ابو حنیفہ جیسا امام جیل کی زینت بن گیا۔ جب خلافت اسلامیہ کو ریزہ ریزہ کر دیا گیا تو دین کی تبلیغ اور حفاظت کی ذمہ داری صوفیاء کرام نے اٹھائی سیدنا عبدالقادر جیلانی کے متوسلین اور خلفاء نے یہ ذمہ داری باطریق احسن بھائی۔

جب دین اکبری کے ذریعہ دین اسلام پر حملہ کیا گیا تو نقشبندی سلسلہ کا درویش شیخ احمد سرہندی فاروقی حمیت و غیرت کے ساتھ اکبر کے سامنے ڈٹ گیا جیل کو قبول کر لیا لیکن دین پر آنچ نہ آنے دی جب انگریز سامراج نے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول ﷺ نکالنے کی ناپاک جسارت کی تو بریلی کے عظیم فقیہ الشاہ احمد رضا نے ملت اسلامیہ کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور فرمایا۔

سونا جنگل رات اندھیری کالی بدلی چھائی ہے

سونے والو جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے

جب اسی قسم کی تاریکیوں نے سرزمین پنجاب کو اپنے حصار میں لے لیا تو رب تعالیٰ نے ان اندھیروں کو دور کرنے کیلئے مکھسی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین کی سرزمین سے پیر سید محمد جلال الدین شاہ مشہدی کا انتخاب کر لیا جو ایک طرف بریلی کا نغمہ شوق و سرور لوگوں کو سناتا تو دوسری طرف سرہند کی اتباع سنت کی



تحریک کو بڑھاتا۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہمہ جہت تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اچھے مدرس کامیاب معلم عظیم فقیہ باکمال محدث، مشفق، مہتمم بہترین منصف اور حقائق کے مبلغ تھے۔

آپ کی سیرت کے حوالے سے سب سے پہلے آپ کے تلمیذ ارشد و مرید خاص مولانا ظہور احمد جلالی صاحب زیدہ مجدد نے طبع آزمائی فرمائی اب راجہ مظہر حسین جلالی نے حسن عقیدت کا گلدستہ بنام ”مرج البحرین“ مرتب کیا جس کو راجہ مظہر حسین نے کمال محبت کے ساتھ با وضو ترتیب دیا اس تذکرہ کے اندر آپ کی سیرت کے ہر پہلو پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ اگرچہ مزید کوشش کرنے کی گنجائش موجود لیکن مرتب کرنے والے نے مزید کوشش کرنے والوں کیلئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ اس تذکرہ کے اندر قاری کیلئے ایک سمندر موجزن ہے شیخ کامل کی سیرت آپ کے مواعظ حسنہ آپ کے ارشادات یکجا موجود ہیں۔

مواعظ کے اندر مرشد کامل کے الفاظ اصلی صورت میں پیش کئے گئے ہیں جو اس کتاب کا سب سے بڑا حسن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ راجہ صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور راجہ صاحب کو میرے مرشد گرامی قدر کی سخاوتوں سے مالا مال فرمائے۔

(واللہ)

خویدم درگاہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد نوید الحسن مشہدی

۰۴-۱۱-۲۰۰۶



## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے دنیائے اسلام کی سر بلندی اور انسانیت کو اوج ثریا تک پہنچانے کیلئے آفائے نامدار مدنی تاجدار نوع انسانی کی معراں۔ حضرت نبی کریم ﷺ کو اس عالم گیتی میں مبعوث فرمایا بعد از حمد و ثناء غلامان حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بندہ ناچیز نہ ہی عالم دین ہے اور نہ کسی کالج یا یونیورسٹی کا ڈگری ہولڈر ہے۔ اس لئے اس کتاب ”مرج البحرین“ میں عبارت کی اغلاط ہونگی ان سے درگزر فرمائیں۔

یہ کتاب حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات، ملفوظات، مکتوبات، تبرکات، منظوم نذرانہ عقیدت اور وظائف جلالیہ پر مشتمل ہے۔ اپنی طرف سے کوشش کی گئی ہے کہ آپ کے ذوق کی تسکین ہو سکے لیکن اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو مجھ ناچیز کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس چیز کا ازالہ ہو سکے۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات کو پنجابی میں اس لئے تحریر کیا گیا ہے کہ حضرت صاحب کے الفاظ کی چاشنی اور تاثر باقی رہے۔

بندہ ناچیز کا کم علم ہونے پر بھی یہ کتاب مرتب کروانے والوں کی کرامت سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ بندہ ناچیز کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اہل اسلام کیلئے اس کو نافع بنائیں اور بندہ ناچیز کیلئے ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بناتے ہوئے آخرت میں صف حضرت حافظ الحدیث میں جگہ عطا فرمائے اور یہ سب خدا کے



.....  
 فضل اور صاحب لولاک حبیب ﷺ کی نگاہ فیض و عنایت ہی سے ممکن ہو سکے  
 گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین بھائی بہنوں اور تمام مسلمانوں کو دولت  
 ایمان سے مالا مال فرمائے۔

خاکپائے غلامان حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ  
 راجہ محمد مظہر حسن جلالی بھکھی شریف  
 منگل ۶ نومبر ۲۰۰۶ء



## تقریظ

مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اشرف آصف جلالی  
فاضل محکمہ شریف و فاضل بغداد شریف (عراق)

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اس جہاں رنگ و بو میں کاروان لیل و نہار کے ہمراہ ہر کوئی سفر حیات طے کرتے ہوئے وادی عدم کی طرف رواں دواں ہے راہ زندگی میں ہر انسان کو کئی تھیب و فراز، ناہمواریوں اور سازگار یوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گرم و سرد حالات کا ادراک اور اندھیروں، اجالوں سے ملاقات ایک لازمی امر ہے۔ کئی راہی سہل پسند ہوتے ہیں اور کئی ایسے پر عزم ہوتے ہیں کہ

ان آبلوں سے قدموں کے گھبرا گیا تھا میں

جی خوش ہوا ہے راہ پر خار دیکھ کے

کئی راہی منزل کو ترستے رہتے ہیں کئی اوروں کو بھی منزل پر پہنچا دیتے ہیں کچھ مسافر اندھیروں کی شکایت کرتے ہیں اور کئی ایسے بھی ہوئے ہیں کہ جن کا انداز حیات یوں ہوتا ہے۔

شمع کی طرح جبیں بزم گم عالم میں

خود جلیں اور دیدہ اغیار کو جیٹا کر دیں

ایسے لوگ اپنے لئے ہی نہیں اور اوروں کیلئے بھی زندہ رہتے ہیں یہ صرف زندگی گزارتے ہی نہیں زندگی بانٹتے بھی ہیں۔ یہ ایام کے مرکب نہیں راکب



.....  
 بنتے ہیں۔ ان کے دم قدم سے حُسنِ انسانیت میں بہار ہوتی ہے۔ اور دھندلے  
 کردار رشکِ قمر بن جاتے ہیں۔

راہِ حیات کے ایک ایسے مسافر کو زمانہ حضرت حافظ الحدیث اور امام العصر  
 ایسے القاب سے یاد کرتا ہے اور ایک جہاں ان کے تقدس کے ترانے گاتا ہے۔  
 ان کے نقوشِ حیات یقیناً اوروں کیلئے مینارہ نور ہیں لہذا ان کی سیرت و  
 سوانح اور تعلیمات کا ذکر ایک لحاظ سے حفاظتِ تاریخ ہے اور دوسری طرف نسلِ نو  
 کی آنکھوں کا سرمہ علماء کیلئے زادِ راہ اور صلحاء و صوفیاء کیلئے توشہٴ آخرت ہے۔  
 حضرت مولانا ظہور احمد جلالی نے اس سلسلہ میں پہل کی ہے اور تین کتابیں  
 مرتب کی ہیں محترم راجہ محمد مظہر حسین جلالی صاحب لائق تحسین ہیں جنہوں نے یہ  
 مجموعہ مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض  
 سے خطِ عظیم عطا فرمائے۔

حافظ محمد اشرف آصف جلالی



## ذکر خیر

حضرت حافظ الحدیث والقرآن جامع المعقول والمنقول سراج السالکین سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۳ء بمطابق ۱۹۱۵ء کو پیر سید محمد عالم شاہ صاحب مشہدی قادری کے گھر بھکھی شریف میں پیدا ہوئے آپ حسینی سید ہیں اور سلسلہ نسب چھتیس واسطوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

## شجرۂ نسب

سید محمد جلال الدین شاہ بن سید محمد عالم شاہ بن سید حاجی شاہ بن سید محمد قطب شاہ بن سید امام علی شاہ بن سید میاں شاہ بن سید جیوے شاہ بن خیر الخیال المعروف خیالی شاہ بن سید عبدالنبی شاہ بن سید داؤد شاہ بن سید شیخ شاہ، بن سید جیون شاہ، بن سید انبیاء شاہ، بن سید شہاب الدین شاہ، بن سید صدر الدین شاہ، بن سید قاضی شاہ بن سید عزیز اللہ شاہ بن سید محمد شاہ بن سید احمد شاہ، بن سید محمد شاہ بن سید جہان شاہ بن سید برہان الدین شاہ، بن سید حسین شاہ ثانی، بن سید موسیٰ بن سید حسن بن سید کمال بن سید حسین بن سید جلال، بن سید علی ہارون بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت فاطمہ الزہرا بنت جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

## حالاتِ زندگی

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین محبت الہی میں بلند مقام رکھتے تھے گھر کا ماحول یاد خدا میں رچا بسا تھا اس کا اثر حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ



پر بھی ہوا اور آپ ایام طفولیت میں ہی عبادت و ریاضت کی طرف راغب ہو گئے چار سال کی عمر چچک کے عارضہ سے بصارت نہ رہی مگر اللہ تعالیٰ نے بصیرت کاملہ عطا فرمائی آپ کی اس معذوری پر آپ کے والد بزرگ کبھی ملول نہ ہوئے بلکہ اکثر فرمایا کرتے کہ میرے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے جن لیا ہے۔ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے قصبہ حضور پور ضلع سرگودھا میں حافظ غلام محی الدین و حافظ محمد اسماعیل سے قرآن پاک حفظ کیا۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حفظ قرآن مجید کے بعد مجھے حصول نسبت شیخ کی تڑپ ہوئی تو میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کیا جو سلسلہ قادریہ میں تاج اولیاء قبلہ عالم سید ظہور الحسن شاہ گیلانی فاضلی قادری المعروف نابینا سرکار بنالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و اجازت کا شرف رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا تیرا فیض سلسلہ نقشبندیہ میں ہے حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہی دنوں اعلیٰ حضرت مولانا خواجہ غلام نبی للہی کے مرید عبد الرحیم خان صاحب جو کہ تحصیلدار تھے تحصیلداری کو چھوڑ کر فقر اختیار کیا اور مجذوب ہو گئے تھے کے پاس پانچ چھ روز رہنے کا اتفاق ہوا وہ مجھے شیر محمد کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک دفعہ کہنے لگے کہ آج یہاں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تھے اور فرمانے لگے کہ شیر محمد اگنگا (چناب) پار چلا جا تیرا کام بن جائے گا۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ اس کے بعد ایک رات خواب میں پیلو کے درخت کے نیچے کھڑا ہوں بائیں طرف مسجد ہے۔ جس کے جنوب میں اک دروازہ ہے شمال کی طرف ایک کچا کمرہ ہے جس کی طرف دیکھنے سے فرحت محسوس ہوتی ہے۔ امام دین درزی اور سردار محمد مغل کے ذریعے سرکار حضرت پیر سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز مجدد طریقت قطب عالم اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف ہوا کہ آپ برگزیدہ خدا شخصیت ہیں۔ اس



.....  
 طرح آپ ان دنوں حضرات کے ہمراہ حضرت کیلیانوالہ پہنچے اور ان سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ کے ہمراہوں نے خواب میں وہ جگہ دیکھنے کی تصدیق کر دی حضرت قبلہ عالم سے بیعت کے لئے عرض کیا تو آپ نے بکمال مہربانی اپنے دامن کرم سے وابستہ کر لیا اور اسی وقت اسم اعظم کے علاوہ تمام اسباق نقشبندیہ ارشاد فرمادے، حضرت قبلہ عالم کیلانی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی فراست مومنانہ نے پہچان لیا کہ بظاہر معذور اور کسین متعلم کی صورت میں در بے بہا اور جوہر یکتا ہے پھر اس لعل بیش قیمت کو مجددی اور شرقپوری سان پر اس طرح چمکایا کہ ہزاروں قلوب اس کے انوار سے منور ہو گئے۔

## آغاز تعلیم

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کامل حضرت پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق ۱۳۳۵ھ ۱۹۳۶ء میں تعلیم کا آغاز فرمایا مانگٹ شریف میں قانونچہ بحرال پڑھنے کے بعد ڈنگہ میں مولوی نذر شاہ دیوبندی کے مدرسہ میں تشریف لے گئے وہاں نحو میر پڑھی، فرماتے ہیں کہ میں قانونچہ صرف پڑھتا تھا ایک دیوبندی طالب علم نے ایک کتاب پڑھ کر کہا یہ لکھا ہے کہ ض کو ظا کے مخرج سے ادا کرنا جائز ہے میں کتب فقہ سے ناواقف تھا اس لئے سخت پریشانی ہوئی کیونکہ اب تک تو یہ ہی سنا تھا کہ ض کو ظا پڑھنے والا گمراہ ہے آخر دل میں خیال آیا ہے کہ یہ مسئلہ اپنے مرشد گرامی کی خدمت میں ہی حل ہوگا اسی خیال میں سو گیا خواب میں اعلیٰ حضرت شیر ربانی قدس سرہ تشریف لائے مجھے دلا سے دیا پیار کیا اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جو ض کو ظا پڑھے اسے گمراہ ہی سمجھنا حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے تھے کہ میرا سلسلہ بیعت بھی سراج السالکین حضرت قبلہ نور الحسن شاہ



صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھا اور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بارگاہ کے درخشاں ستارے ہیں یہی ہمارا تعارف و رابطہ ہمارے تعلقات خاصہ کا سبب بنا، جن میں روز افزوں ترقی ہوئی بندہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضری دیتا اور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھی دوسرا یا تیسرا جمعہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ادا فرماتے وہیں اکثر ملاقات ہو جاتی اسی طرح ہم آپس میں متعارف بھی ہو گئے پھر حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں جان حضرت صوفی باصفا مولانا محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قانونچہ پڑھا حضرت حافظ الحدیث بھی قانونچہ پڑھ چکے تھے اس لئے مجھے حکم ہوا کہ ڈنگہ میں مولوی نذر شاہ کے درس میں آپ کے ہاں چلا جاؤں اور آپ کے ساتھ رہوں۔

## ڈنگہ میں قیام

حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے تھے کہ ڈنگہ میں قیام کے دوران ایک واقعہ پیش آیا کہ وہاں حفظ کے مدرس حافظ لال دین صاحب ہمارے ہم مجلس ہو گئے اور ہمارے ساتھ حضرت کیلیا نوالہ شریف حاضر بھی ہوئے واپس پہنچے تو وہاں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری احراری اور مولوی اللہ داد دیوبندی آف پیالہ ساہی نزد منگوال گجرات بیٹھے تھے۔ مولوی اللہ داد نے حافظ لال دین صاحب سے پوچھا کہ کہاں گئے تھے، انہوں نے صاف صاف بتا دیا کہ حضرت کیلیا نوالہ شریف گئے تھے، مولوی اللہ داد نے کہا کہ اسی لئے چہرے پر نور آ گیا ہے اس کے یہ الفاظ حقیقت پر مبنی تھے کیونکہ آپ کی خدمت میں حاضری کا یہ اثر نمایاں ہوتا تھا کہ تازگی ایمان کی وجہ سے چہرے کی رونق بڑھ جاتی تھی مگر حافظ صاحب نے سمجھا کہ یہ مذاق کر رہا ہے، اس لئے ان کی آپس میں تلخ کلامی ہو گئی نیز انہی دنوں مولوی نذر شاہ دیوبندی نے کہا کہ بریلوی تو بس چوری کھانے



.....  
 والے مجنوں ہیں خون دینے والے مجنون ہم ہیں ہمارے عطاء اللہ صاحب جیل جاتے ہیں ان کا کون جیل میں جاتا ہے، حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چوری کھانے والے مجنون تو تم ہو جب چندہ ختم ہو جاتا ہے تو جیل میں بھاگنے کی کوشش کرتے ہوتا کہ لوگ ہمیں مظلوم سمجھ کر چندہ دیں اور ہمارے اہل و عیال کی خیر خواہی کے پیش نظر ہمارے گھر نذرانے بھیجیں ہاں جان دینے والے مجنوں اہلسنت بریلوی ہیں حضرت غازی علم دین شہید کا تعلق اہلسنت سے تھا، غازی اللہ دتہ کنجاہی (کنجاہ گجرات) غازی مرید حسین چکوال کا تعلق کن سے تھا سب اہلسنت بریلوی ہی تھے دیوبند کو تو جانتے بھی نہ تھے حضرت میاں غازی احمد دین صاحب دریائے شور میں جلا وطنی کی زندگی گزار رہے ہیں وہ بچے سنی، حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص ہیں اس پر مولوی نذر شاہ بالکل صامت و ساکت ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا ان دو واقعات کے بعد ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔

## میانہ گوندل میں قیام

حضرت مولانا استاذ الاساتذہ صاحب فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم اہلسنت کے بزرگ عالم دین مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ میانہ گوندل (منڈی بہاؤ الدین) کے مدرسہ میں داخل ہوئے مدرسہ میں اس وقت مولوی مرزا خان جو کہ دیوبندی تھا اور تقیہ کر کے وہاں تدریس کر رہا تھا اس سے شرح مائتہ عامل ترکیب زنجیری سے پڑھی اور عبد الرسول بھی کھل کی۔ مولوی مرزا خان اگرچہ اختلافی مسائل کو نہیں چھیڑتا تھا مگر در پردہ اپنے خبث باطنی کا اظہار کرتا رہتا تھا اس مبارک اور میلاد شریف کے موقع پر اپنی نفرت کا اظہار کرتا تھا اور طلباء کو چھٹی نہیں دیتا تھا۔ ایک موقع پر ہم نے شرقپور شریف عرس کے لئے حاضر ہونے کا ارادہ



ظاہر کیا اس نے انکار کیا ہم انکار کے باوجود چلے گئے نیز انہی دنوں بھیرہ میں غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقریر کے لئے تشریف لائے، حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ مولوی غلام رسول (آہدی) کو ساتھ لیکر جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے، ایک دیوبندی طالب علم نے علامہ کاظمی کی تقریر میں اپنی طرف سے تلبیسات کا اضافہ کر کے مولوی مرزا خان کو سنائی، صبح مولوی مرزا خان نے دوران سبق اس تقریر کا رد کیا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے کہا کہ آپ علامہ کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کا رد کر رہے ہیں انہوں نے اس طرح تقریر نہیں کی۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر آپ نے دو گھنٹے کی تقریر پورے دو گھنٹے میں سنائی تو مولوی صاحب کو بڑی خفت ہوئی اس دیوبندی طالب علم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس بے وقوف نے مجھے اور طرح بتایا تھا اس دوران ایک دیوبندی طالب علم نے علامہ کاظمی صاحب کے ایک نقطہ پر مذاق اڑایا کہ انہوں نے کہا ہے کہ خلفائے اربعہ کے ناموں میں عین آتی ہے حالانکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام میں الف ہے تو مولوی مرزا خان نے اسے خوب ڈانٹا کہ تم میں بات سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں اعتراض علامہ کاظمی پر کرتے ہو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس طرح ہم وہاں سے بھی واپس آگئے بعد میں ہم حاصلانوالہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کافیہ قدوری، ایسا غوجی، مرقات، شرح تہذیب، کنز الدقائق، شرح جامی، اصول الشاشی، ترجمہ قرآن، اور قطبی دس ماہ میں پڑھیں۔

حکیم الامت مولانا مفتی محمد احمد یار خان صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسما

عدد جامی کے تین سبق پڑھے۔



## جامعہ کا سنگ بنیاد

سراج السالکین عمدۃ العارفین حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تائید و حمایت سے مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین پاکستان کی بنیاد یکم شوال المکرم ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۴۱ء کو بے سروسامانی کے عالم میں اڑھائی کنال سفید زمین جو کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے قرہبی رشتہ دار سید سلطان علی شاہ صاحب مشہدی نے مسجد و مدرسہ کے لئے واقف کر رکھی تھی ایک کونہ میں مسجد کے لئے چبوترہ اور دو کچے کمروں سے رکھی گئی، جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب ابھی خود زیر تعلیم تھے انہوں نے ابتدائی کتب مختلف مدارس میں پڑھی تھی آپ نے جامعہ کے لئے ایک متجر عالم دین کا انتخاب کیا اور یوں پورے طور پر جامعہ میں درس و تدریس کا کام شروع ہو گیا، حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ اسباق جامعہ کے مدرس کے پاس شروع کر دے۔

جامعہ کو اس بات پر بجا طور پر فخر ہے کہ جامعہ پر اقطاب نقشبندیہ کی خصوصی نظر ہے، امام الاولیاء حضرت میاں غلام اللہ صاحب ثانی لاٹانی نے جامعہ کے لئے دعا فرمائی اور جامعہ کی آبادی کامیابی اور کامرانی کی بشارت دی، ایک دفعہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے تمام خلفاء آستانہ عالیہ شرقپور شریف حاضر تھے۔ حضور لاٹانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء کو تلقین کی کہ وہ اپنے اپنے آستانہ کی سرپرستی میں ایک ایک مدرسہ قائم کریں اس پر حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے پہلے مدرسہ قائم کر رکھا ہے اور بجمہ تعالیٰ وہ بطریق احسن خدمت سرانجام دے رہا ہے، مدرسہ کے متعلق جب لاٹانی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو آپ نے عرض کیا



.....  
 کہ میرا مدرسہ کھکھی شریف میں جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کے نام سے قائم ہے، یہ سن کر حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ہی مسرت کا اظہار فرمایا اور اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء کے ساتھ جامعہ کی ترقی خیر و برکت کے لئے دعا فرمائی، علاوہ ازیں حضور قبلہ عالم سیدی و سندی عمدۃ العارفین پیر سید چراغ علی شاہ صاحب نقشبندی مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور کی خصوصی باطنی توجہ مہتمم جامعہ اور جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کو حاصل ہے۔

اس کے علاوہ قطب عالم پیر طریقت حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نقشبندی مجددی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ پر باطنی نظر کے ساتھ ظاہری طور پر بھی جامعہ کی معاونت فرمائی۔

امیر حزب اللہ حضرت پیر سید فضل شاہ صاحب آستانہ عالیہ جلاپور شریف حزب اللہ کے دوروں میں ہمیشہ تشریف لاتے اور خصوصی نظر عنایت کے ساتھ مدرسہ کی ترقی کے لئے دعا فرماتے اور لوگوں کے سامنے جامعہ محمدیہ رضویہ کے ساتھ دلچسپی اور محبت کا اظہار فرماتے جامعہ کی انتظامیہ مدرسہ کے انتظام کامیابی اور ترقی کو ان بزرگوں کی خصوصی نظر حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اور حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم کی رہن منت تصور کی جاتی ہیں جس کے مظاہرے زبان زد خاص و عام ہیں۔ چند واقعات بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔

- ۱۔ مولانا سید نظام الدین شاہ صاحب (قاضی میرپور) بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ زمانہ طالب علمی میں کتاب رسائل منطق لے کر باہر گیا اور کتاب کھیتوں میں رکھ کر چلا آیا اور بھول گیا چار دن کے بعد ایک شخص مستری لال دین کشمیری کتاب لے کر میرے پاس آیا میں نے کہا یہ کتاب کہاں سے لی



.....  
 ہے تو اس نے کہا کہ رات خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے تھے اور مجھے  
 مقام کی نشاندہی فرمائی کہ فلاں جگہ کھیت میں کتاب پڑھی ہوئی ہے اسے اٹھا کر  
 جامعہ میں پہنچا دو، کھیت میں پانی لگنے والا ہے اور کتاب خراب ہو جائے گی میں  
 نے جب ان بزرگ ہستی کا حلیہ مبارک پوچھا تو اس نے جو حلیہ مبارک بتایا وہ  
 حلیہ مبارک حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

۲۔ تقسیم ہند کے وقت غلہ بالکل ختم ہو گیا اور گندم کی کٹائی میں ابھی کچھ  
 وقت باقی تھا، صرف ایک آدمی مولوی خان محمد تارڑ ساکن بھکھی شریف معاون  
 خصوصی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کا ایک بیگھ گندم کٹائی کے قابل تھا، حضرت قبلہ  
 عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں مولوی خان محمد کو  
 ارشاد فرمایا کہ ہمارے طلباء کے لئے آٹا ختم ہو چکا ہے لہذا ان کے لئے گندم بھیجنے  
 کا انتظام کریں۔

۳۔ اسی طرح ایک خود فراموش طالب علم ڈنگہ چک کے راستے میں ایک  
 درخت پر کتاب رکھ کر آ گیا وہ بھی حضرت، پیر سید نور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر  
 منگوائی گئی۔

۴۔ تقسیم ہند کے دنوں میں دھماکوں اور لڑائی جھگڑوں کے واقعات اکثر  
 ہوتے رہتے تھے اور اس قسم کی افواہوں کی بازگشت بھی عام سنائی دیتی تھی کسی  
 نے حضرت پیر قبلہ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کہا کہ دھماکہ ہوا آپ نے  
 فرمایا بھکھی میں تو نہیں ہوا عرض کی گئی جناب نہیں تو آپ نے فرمایا پھر خیر ہے۔

۵۔ بریلی شریف روائگی سے قبل ایک مدرس و امام کی اشد ضرورت تھی  
 روائگی سے قبل حافظ رحمت علی صاحب گوندل الیاناہ امام مسجد مائی صاحبہ کو ان کے  
 مقتدیوں نے ناراض ہو کر امامت سے برطرف کر دیا، حافظ صاحب حضرت حافظ



.....  
 الحدیث رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے آپ نے ان کا جامعہ میں تقرر فرما دیا، جس دن آپ بریلی شریف سے تشریف لائے تو انہیں مقتدیوں نے آکر عرض کیا کہ جناب ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہے لہذا ہمیں پھر وہی حافظ صاحب دے دیں۔  
 ۶۔ قیام بریلی شریف کے دوران بھکھی شریف کے ایک طالب علم مولانا غلام رسول ملتانی نے حضرت قبلہ عالم صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ شاہ صاحب کی عدم موجودگی میں ہمارے اسباق ٹھیک نہیں ہو رہے آپ نے فرمایا وہیں رہیں شاہ صاحب بریلی شریف سے واپس آئیں گے تو بڑی برکت ہوگی۔

۷۔ مولانا سید حیدر علی شاہ صاحب بیان کرتے ہیں جو کہ حضرت حافظ الحدیث رضی اللہ عنہ کے مرید اول ہیں اور آپ کی خدمت کے لئے بریلی شریف ساتھ گئے ہوئے تھے بریلی شریف قیام کے دوران شاہ صاحب قبلہ متفکر رہتے کہ فسادات کی وجہ سے ہمارا دورہ حدیث کہیں نا مکمل نہ رہ جائے پھر ایک دن حضرت حافظ الحدیث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ حضرت قبلہ عالم صاحب رضی اللہ عنہ رات خواب میں جلوہ افروز ہوئے میرے شانوں پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا کہ آپ دورہ حدیث مکمل کر کے پنجاب واپس آئیں گے فکر کی ضرورت نہیں ذکر میں مشغول رہیں۔

۸۔ جامعہ کے ابتدائی سالوں میں حضرت کیلیا نوالہ شریف حاضر ہوا، آپ نے پوچھا کتنے طلباء ہیں عرض کی پچیس تیس ہیں فرمایا یہ تو بہت تھوڑے ہیں کم از کم دو ڈھائی سو ہونے چاہئیں آپ کے فرمان کے مطابق مسلسل اضافہ ہوتا گیا اور پورے ملک سے علم کی پیاس رکھنے والے طلباء کھینچے چلے آئے۔

چنانچہ اسی حقیقت پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت قبلہ عالم کی کتاب



.....  
 ”الانسان فی القرآن“ کے قدیم نسخہ کے دیباچہ میں حضرت قبلہ عالم کے مرید خاص  
 سید منیر حسین شاہ صاحب جو کالوی رقمطراز ہیں کہ

مدرسہ بھکھی شریف شاہ صاحب ایسے نامور عالم بننا آپ ہی کی توجہ پاک کا  
 نتیجہ ہے۔ یہاں سے تمام علماء خاص اہلسنت بن کر تبلیغ کے لئے ہر سال کافی تعداد  
 میں فارغ التحصیل ہو کر مستفید ہو رہے ہیں یہ قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی  
 اظہر من الشمس کرامت ہے۔ (دیباچہ الانسان فی القرآن قدیمی ص ۱۷)

### ایک مجذوب سے ملاقات

بٹالہ شریف قیام کے دوران مولانا رشید احمد صاحب سے ہم نے صدر اور  
 مختصر المعانی شروع کئے وہ کہنے لگے آپ کہیں اور چلے جائیں مجھ سے مطالعہ نہیں  
 ہوتا اور تم مطالعہ کے بغیر چلنے نہیں دیتے یہ بات حضرت مولانا محمد نواز صاحب  
 نے بتائی کہ میں اور قبلہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اسی یاس کے عالم دیر کا  
 اسٹیشن پہنچے ہمیں پتہ چلا کہ شہر سے دو میل باہر گورداسپور روڈ پر نہر کے کنارے  
 ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت حافظ  
 الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے ایک نیک بندے کی خدمت میں حاضری دینی ہے  
 کوئی تحفہ ہونا چاہیے ہم لوکاٹ لیکر حاضر خدمت ہوئے عجیب بزرگ تھے بارہ  
 سال سے ایک شیشم کے درخت کے نیچے رہ رہے تھے ایک کرتہ پہنا ہوا تھا جب  
 پھٹ جاتا اسی کو پوند لگا لیتے کسی سے کوئی تحفہ ہدیہ قبول نہ کرتے تھے ہم عصر کے  
 وقت پہنچے تحفہ پیش کیا فرمانے لگے آپ طالب علم ہیں خود ہی کھالیں ہم نے دعا  
 کی درخواست کی، آپ نے بہت لمبی دعا فرمائی پہلے عربی پھر فارسی پھر اردو اور پھر  
 کسی اور زبان میں دعا فرمائی۔ حضرت صاحب نے کہا کہ دعا فرمائیں کہ کوئی ماہر  
 استاد مل جائیں تو انہوں نے حضرت کیلیا نوالہ شریف کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔



جن کے آپ ہیں وہ آپ کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

## امر تسر میں قیام

ہم ان مجذوب بزرگ سے ملاقات کے بعد امر تسر پہنچے تو آپ کی دعا کی قبولیت کا اثر دیکھ لیا۔ امر تسر کی مشہور ترین مسجد خیر دین میں ہمارا قیام ہوا وہاں ہم مسلم الثبوت اور مختصر المعانی پڑھتے پھر ایک میل کے فاصلہ پر علامہ نور بخش توکلی کی مسجد میں مولانا عبدالرحمن صاحب سے رسالہ قطبیہ پڑھتے پھر دو میل سفر طے کر کے مولانا جان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کشمیریوں والی مسجد میں جا کر میر زاہد پڑھتے اس طرح ہم نے ساڑھے چار ماہ تک امر تسر میں قیام کے دوران منطق کی کافی کتابیں پڑھ لیں۔ مولوی محمد حسن دیوبندی بانی جامعہ اشرفیہ لاہور ان دنوں مسجد خیر دین میں تقیہ کر کے مدرس بنا ہوا تھا ہمیں دیکھ کر پوچھنے لگا کہ آپ کس کے مرید ہیں ہم نے بتایا کہ جنید زماں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اکمل سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہمارا تعلق ہے اس نے کہا کہ یہاں بہت دفعہ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار نصیب ہوا ہے اگر کسی نے صحیح اللہ کا نیک بندہ دیکھنا ہو تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھے آپ انتہائی باکمال شخص تھے مولوی محمد حسن طلباء کو پند و نصائح کے وقت حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کرتا تھا کہ کسی نے طالب علمی سیکھنی ہو تو ان کی مجلس اختیار کرو۔

## بھکھی شریف واپسی

ہم امر تسر ساڑھے چار ماہ گزار کر چھٹیوں میں واپس آئے تو ہمیں مولانا رشید احمد صاحب چھنی گاہنا والے تدریس کے لئے مل گئے اس طرح حضرت حافظ الحدیث اور میں۔ (مولانا محمد نواز) نے بھکھی شریف رہ کر درس نظامی کی



تکمیل کی۔

## بریلی شریف حاضری

حضرت حافظ الحدیث کا خیال تھا کہ جامعہ میں مدرسین کا متبادل انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اس سال بریلی شریف نہیں جاتے، مگر حضرت قبلہ عالم سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حکماً فرمایا کہ اس سال ۱۹۴۶ء کو ہی جانا ہے پیچھے کی فکر نہ کریں پیچھے کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہے۔ کیونکہ آپ فراست مومنانہ سے پہچان چکے تھے۔ کہ اگر اس سال نہ گئے تو پھر کبھی نہ جاسکیں گے کیونکہ آئندہ سال ملک تقسیم ہو جائے گا۔ لہذا حکم ہوا کہ سامان لے کر مکان شریف میں قیوم زماں حضرت حاجی شاہ حسین و امام الاولیاء حضرت سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک منعقدہ ۱۳ شوال ۱۳۶۶ میں پہنچ جانا میں وہیں سے بریلی شریف کے لئے رخصت کروں گا، لہذا ہم مکان شریف حاضر ہوئے حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اجازت عنایت فرماتے ہوئے یہ شعر ارشاد فرمایا۔

علم گر برتن زنی نارت گند

علم گر بردل زنی نورت گند

اور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت فرماتے ہوئے یہ شعر ارشاد

فرمایا:

ہر کہ کارش از برائے حق بود

کار او پیوستہ با رونق بود

مگر بریلی شریف کے لئے رخصت کے وقت مزید ارشاد فرمایا:

وَالْكَوْضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ "بِالْعِبَادِ فَاللَّهُ خَيْرٌ" حَافِظاً



وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

اس سفر مبارک میں حضرت حافظ الحدیث کے ہمراہ مولانا محمد نواز صاحب، مولانا محمد یعقوب شاہ صاحب کیرانوالہ سیداں گجرات مولانا سید منصور شاہ صاحب آزاد کشمیر، مولانا مفتی غلام مرتضیٰ صاحب پنڈی گھیب اور مولانا سید حیدر علی شاہ صاحب شامل تھے بریلی شریف میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے تین دن تک بحیثیت مہمان اپنے پاس ٹھہرایا بعد میں دوسرے ساتھیوں کا متبادل انتظام فرما دیا مگر حضرت حافظ الحدیث اور مولانا محمد نواز صاحب کو دو ماہ تک اپنے پاس رکھا۔ اگرچہ طالب عالم تھے لیکن شاہ صاحب سے جو آپ کو قدرتی انس تھا اس کی بناء پر آپ کرم نوازی فرماتے کہ کھانا بیٹھک شریف میں حضرت حافظ الحدیث کے ساتھ تناول فرماتے اور ہر جمعرات کو خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ پر حاضری ہوتی اور حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کا بھی موقع ملتا۔ اس طرح حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ الحدیث کو اپنے پاس بائیں طرف بٹھاتے اور مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھتا دوران درس جب حضرت شیخ الحدیث اس حدیث مبارک پر پہنچے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میں جس کی آنکھیں لے لوں اور وہ صبر کرے تو اس کے بدلے جنت دوں گا۔ یہ حدیث پاک بیان کرنے پر حضرت شیخ الحدیث فرمانے لگے شاہ صاحب آپ تو جنتی ہیں لہذا میرے لئے دعا کریں۔ آپ نے بطور تواضع سکوت اختیار کیا تو محدث اعظم پاکستان نے اصرار کر کے دعا منگوائی پھر آگے سبق پڑھایا جب ہم واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو میں نے بھی یہی عرض کی اور اپنے لئے دعا کروائی۔



جناب مولانا ظہور احمد صاحب کدھر شریف منڈی بہاؤ الدین کہتے ہیں کہ جب ہم دورہ حدیث شریف پڑھتے تھے بخاری شریف کے سبق کے دوران حضرت حافظ الحدیث تشریف لائے۔ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ سبق کے دوران احترام حدیث کی وجہ سے کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے مگر جناب حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی آمد پر آپ کے چہرہ پر بشارت نمایاں تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ تھوڑا تھوڑا تبسم فرما کر کمال شفقت سے خوشی اور مسرت کا اظہار فرما رہے ہیں دوران سبق حدیث پاک پر تقریر فرمانے کے بعد حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے تائید کرواتے حضرت صاحب آہستگی سے تائید کرتے اس طرح حضرت محدث اعظم پاکستان نے طلباء پر حضرت حافظ الحدیث کا مقام واضح فرماتے ہوئے ملک بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں طلباء کو فرمایا۔

یہ شاہ صاحب ہیں جو جامع معقول و منقول ہیں ان کا علمی پایہ بہت بلند

ہے۔

### حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے تلمذ

حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے آشوب چشم کی وجہ سے اسباق موقوف فرمادئے ہمیں فرمایا کہ حضرت صدر الشریعہ بریلی شریف میں قیام فرما ہیں ان سے گزارش کرو تا کہ تمہارے اسباق بھی ہوتے رہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واسطہ قریب بھی ہو جاؤ گے۔ نیز آپ کی اور خیر آبادی علماء کی طرز بھی معلوم ہو جائے گی۔ یاد رکھنا ابتدا وہ انکار کریں گے مگر اصرار کرنے پر مان جائیں گے۔ نیز اگر آپ کی خدمت میں یہ عرض کی جائے کہ ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اس کا آپ بہت احساس فرماتے ہیں اس طرح ہمیں دو ماہ تک حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف اور مسلم شریف پڑھنے کا موقع



ملا۔ آپ حدیث شریف کا خلاصہ اس انداز میں بیان فرماتے کہ حواشی بھی اس میں درج فرما دیتے اور اعتراض مخالفین کا جواب بھی اسی میں آ جاتا اور اگر کوئی طالب علم سوال کرتا تو اکثر طور پر یہ فرماتے کہ بین السطور دیکھو اور اس سے سوال کا حل نکال دیتے آپ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ کسی کی غیبت بالکل نہیں سنتے تھے ایک دفعہ حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی نے بریلی شریف جلسہ میں دوران تقریر ایک حدیث شریف بیان کی۔ دوسرے دن سبق میں حدیث شریف آگئی الفاظ کچھ مختلف تھے مولانا ظہور احمد سیروی نے عرض کی کہ مولانا عبدالحامد بدایونی نے تو حدیث شریف اس طرح بیان فرمائی تھی آپ سخت ناراض ہوئے اور ڈانٹ کر فرمایا تم نے کل حدیث شریف سنی تھی اب پڑھ لی ہے خود موازنہ کر لو غیبت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

### مقبول بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ سبق پڑھنے کیلئے ہم خوب تیاری کر کے جاتے رات گئے تک ہمارا مطالعہ جاری رہتا۔ حضرت حافظ الحدیث کو شام کو جلدی نیند آ جاتی پھر تھوڑی دیر کے بعد جاگ جاتے اور ہم مطالعہ شروع کرتے۔ اس وقت تمام لوگ نیند کے مزے لے رہے ہوتے اور ہم پرسکون ماحول میں مطالعہ کرتے۔ سردیوں کی لمبی راتوں میں بھی ہم صرف چار گھنٹے مشکل سے آرام کرتے ایک دفعہ حسب معمول سحری کے وقت بیدار ہوئے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ چہرہ مبارک اندرونی ہیجان کی وجہ سے چمک رہا تھا۔ اور حضرت حافظ الحدیث تھوڑے تھوڑے مسکرا رہے تھے میں نے عرض کی جناب کیا بات ہے آج آپ بہت مسرور اور خوش ہیں فرمایا الحمد للہ حضرت قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھیجنا حضرت محدث اعظم قبلہ کا دورہ شریف



.....  
 پڑھانا اور ہمارا دورہ شریف پڑھنا سرکار رسالت مآب ﷺ میں مقبول ہو چکا ہے آج رات آپ ﷺ جلوہ فرمائے ہیں اور فرمایا ہے کہ تمہارا حدیث شریف پڑھنا تمہارے اساتذہ کا پڑھانا دونوں مقبول ہیں نیز مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہے۔ ہمارے استاد مکرم حضرت شیخ الحدیث قبلہ ظاہری علم رکھنے والے ایک عالم ہی نہ تھے بلکہ آپ ایک عالم ربانی اور فنا فی الرسول ﷺ تھے تقویٰ اور طہارت میں لاثانی تھے سرتاج الاولیاء اور مقبول بارگاہ نبوی ﷺ تھے ایک اور موقع پر میرے بخت نے یاوری کی میں نے خواب میں دیکھا کہ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ کی شان والے نبی الرحمة ﷺ تشریف فرما ہیں اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پاس بیٹھے ہیں اور بندہ بھی حاضر خدمت ہے۔

## امتحان میں اول پوزیشن

حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ ملکی حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے ہم نے یکم رجب تک کتب احادیث مکمل کر لیں امتحان کے لئے سجان ہند رئیس المحکمین ابو المحامد حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۸۳ھ حضرت مولانا مفتی عبد العزیز صاحب آگرہ والے تشریف لائے، حضرت شیخ الحدیث قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں علیحدگی میں کہا کہ ان شاہ صاحب کا خوب تسلی سے امتحان لینا اس دوران مولانا عبد المصطفیٰ الازہری صاحبزادہ ہونے کی وجہ سے ممتحن صاحب کے ساتھ بیٹھ گئے میں نے کتاب الایمان بخاری شریف کی عبارت پڑھی حضرت حافظ الحدیث نے مسئلہ کی تقریر فرمائی ازہری صاحب فرمانے لگے امام بخاری امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ کا رد کرنا چاہتے ہیں شاہ صاحب نے فرمایا جب ان کے اقوال کی تطبیق ہو سکتی ہے تو رد کا کیا مطلب اس مسئلے پر تقریباً دو اڑھائی گھنٹے گفتگو جاری رہی آخر مولانا مفتی عبد



العزیز صاحب نے علامہ ازہری کو فرمایا کہ آپ اپنا موقف ثابت نہیں کر سکے اور نہ ہی ان کے سامنے اپنا موقف ثابت کر سکو گے لہذا خاموشی بہتر ہے۔ دیگر محققین نے بھی بہت سے مشکل ترین سوالات کئے آپ ہر سوال کا جواب تسلی بخش دیتے رہے اور آپ دورہ حدیث شریف کی پوری کلاس میں پہلی پوزیشن کے مستحق ٹھہرے اور دورہ حدیث شریف کی تکمیل کے بعد جب سب طلباء کو اجازت مل گئی تو حضرت حافظ الحدیث کو مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنے پاس ٹھہرا کر فتویٰ نویسی کی تربیت فرمائی اور قرآت حدیث کے ساتھ آپ کو سند اتصال سے بھی نوازا اور سلسلہ قادریہ کی اجازت بھی عنایت فرمائی اس طرح آپ بریلی شریف سے شریعت و طریقت اور ظاہری و باطنی علوم سے معمور ہو کر واپس آئے اور خدمت دین میں ایسے مگن و محو ہوئے کہ اس میں فانی زندگی کی شام ہوگی اور شام کے بعد یقیناً سحر طلوع ہوا کرتی ہے تو اس شام کے بعد آپ کی حیات طیبہ اور جاودانی زندگی کی سحر طلوع ہوئی ہوگی۔

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت مفتی اعظم پاکستان

حضرت حافظ الحدیث مفتی اعظم پاکستان پیر سید محمد جلال الدین شاہ مشہدی نور اللہ مرقدہ اپنے دور کی نادر روزگار شخصیت تھے علم و فضل اخلاص و تقویٰ ہمت و استقامت تنظیم و سیاست فقہی تدبیر اور اجتہادی بصیرت میں یکتائی رکھتے تھے لیکن فقہ میں آپ کو تخصیص کا درجہ حاصل تھا حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے تبحر علمی وسعت نظری عمیق مشاہدہ قوت استدلال ملکہ استنباط فقہی بصیرت اور صلابت رائے کے غیر بھی معترف تھے۔ حضرت حافظ الحدیث قضاء و افتاء میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے اور ایک فقیہ اور مفتی کے لئے جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے وہ تمام بدرجہ اتم آپ میں پائی جاتی تھیں۔



## فتویٰ نویسی کا اسلوب

اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو فتویٰ نویسی میں کامل اور حیرت انگیز دسترس حاصل تھی آپ کا فتویٰ نویسی میں انداز نہایت آسان عام فہم مختصر مگر جامع ہوتا تھا آپ کے فتویٰ میں اس قدر جامعیت ہوتی تھی کہ اس میں کسی بھی جانب اور کسی بھی پہلو سے کوئی ابہام یا کمزوری باقی نہ رہتی اور کسی بھی منصف مزاج مخالف کو اس فتویٰ میں کسی جہت سے علمی اور وزنی اعتراض کا موقع ہاتھ نہ آتا آپ کا کتب فقہ و فتاویٰ پر عبور کا یہ عالم تھا کہ کتب کے صفات اور سطور تک ذہن نشین رہتے تھے۔

علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی ضلع میر پور آزاد کشمیر بیان

فرماتے ہیں کہ

میں نے دو مرتبہ خود دیکھا ہے کہ آپ نے دو جید مدرس و مفتی حضرات کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ لکھو اور فلاں کتاب سے حوالہ تلاش کرو وہ مولوی صاحبان چار پانچ دن کی تلاش بسیار کے بعد حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ بہت تلاش کی مگر مسئلہ آپ کی ارشاد فرمودہ کتب میں نہیں ملا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شامی کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ نکالو جب وہ صفحہ نکال لیا تو فرمایا کہ فلاں سطر پڑھو جب بندہ پڑھنے لگا تو مولوی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب مسئلہ تو یہ ہے آپ کہاں ڈھونڈتے رہے اور دوسرے مسئلہ کے متعلق فرمایا کہ عالمگیری کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ سطر نصف سے آگے پڑھو اور اس کی متعلقہ نیچے والی تین سطریں بھی پڑھو جب بندہ نے عبارت پڑھی تو فرمایا مولوی صاحب مسئلہ سمجھ میں آیا یا نہیں یہ مسئلہ ہے اور عبارت کا یہ مطلب ہے۔ اس مذکورہ واقعہ سے یہ واضح ہوا کہ مسئلہ کی مناسبت سے فقہ اور فتویٰ کی کتب متداولہ



میں جہاں جہاں جزئیات پائی جاتی ہیں وہ آپ کو مستحضر رہتی تھیں اور فتاویٰ نقل کروانے میں دوسرا سب سے حیرت انگیز یہ پہلو تھا کہ بڑی بڑی کتابوں کی عبارتیں صفحہ اور سطر تک محض اپنی یادداشت سے اطباء کر دیتے ہیں جب کہ آپ ظاہری بصارت سے محروم تھے گویا آپ کے ہاں آورد نہیں بلکہ آمد تھی۔

استاذی المکرم علامہ مفتی اصغر علی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو مسائل بمع مراجع و مصادر محض توجہ سے مل جاتے تھے اور آپ پر مسائل اس طرح منکشف ہوتے تھے جیسے اولیاء اللہ پر اشیاء کے احوال منکشف ہوتے ہیں۔

آج کل لوگ تو مستحب و مکروہ کو بطور استخفاف ترک کر دیتے ہیں لیکن آپ نے مستحب اور مکروہ تنزیہی کا خیال رکھا اور رخصت کو نہ اپنایا بلکہ خود ہمیشہ عزیمت پر عمل فرمایا اور اس کی ہی تلقین فرمائی۔

### ایک استفتاء بطور نمونہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی جو زبان سے بول نہیں سکتی اور عاقلہ و بالغہ ہے مذہب میں اپنے باپ کے لحاظ سے اور اپنے خیال سے اہلسنت و جماعت ہے اس کا نکاح اس کی رضا مندی کے بغیر جبراً دادا نے ایک مرزائی لڑکے کے ساتھ پڑھا دیا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ دادا کا جبراً نکاح پڑھانا درست ہے کہ نہیں۔ اور اہلسنت و جماعت لڑکی کا مرزائی کے ساتھ نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب بعون اللہ الوہاب: صورت مسئلہ میں بر تقدیر سائل یہاں بالغہ عاقلہ عورت اپنے نفس کی خود ولیہ ہے اور اس کی اجازت یا رضا مندی کے بغیر دادا کا نکاح پڑھا ہوا درست نہیں کیونکہ نکاح میں دو رکن ہیں ایجاب اور قبول جیسا کہ ہدایہ میں ہے "اَلنِّكَاحُ بِنَعْقِدِ بِالْإِجَابِ وَالْقَبُولِ" جو کہ ایک رکن نہ



پایا گیا۔ نیز یک نہ شد و شک، مرزائی کے ساتھ کسی مسلمان عورت کا نکاح ہوتا ہی نہیں کیونکہ مسلمہ کا نکاح غیر مسلم سے نہیں ہو سکتا جیسا کہ فرمان اللہ جل و علا ہے۔ ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا (پارہ ۲) اور مشرکین سے نکاح مت کرو تا وقتیکہ وہ ایمان لائیں۔

هذا عندي والله اعلم بالصواب واليه المرجع والانا ب استكتبه ابو المنظر سيد محمد جلال الدين شاه بھکھی شريف

### فقہ حنفی کی حمایت و تائید

حضرت حافظ الحدیث نے چوالیس سال دارالافتاء میں تمام فتویٰ فقہ حنفی کے مطابق جاری کئے ہیں آج کل بعض لوگوں میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ اگر کوئی مشکل مسئلہ آجائے تو دوسرے امام کی طرف جو آسان مسئلہ بتائے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں حضرت حافظ الحدیث نے کبھی بھی مشکل سے بچنے کے لئے آسان راستہ اختیار نہیں کیا ہمیشہ فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ جاری کیا اس پر عمل کیا اور عمل کروایا بھی۔

علامہ پروفیسر ابوسعید غلام نبی نقشبندی صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے ہم عصر علماء میں سے فقہ حنفی کے ساتھ تمسک اور مسلک رضوی کے التزام میں کوئی بھی آپ کا ہم پلہ نہیں تھا۔

مخدوم اہلسنت حضرت پیر سید محمد محفوظ شاہ صاحب نے دارالعلوم جلالیہ رضویہ راولپنڈی میں منعقدہ امام اعظم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابا جی سے کسی مسئلہ پر اپنا موقف پیش کرنے کے لئے کہا گیا آپ نے بر ملا فرمایا کہ فقہ حنفی کے مقابلے میں میرا الگ موقف نہیں ہو سکتا جو موقف امام اعظم ابوحنیفہ کا ہے وہی میرا ہے۔



اس مذکور واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوا آپ کو فقہ حنفی سے کس قدر گہرا لگاؤ تھا، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو اپنا الگ موقف قائم کرنے کا جنون نہیں تھا بلکہ آپ کے ہر عمل میں خلوص و للہیت کا فرما تھی بلکہ آپ کا یہ ارشاد مبارک کہ میں حنفی ہوں احناف کے مفتی بہ اقوال کے خلاف کا فتویٰ کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

## خلوص و للہیت

چونکہ ایک مفتی عالم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مخلص ہو اور تحقیق مسائل میں خواہشات سے بالاتر ہو کر حق کی جستجو میں لگا رہے تو حضرت حافظ الحدیث نے عمر بھر کسی سے فتویٰ کے عوض ایک پائی بھی وصول نہیں کی بلکہ جو کچھ بھی کیا رضائے الہی کے لئے کیا جیسا کہ مولانا حافظ محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر بیان کرتے ہیں ایک موقع پر میری موجودگی میں ایک صاحب فتویٰ لینے کے لئے آئے آپ نے ان کا مسئلہ حل فرما دیا تو وہ اس وقت بطور نذرانہ کچھ رقم دینے لگا مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم فتویٰ پر کوئی پائی پیسہ نہیں لیتے اس نے اصرار کیا کہ جامعہ کے لئے قبول فرمائیں فرمایا اگر مدرسہ کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پھر کسی موقع پر جامعہ کی خدمت کر لینا۔

اگرچہ بعض علماء کا غدسیا ہی اور فتویٰ لکھنے کی محنت اور جستجو کے عوض فیس لینا جائز رکھتے ہیں اور بعض مفتی حضرات بصورت مدرسہ کی رسید وصول کر لیتے ہیں مگر پیکر و اخلاص حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی کسی بھی صورت فتویٰ کے معاوضہ کو پسند نہیں فرمایا اس خلوص اور للہیت کی تاثیر تھی کہ آپ کے فتویٰ ملک اور بیرون ملک اس قدر مقبول ہوئے کہ مخالفین کو بھی آپ ہی کا فتویٰ ماننا پڑتا۔ جیسا کہ آپ کے بھکھی شریف آنے سے قبل علاقہ بھر کے لوگ مولوی ولی اللہ



(فاضل دارالعلوم دیوبند) سے فتویٰ لیتے تھے مولوی ولی اللہ نے ایک فتویٰ دیا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ فتویٰ غلط ہے مگر مولوی ولی اللہ نہ مانا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خود ہی مان جائے گا، آپ نے وہ سوال مولوی کفایت اللہ کی طرف لکھ کر دہلی بھیجا اس نے بھی وہی جواب دیا جو قبلہ حضرت حافظ الحدیث علیہ الرحمہ نے لکھا تھا تو پھر مولوی ولی اللہ کو مجبوراً ماننا پڑا۔

## مرجع العلماء

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر علماء کرام آپ کی فقہی بصیرت اور علمی رسوخ کے قائل تھے ایک دفعہ آپ نے استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نواز صاحب نقشبندی سے کہا کہ اس مسئلہ کو دیکھیں اور چند حوالہ جات بھی دیکھ لیں تو حضرت مولانا محمد نواز صاحب زیدہ مجدد نے جواباً کہا کہ ہمارے لئے آپ ہی حوالہ ہیں الحاج مفتی اصغر علی رضوی صاحب دام اقبالہ (مدرس و مفتی جامعہ بھکھی شریف) اس واقعہ کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ آپ کے فتویٰ کے مختصر ہونے کی وجہ ہی یہ ہے کہ آپ کا قول ہی عوام و خواص میں معتبر اور مستند سمجھا جاتا تھا اور تحقیق مسائل میں علماء کرام آپ کی طرف رجوع فرماتے تھے جیسا کہ ایک دفعہ جامعہ امینیہ فیصل آباد میں کثیر تعداد پر مشتمل علماء کرام و مفتیان عظام کی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے اور اس مجلس میں مختلف مسائل زیر بحث لائے گئے جن میں ایک مسئلہ اعتجار کے بارے میں تھا واضح رہے کہ اعتجار یہ ہوتا ہے کہ سر پر عامہ شریف اس طرح باندھا جائے کہ عمامہ شریف کا کوئی حصہ سر کے درمیان کو نہ ڈھانپے تو اعتجار فقہاء کرام نے مکروہ قرار دیا ہے لیکن اس مجلس میں علماء کرام کا اس بات پر اتفاق تھا اگر بغیر ٹوپی کے عمامہ شریف کے ساتھ درمیان میں سر ننگا ہو تو یہ اعتجار ہے مگر



اختلاف اس بات میں تھا۔ اگر سر پر ٹوپی موجود ہو پھر عمامہ باندھا جائے تو اگر درمیان میں ٹوپی پر عمامہ شریف نہ ہو تو کیا یہ اعتجار ہے یا نہیں۔ بعض علماء نے اسے بھی اعتجار کہا اور بعض نے کہا کہ اس صورت میں اعتجار نہیں ہوتا بالآخر علماء اکرام نے آپ کی طرف رجوع فرمایا کیونکہ حتمی فیصلہ آپ کے محاکمہ پر ہوتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر سر پر ٹوپی ہوتے ہوئے بھی عمامہ شریف اس طرح باندھا جائے کہ درمیان میں ٹوپی نیکی ہو تو یہ بھی اعتجار ہے اور مکروہ ہے علماء اکرام نے اس پر آپ سے حوالہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی صاحب مراقی الفلاح کے فتاویٰ شرنبلالیہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

اس واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام جہاں ادق مسائل میں آپ کی طرف رجوع فرماتے تھے ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلا کہ آپ کی کتب فقہ و فتاویٰ پر کس قدر گہری نظر تھی۔

### قاضی القضاة

جس طرح حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ افتاء میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے اس طرح آپ قضا اور فیصلہ کرنے میں بھی بے مثال مہارت رکھتے تھے جس طرح ملک کے گوشے گوشے سے لوگ آپ کے پاس فتاویٰ کے لئے حاضر ہوتے اسی طرح آپ کے پاس فیصلوں کے لئے بھی مجمع لگا رہتا چونکہ آپ قضا اور فیصلے شرعی اصولوں کے مطابق فرماتے تھے اسی لئے مخالفین، بھی اپنے گھریلو معاملات اور زمینی جھگڑوں تک فیصلے کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ جیسا کہ ہیڈ فقریاں کے دیوبندی مسلک کے لوگ اپنے ہم مسلک علماء (میانہ گوندل پھلروان ریڈ کا بالا) کو چھوڑ کر آپ کی طرف رجوع کرتے تھے کیونکہ لوگ آپ کے بارے میں اعتقاد رکھتے تھے کہ آپ کا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہو گا



.....  
 حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ کا یہ بھی حیرت انگیز پہلو ہے کہ جب آپ فریقین کے مابین فیصلہ فرماتے تو فریقین اس قدر مطمئن اور خوش ہوتے کہ اگر ان کے درمیان باہمی رنجش اور ناراضگی بھی ہوتی تو وہ اسے وہی ختم کر دیتے اور آپ کو دعائیں دیتے ہوئے جاتے۔

قبلہ جانشین حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں کا نمبر دار فوت ہو گیا جس کے دو جڑواں بیٹے تھے ان کا آپس میں نمبر داری پر اختلاف ہوا تو مولوی ولی اللہ (انہی والے) نے کہا کہ جو پہلے پیدا ہوا ہے وہ بڑا ہے لہذا نمبر داری کا وہ حق دار ہے لیکن جب حضرت حافظ الحدیث کے پاس مسئلہ آیا تو آپ نے فرمایا دو جڑواں بیٹوں میں جو بعد میں پیدا ہوا درحقیقت بڑا وہ ہوتا ہے اس اختلاف کو رفع دفع کرنے کے لئے فریقین جب جمع ہوئے تو آپ نے فرمایا جو جڑواں بیٹوں سے بعد میں پیدا ہوا وہ بڑا اس لئے ہوتا ہے کہ اس کا نطفہ پہلے ٹھہرتا ہے اور اس میں جان بھی پہلے ڈالی جاتی ہے اور عمر کا شمار روح کا نطفہ میں قرار پکڑنے سے ہوتا ہے لہذا عمر میں درحقیقت بڑا وہ ہوتا ہے جو ان میں سے بعد میں پیدا ہوا ہو لیکن اس کا بعد میں پیدا ہونے کا سبب یہ ہے۔ دوسرا نطفہ جو بعد میں ٹھہرا اس نے پہلے کو رو کے رکھا لہذا دو جڑواں بیٹوں میں سے بعد میں پیدا ہونے والا بڑا ہوتا ہے۔ آپ کے اس حیرت انگیز فیصلے کی بڑی پذیرائی ہوئی اور موجودہ سائنس کی تحقیق کا بھی یہی خلاصہ ہے۔

## مرکز افتاء و قضا

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ و قضا کو اس قدر مقبولیت عامہ نصیب ہوئی کہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف پاکستان میں قائم شدہ فتاویٰ



کے مراکز میں سے ممتاز اور سر بلند نظر آنے لگا دنیا بھر کے لوگ جس طرح جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ مکھھی شریف کو مرکز علم و عرفان سمجھتے تھے اس طرح مرکز افتاء و قضا کو بھی مانتے تھے۔

## طلباء کو ترغیب علم

جناب حضرت مولانا حافظ نذیر احمد جلالی صاحب سابق مدرس مکھھی شریف فرماتے ہیں کہ میں تقریباً ۱۹۵۲ء میں ۱۳ سال کی عمر میں جناب قبلہ حضرت حافظ الحدیث کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا مجھے حفظ قرآن مجید کا از حد شوق تھا جب کہ سورت یسین مجھے پہلے ہی یاد تھی آپ نے فرمایا تجھے سورۃ یسین یاد ہے میں نے عرض کی جناب مجھے یاد ہے فرمانے لگے اچھا سنا میں نے جب۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ

تک پڑھا تو آپ نے فرمایا واضرب میں تو الف بھی ہے تو نے کیوں نہیں پڑھا میں نے کہا نہیں ہے آپ فرمانے لگے ہے جب میں نہ مانا تو فرمانے لگے جا قرآن پاک لے آ جب میں قرآن پاک لایا تو واقعی ہی الف لکھا ہوا تھا۔ میں حیران و پریشان ہو گیا کہ میری تو ظاہری آنکھیں بھی ہیں تو حضور قبلہ حضرت حافظ الحدیث رضی اللہ عنہ میری پریشانی دیکھ کر فرمانے لگے علم بتا دیتا ہے کہ یہاں الف ہے ایسے ہی اگر حافظ قرآن پڑھنے میں غلطی کرے تو عالم دین حفظ کئے بغیر بتا سکتا ہے کہ یہ غلطی ہے۔

آپ کے اس طریقے سے سمجھانے پر مجھے حصول علم کا اتنا شوق بڑھا جو بیان سے باہر ہے ایسے ہی عصر کے بعد آپ سیر کے لئے باہر جاتے ایک دن بندہ آپ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا نذیر احمد تو علم کس لئے پڑھ رہا ہے میں اس وقت قانونچہ پڑھتا تھا میں نے چونکہ سنا ہوا تھا جو پڑھ کر پڑھائے حضرت



صاحب اس پر بہت خوش ہوتے ہیں تو میں نے جواباً کہہ دیا کہ پڑھ کر پڑھاؤں گا آپ اتنے خوش ہوئے پہلے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے ہاتھ اٹھا کر تھکی دی اور فرمایا نیت یہی رکھنا، تو چونکہ پڑھانے کی نیت پہلے تھی لیکن اب گویا تجدید ہو گئی تھی اور عزم پختہ ہو گیا کہ انشاء اللہ ضرور پڑھاؤں گا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شفقت کی انتہا فرمادی کہ موقوف علیہ کے ختم کرنے کے بعد ہی فرمایا اب تو اسی جامعہ محمدیہ میں پڑھا اور دورہ حدیث شریف میرے پاس ہی پڑھ لے۔ میں نے پڑھانے کے دوران دورہ حدیث شریف حضرت حافظ الحدیث اور حضرت قبلہ محمد نواز صاحب کے پاس پڑھا۔

### طریقہ تدریس

جناب حضرت علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی میر پور آزاد کشمیر فرماتے ہیں کہ قبلہ حضرت حافظ الحدیث بلند پایہ بزرگ ولی اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے مثل متبحر عالم دین و محقق بھی تھے، معقول و منقول کے مشکل اسباق خود پڑھایا کرتے، چند برس حضرت علامہ محمد یوسف خان صاحب نے بھی پڑھائے مگر ان کے شرقپور شریف چلے جانے سے اکثر مشکل اسباق خود پڑھاتے کیونکہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب 'صرف' نحو فقہ اور اصول فقہ پڑھاتے ہم نے حضرت مولانا محمد نواز صاحب سے سال بھر کی محنت سے شرح جامی پڑھی ہوئی تھی استاد شرح جامی پڑھاتے وقت یاد کروا دیتے تھے۔

حضرت حافظ الحدیث نے ارشاد فرمایا تم نے گذشتہ سال شرح جامی پڑھی ہوئی ہے اب مزید کیا ضرورت ہے یہ تو تحصیل حاصل ہوگی مختلف عذر پیش کیئے کہ تاکید و تحصیل حاصل کی بجائے تائیس و تحقیق کی مزید ضرورت ہے جس پر آپ نے شرح جامی پڑھانی منظور فرمائی۔ خطبہ کتاب سے جب آ کے بڑھے تو



پتہ چلا کہ آپ کا طریقہ تدریس ہی نرالا ہے۔ آپ کتابوں کے خلاصے اور ان کے اعتراضات و جوابات بیان فرمانے کے بجائے اپنا انوکھا اور قابل صد قدر طریقہ اختیار فرماتے ہیں آپ متن کا خلاصہ سمجھاتے پھر اس پر وارد ہونے والے اعتراضات سمجھاتے پھر شرح جامی کی عبارت میں علت باعثہ اور علت مصححہ سمجھاتے چند دنوں کے بعد خلاصہ مطلب اس طرح بیان فرماتے کہ کافیہ اور جامی پڑھتے وقت جتنے اعتراضات ہم نے یاد کئے ہوتے سب کے جوابات اسی تقریر میں نظر آتے مہینہ بھر کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ شرح جامی کی عبارت جو بڑی مختصر و جامع ہوتی ہے اس کی علت باعثہ اور علت مصححہ جو طالب علم یاد کرے یا اسے سمجھنے کا طریقہ اور اس میں مہارت حاصل کرے اسے شروع اور حواشی یاد کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ایک سال آپ کی خدمت میں رہ کر پڑھنے سے ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ مشکل سے مشکل کتاب ادق و مشکل تر مسئلہ کو اس طرح بیان فرماتے کہ اگر کوئی عقل مند ان پڑھ بھی پاس بیٹھ کر سنتا تو اسے بھی مسئلہ سمجھ آ جاتا چند مرتبہ فلسفہ اور منطق کے سبق پڑھاتے ہوئے قریب بیٹھے چوہدری صوفی محمد خان صاحب کو تنگ کر نیکی نیت سے پوچھا کہ آپ بتائیں آج ہم نے کیا سبق پڑھا ہے۔ ان سے اپنا پڑھا ہوا سبق سن کر حیرت ہوئی دریافت کرنے پر صوفی محمد خاں صاحب <sup>بھکھی</sup> شریف فرمانے لگے کہ جس طرح حضرت حافظ الحدیث <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> پڑھاتے ہیں اس سے تو ان پڑھ اور کند ذہن بھی سمجھ سکتے ہیں۔

حضرت حافظ الحدیث کا طریقہ تدریس یہ تھا کہ آپ کتاب کی حسب ضرورت عبارت پڑھنے کا حکم فرماتے جب ایک مسئلہ ختم ہو جاتا تو آپ اس مسئلہ کی تقریر فرماتے کہ ذکی اس تقریر سے اعتراضات و جوابات بھی سمجھ لیتا اور



.....  
متوسط ذہن والا نفس کتاب اچھی طرح سمجھ لیتا اور کچھ اعتراض و جوابات بھی۔  
کند ذہن و غبی نفس مسئلہ خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیتا۔ پھر اس کی تشریح  
اس طرح فرماتے کہ ذکی اور متوسط ذہن کے مالک بھی سبق کا مآلہ، اور وَمَا  
عَلَيْهِ بِخَوْفٍ سبجھ لیتے اور غبی بھی متعلقہ کتاب و حواشی سے زائد سمجھ لیتا اگر مزید  
کوئی ضرورت محسوس کرتا تو سوال کرتا جیسا آپ اپنی کی ہوئی تقریر کی جانب  
متوجہ فرما کر ارشاد فرماتے کہ یہ جواب یہ تشریح تو ضیح پہلے سے بیان کر دی گئی  
ہے تم نے توجہ نہیں کی۔ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے وقت آپ ایسا عمدہ ترجمہ  
فرماتے تھے کہ تفاسیر متداولہ کا خلاصہ معلوم ہوتا تھا ان کنت نقیبا کا معنی انہ  
کنت نقیبا فرماتے اور متعدد اشکال کا جواب خلاصہ کے طور پر ذہن نشین کروا  
دیتے تھے آپ کو صاحب قدوری "صاحب ہدایہ صاحب تلخیص" و توضیح کا طریقہ  
پسند تھا تقریر ہی سے دفع دخل مقدر اس طرح سمجھ میں آ جاتا جس طرح شرح یا  
حواشی دیکھنے والا سمجھتا ہے۔

جناب مولانا حافظ نذیر احمد جلالی صاحب سابق مدرس جامعہ محکمہ شریف  
بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تدریس نہایت مشفقانہ  
ہوتا۔ مشکل سے مشکل سہل لفظوں میں ایسے انداز میں سمجھاتے کہ متوسط الاذہان  
بھی فوراً سمجھ جاتے بندہ نے آپ کے ہر فن میں دو دو تین تین کتابیں پڑھی ہیں  
مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ منڈی بہاؤ الدین تو کلی مسجد میں ہم کو تلخیص پڑھا  
رہے تھے تو وہاں غیر منکر کو منکر کی جگہ اتار کر تاکید لانے کی بحث میں ہمیں یہ  
شعر پڑھا رہے تھے۔

جاء شفیق عارضاً لعه ان ہنی عہک فیہم رصاخ  
تو آپ نے ایسے انداز میں ہمیں سمجھایا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو دراز فرماتے



.....  
 کہ اس طریقے سے شفیق کو آنا چاہے تھا لیکن وہ ایسا آ رہا ہے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر چوڑائی میں رکھنے سے بڑا لطف آیا اور خوب سمجھ آ گئی۔

ایسے ہی ایک مرتبہ بھکھی شریف میں آپ قطبی پڑھا رہے تھے تو مولانا حافظ عبد الرسول صاحب بھی ہمارے ساتھی تھے انہوں نے کہہ دیا مینوں تے بالکل سمجھ نہیں آئی۔ حضرت قبلہ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ سمجھایا تو نہ سمجھے رہے۔ آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نئے طریقے سے تقریر دوہرائی اور فرمایا جھل ککڑا ہن سمجھ آئی آ تو انہوں نے عرض کی بالکل پوری طرح سمجھ آ گئی ہے۔ آپ کتاب کی عبارت غور سے سنتے ترکیب و صیغہ کی غلطی بھی نکالتے عبارت ختم ہونے پر ایسی جامع تقریر فرماتے کہ تمام کی تمام عبارت حل ہو جاتی بعد میں فرماتے اب اس کو کتاب کی عبارت میں لگاؤ ہم ترجمہ کرتے تو ترتیب وار آپ کی تقریر پوری کی پوری عبارت میں لگ جاتی۔

### حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا انداز درس حدیث

حدیث: علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل: ترجمہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کی تشریح کے دوران فرمایا کہ اس حدیث کو عوام کیا سمجھتے ہیں اس کے لئے درس نظامی پڑھنا ضروری ہے۔ اس حدیث کے تحت علماء کی شان بیان کی گئی ہے۔ سبحان اللہ علماء کی کیا شان ہے علماء کی شان نبیوں جیسی ہے اور کچھ عام فہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے آج کل کے علماء دیکھے ہوئے ہیں نہ نماز کی پابندی نہ حقوق العباد، اخلاق و عادات کے بھی اچھے نہیں، برائی اور جھوٹ میں پیش پیش، والدین و اساتذہ کا احترام یہ نہیں کرتے وغیرہ۔ حدیث پاک کو تو ہم مانتے ہیں حدیث پاک کا جو مفہوم ہے وہ



بھی صحیح ہے لکین یہ علماء انبیاء کی طرح کیسے ہو گئے ہیں۔ حضرت حافظ الحدیث فرماتے یہ دونوں مفہوم صحیح نہیں ہیں لہذا ہم محتاج ہوئے درس نظامی کے۔ کیونکہ درس نظامی میں قرآن و حدیث کے خادم علوم پڑھائے جاتے ہیں جن کے بغیر قرآن و حدیث کی سمجھ نہیں آسکتی ان علوم میں معانی، بیان وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں جو علم بیان ہے اس میں تشبیہ کی بہت بڑی بحث ہے جہاں کلام میں تشبیہ ہو وہاں ایک شبہ ہوتا ہے اور ایک شبہ ہے اور ایک حرف شبہ اور وجہ شبہ۔

اس حدیث پاک میں علماء کرام کو انبیاء کرام سے تشبیہ دی گئی ہے لہذا علماء اکرام مشبہ ہوئے اور انبیاء کرام مشبہ بہ ہوئے اور کاف صرف تشبیہ ہو اور وجہ شبہ دو طرح کی ہوتی ہے۔

وجہ شبہ جلی: جو عام فہم ہو ہر انسان آسانی سے سمجھ لے جیسے کوئی کہتا ہے کہ میرا بیٹا شیر کی طرح ہے تو یہاں شیر جلی ہے کیونکہ یہ عام آدمی بھی سمجھتا ہے کہ شیر سے مراد یہاں بہادری ہے جس کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔

وجہ شبہ خفی: وجہ شبہ خفی وہ ہوتی ہے جسے عام انسان نہ سمجھ سکے۔ اس حدیث کے اولین مخاطب صحابہ اکرام ہیں۔ ان کے لئے یہ وجہ شبہ جلی تھی اس لئے بیان نہیں فرمائی اب چونکہ مسلمانوں کے حالات بدلے ہوئے ہیں عوام دین سے بہت دور ہیں تو اب وجہ شبہ خفی ہو گئی جو یہ ہے۔

فی التبلیغ: حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا اس حدیث پاک کو بیان کرتے ہوئے وجہ شبہ خفی کو بیان کرنا یعنی ظاہر کرنا واجب ہے وجہ شبہ یہ ہوا کہ میری امت کے علماء صرف تبلیغ میں انبیاء کی طرح ہیں کیونکہ پہلے انبیاء اکرام بھی تبلیغ فرماتے تھے اور میری امت کے علماء بھی قیامت تک تبلیغ کرتے رہیں گے کیونکہ انبیاء معصوم ہیں یہ علماء معصوم نہیں ہیں ان پر وحی کا نزول ہوتا تھا ان کے لئے۔ لہذا



.....  
 ہر پہلو سے انبیاء کی طرح نہیں اور یہ بھی ہے کہ علماء اکرام عوام الناس کی طرح  
 نہیں ہیں ان سے بہت افضل ہیں کیونکہ علماء دین اسلام کی تبلیغ فرماتے ہیں اور  
 یہی کام بنی اسرائیل کے انبیاء فرماتے ہیں۔

### فوائد حدیث

ایک دفعہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے دوران سبق حدیث شریف  
 وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَاَنَا قَسِيْمٌ " کی تشریح میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا مطلق  
 ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم بھی مطلق ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ و تصرف بھی  
 مطلق ہوگا۔ بین السطور اکی العلم " لکھا تھا غرض کیا گیا کہ جناب بین السطور کی  
 عبارت سے تقید ہو رہی ہے آپ نے فرمایا دیکھنا بین السطور کوئی دیوبندی نہ  
 کھسا بیٹھا ہو مزید فرمایا کہ اگر العلم کی مان بھی لیں تو ہمیں مضر نہیں کیونکہ منکرین  
 کمالات نبوت علم میں ہی تو جھگڑا کرتے ہیں حضرت علامہ نور حسین جلالی بیان  
 کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث کا تر  
 جمہ کیا کہ آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا یہ  
 ترجمہ صحیح نہیں میں نے پھر یہی ترجمہ کیا آپ نے پھر یہی فرمایا یہ ترجمہ صحیح نہیں  
 میں نے سیاق و سباق کو دیکھا تو یہی ترجمہ بناتا تھا میں نے عرض کیا کہ حضور اور کیا  
 ترجمہ ہوگا آپ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کو ہم بائیں جانب نہیں  
 کہہ سکتے اس لئے ترجمہ دوسری جانب کریں گے۔

### عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں نجدیوں نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے  
 مزارات مبارک کو اکھیڑا تو ان مبارک ہستیوں کے اجساد طاہرہ بالکل صحیح نکلے پر



اہلسنت بہت خوش ہوئے کہ یہ ہمارے مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ مقبولان بارگاہ الہ کو مٹی نقصان نہیں پہنچاتی آپ کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو آپ آبدیدہ ہو گئے فرمانے لگے یہ بات بجا ہے ان صحابہ کو سرکارِ مدینہ ﷺ سے جو قرب مکانی حاصل تھا بظاہر محروم کر دئے گئے ہیں اس درد کا ادراک وہی کر سکتا ہے ہمیں اس درد کا کیا پتہ چل سکتا ہے۔

بخاری شریف کا سبق پڑھتے وقت جب نبی پاک ﷺ کے وصال شریف کی حدیث مبارک آئی تو ہم عادت کے مطابق عبارت پڑھتے رہے حضرت حافظ الحدیث کی طرف توجہ نہ دی جب ہم عبارت پڑھ کر متوجہ ہوئے تو آپ زار و قطار رو رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم سبق بھی نہ پڑھ سکے۔ دوسرے دن بھی یہی کیفیت ہو گئی تیسرے دن بھی یہی رہی مگر آپ نے وہ خاص جملے چھوڑ کر باقی سبق پڑھا دیا۔

مولانا نور حسین جلالی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ منڈی بہاؤ الدین میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شرکت کر کے حاضر خدمت ہوا فرمایا جلوس کیسا رہا عرض کی کہ بہت اچھا رہا پھر فرمایا تقریر کس نے کی عرض کی مولانا مفتی عبدالشکور ہزاروی صاحب نے پوچھا کس موضوع پر کی ہے میں نے عرض کی کہ فضائل نبوی ﷺ کے موضوع پر انتہائی مدلل اور جامع تقریر فرمائی ہے اور چند منٹ آپ کے متعلق بھی کلمات اثناء ارشاد فرمائے ہیں حضرت حافظ الحدیث قدس سرہ نے سرد آہ بھر کے کہا کہ اگر یہ چند منٹ بھی فضائل نبوی ﷺ بیان کرنے پر صرف کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

**حضرت محدث اعظم پاکستان کی بھکھی شریف آمد**

تقسیم ہند کے بعد محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب



مہاجر کیمپ لاہور تشریف لائے حضرت محدث اعظم آزادی کے وقت تذبذب کا شکار تھے کیونکہ پہلے اعلان ہوا کہ دیال گڑھ گرداس پور پاکستان میں شامل ہے لہذا محدث اعظم مطمئن ہو گئے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ سر ریڈ کلف کی چال بازی سے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا ہے تو محدث اعظم اپنے ۱۰۰ ساتھیوں کے ہمراہ مہاجر کیمپ پہنچ گئے، اگرچہ ملک کے طول و عرض میں آگے شاگرد موجود تھے لیکن آپ نے مولانا عبدالقادر شہید کو اپنی اطلاع کے لئے ٹھکھی شریف حضرت حافظ الحدیث کے پاس بھیجا۔ حضرت حافظ الحدیث نے اس سعادت کے حصول کے لئے اپنے خادم مولوی ظہور احمد سیروی کو لاہور کیمپ بھیجا وہ حضرت محدث اعظم اور آپ کے ساتھیوں کو بہت اعزاز و اکرام سے ٹھکھی شریف لائے ٹھکھی شریف میں آپ کے تمام خاندان کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام کیا گیا۔ پورے ملک میں جامعہ نوریہ رضویہ ٹھکھی شریف کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت محدث اعظم چھ ماہ تک صدر المدرسین کے عہدہ پر فیض رہ کر نورانی علوم کے موتی لٹاتے رہے آپکی رہائش کا انتظام شاہ صاحب کے ذاتی مکان میں کیا گیا آپکی خدمت کی ذمہ داری مولانا محمد نواز صاحب کے سپرد تھی وہ دن رات حضرت محدث اعظم کی خدمت میں حاضر رہتے۔ ایک دفعہ حضرت محدث اعظم نے جمعہ شریف کے واعظ کے دوران ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم بیان فرمائے تو مسلمان مشتعل ہو گئے اور بدلہ لینے کے لئے تیار ہو گئے اور دو ہندوؤں کو قتل کر ڈالا باقی ہندوؤں کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ اس کے بعد شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی صاحب نے آپ کو جمعہ کے خطبہ کی دعوت دی آپ تشریف لے گئے تو حضرت شیخ القرآن نے ایک تحصیل دار سے کہہ کر موضع ساروکی میں زمین آپ کے نام آلاٹ کروادی وہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد



پھر پندرہ دن کے لئے بھکھی تشریف لائے تو آپ کو مستقل قیام کی گزارش کی گئی لیکن آپ کے ذہن میں صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صاحب کا فرمان تھا کہ کسی شہر میں قیام کرنا اس وقت لاہور میں سید صاحب کام کر رہے تھے ساتھیوں سے مشورہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ فیصل آباد میں کوئی مقتدر سنی عالم دین موجود نہیں لہذا وہاں کا قصد کیا گیا اور لاہور کو اس پروگرام سے خالی کر دیا گیا۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری اور سجادگان سیال شریف نے اپنے مریدین کو حکم دیا کہ حضرت محدث اعظم پاکستان کی خدمت کریں یوں فیصل آباد کی قسمت کا ستارہ چمکا جسے محدث اعظم پاکستان کے روپ میں کوہ نور ہیرا مل گیا۔

### جب گوردوارہ مدرسہ بنا

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف پورے ملک میں اہلسنت کی مرکزی درس گاہ کی حیثیت حاصل کر چکا تھا ملک کے طول و عرض سے ہی نہیں بلکہ افغانستان افریقہ یا غستان مشرقی پاکستان سے تشنگان علوم جوق در جوق بھکھی شریف پہنچنے لگے۔ ان حالات میں ایک مرتبہ پھر طلباء کے قیام کے لئے حضرت حافظ الحدیث کو بظاہر تھوڑی پریشانی ہوئی لیکن اس مرتبہ اس کا حل یہ نکالا کہ بھکھی شریف بس سٹاف کے قریب ایک گوردوارہ کی بلند و بالا عمارت کو مدرسہ کی تحویل میں لے لیا جائے۔ یہ وہی گوردوارہ تھا جس میں حضرت صاحب اور بابا احمد دین نائی ۴۲-۱۹۴۳ء میں گئے تھے۔ یہ واقعہ کچھ یوں ہے جو حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ ۱۹۴۱ء کو مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی اور ۴۳-۱۹۴۲ء میں جامعہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جلسہ کی انتظامیہ کو درمی کی ضرورت تھی کہ جہاں علماء کے کرام بٹھائیں گے ان کے نیچے بچھانے کے لئے لیکن ابھی تک ہمارے علاقے میں ٹینٹ سروس کی کوئی دوکان نہیں تھی کسی نے کہا کہ جہاں



آج کل چھوٹا درس ہے اس گوردوارہ والوں کے پاس دری ہے لیکن شاید وہ ہمیں دری نہ دیں شاہ صاحب آپ جائیں شاید آپ کو دری دیں بابا احمد دین مائی بکثرت یہ واقعہ بیان کیا کرتا تھا کہ شاہ صاحب اور میں نے منڈی بہاؤ الدین جانا تھا اڈے پر جا رہے تھے وہاں سے تانگے میں بیٹھنا تھا جب گوردوارہ کے پاس پہنچے تو میں نے عرض کی کہ شاہ جی آپ گوردوارہ والوں سے دری مانگ لیں جب ضرورت ہوگی تو ہم آگے لے جائیں گے میں اور حضرت صاحب جب گوردوارہ پہنچے تو سامنے کوئی بھی نہیں تھا ہم آگے چلے گئے۔ جہاں آج کل بچے پڑھتے ہیں حضرت صاحب جوتے اتار کر اندر داخل ہوئے حضرت صاحب نے جوتے اتار کر جیسے ہی قدم رکھا فرمانے لگے احمد دین یہ جگہ تو نماز کی ہے اتنی دیر میں اندر سے ان کا گرنٹھی نکل آیا کہنے لگا شاہ جی آپ کیا کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کچھ نہیں ایسے ہی احمد دین سے کوئی بات کی ہے۔ حضرت صاحب نے دری کے متعلق بات کی تو اس نے کہا لے جانا ۴۳-۴۴ء میں ہمارے علاقے میں کسی کو پتہ نہیں تھا کہ قائد اعظم کیا ہے تحریک پاکستان بھی کوئی چیز ہے پاکستان معرض وجود میں آئے گا یا ہندو یہاں سے چلے جائیں گے ہم آزاد ہو جائیں گے۔ جب پاکستان بن گیا ہندو چلے گئے دوستوں کے مشورہ سے طلباء کو گوردوارہ کی عمارت میں رکھا گیا۔ اور طلباء میں دین اسلام اور قرآن و حدیث کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن محکمہ بجالیات نے شور مچا دیا کہ گوردوارہ کی عمارت ہے۔ ہم نے کسی کو الاٹ کرنی ہے یہ یہاں درس کہاں سے آ گیا ہے۔ یہ کسی نے قبضہ کر لیا ہے تو اس وقت کے ڈی سی صاحب موقع دیکھنے کے لئے آئے اس وقت کے ایم این اے چوہدری جہان خان بوسال اور چوہدری باطنی خان جو کہ حضرت حافظ الہدیث کے خاص معتقد تھے وہ بھی موقع پر چلے آئے



.....  
 جب ڈی سی نے دیکھا کہ یہاں تو طلباء قرآن و حدیث شریف پڑھ رہے ہیں اور حضرت حافظ الحدیث استاد محمد نواز صاحب ایک پٹھان استاد تھے، سبق پڑھا رہے ہیں اور ڈی سی کہنے لگا یہ کوئی دینی مدرسہ معلوم ہوتا ہے چوہدری جہان خاں کہنے لگا کہ ہاں جناب یہ دینی مدرسہ ہی ہے آپ اسے مدرسہ ہی رہنے دیں کیونکہ یہ پہلے ہندوؤں کا عبادت خانہ تھا، اب یہ مسلمانوں کا عبادت خانہ بن جائے یہ ہی اچھا ہے۔ ڈی سی نے موقع پر ہی اسے گوردوارہ کی جگہ مدرسہ اور جگہ کو حضرت حافظ الحدیث کے نام ملکیت الاٹ کر دیا۔ حضرت حافظ الحدیث نے ۱۹۴۲ء میں فرمایا تھا کہ یہ جگہ نماز کے لئے ہے تو پھر وہ کیسے گوردوارہ رہ سکتا جب سے پاکستان بنا ہے ۱۹۴۷ء سے لیکر اب تک وہاں قال اللہ اور قال رسول اللہ کی صدائے جاں فزا بلند ہوتی ہیں۔ بعض شرپسند عناصر نے شرارت کی کوشش کی اور گوردوارہ کی عمارت کو مدرسہ کے قبضہ سے نکلوانے کی سازش کی مگر بزرگان دین خصوصاً حضرت قبلہ پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت سے ان لوگوں کی تمام سازشیں ناکام ہو گئیں اسی دوران جامعہ کے خصوصی معاون بابو محمد دین صاحب گوہر شریف آستانہ عالیہ حاضر ہوئے اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے گوردوارہ پر جامعہ کے تصرف سے متعلق دعا کی درخواست کی آپ نے ارشاد فرمایا گوردوارہ کو ہم عارضی طور پر رکھیں گے جب تک کام دیتا ہے۔ اس کے بعد ہم جامعہ کی نئی عمارت بنائیں گے۔ گوردوارہ کے اسی عمارت میں محدث اعظم پاکستان نے اسباق پڑھائے۔

## اتباع سنت

حضرت حافظ الحدیث وسیع اخلاق و کردار کے مالک تھے آپ کا شانہ مبارک سے درس حدیث مبارک دینے کے لئے مسند تدریس پر جلوہ افروز ہو



کیلئے تشریف لاتے ہی سب سے پہلے السلام علیکم فرماتے ہم کوشش کرتے کہ سلام کرنے میں ہم پہل کریں مگر اس کے باوجود پہل آپ ہی فرماتے۔ مولانا محمد اشرف جلالی صاحب (کامونکے) فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث کامونکے شہر منڈیالہ روڈ سے گزر رہے تھے چند ایک ساتھی بھی ساتھ تھے میں نے دیکھا چند ایک احباب گزر رہے تھے اور عادتاً ٹاٹا کہا اور یونہی بائے بائے کہا کسی ساتھی نے حضرت حافظ الحدیث سے عرض کیا کہ حافظ صاحب کیا کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ بھی ایک فیشن بن گیا ہے اولاً تو مسلمان مسلمان کو سلام کہتا ہی نہیں ثانیاً کہے بھی تو عجیب الفاظ استعمال کرتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ السلام علیکم کہا کرو اسی میں خیر اسی میں برکت ہے۔

حضرت حافظ الحدیث کے رفیق مولانا محمد نواز صاحب مدینہ منورہ سے لکھے گئے خطوط میں آپ کو جنید زماں اور شبلی وقت کے القاسم لقب فرماتے اتباع سنت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ساری زندگی ایسے حجام سے حلق تک نہیں کروایا جس نے کبھی کسی کی داڑھی موٹھی ہو یا خلاف سنت کاٹی ہو۔ ساری زندگی کبھی کوئی کام خلاف سنت نہیں کیا۔ حضرت حافظ الحدیث جب بریلی شریف تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ منڈی بہاؤالدین تک گیا (یہ بات آپ کا حجام احمد دین نائی بیان کرتا ہے) آپ فرمانے لگے احمد دین تم اب سنت رسول اللہ کے قاتل مت بنو، لوگوں کی داڑھی مت موٹو، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ گھر آکر اپنے والد صاحب سے کہا کہ حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق اب میں کسی کی داڑھی نہیں موٹوں گا لیکن لوگوں نے مجھے تنگ کر لیا کہ تمہارا والد بوڑھا آدمی ہے تم جوان ہو والد کماتا ہے تم کھاتے ہو، میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا حضرت صاحب نے فرمایا احمد دین جدھر ہم جائیں گے ادھر تم



.....  
 جانا لیکن تم کسی کی داڑھی نہیں موٹو گے جب سے حضرت صاحب نے مجھے منع فرمایا ہے میں نے خلاف سنت کبھی کسی کی داڑھی نہیں کاٹی، ایک دفعہ باقری چڑھانہ کے ایک لڑکے نے مجھے کہا کہ میرا مہمان ہے اس کی داڑھی بناؤ میں نے کہ میں نہیں بناؤں گا اس نے مجھے گالیاں دیں میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی آپ کا رنگ زرد ہو گیا آپ نے اسی دن اس کے والد کو بلا کر کہا کہ یہ ہمارا نائی ہے اس نے حضرت صاحب سے اور مجھ سے معافی مانگی اور آئندہ مجھے کسی نے داڑھی بنانے کے لئے نہیں کہا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حضرت صاحب کا نائی ہے۔

### اقامت دین و اشاعت دین

یہ باتیں حضرت پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حافظ الحدیث کانفرنس گجرات شہر میں ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا مجھے حضرت حافظ الحدیث سے تین نسبتیں ہیں ایک میں ان کا بیٹا ہوں دوسرا ان کا شاگرد ہوں تیسرا ان کا مرید ہوں ان تینوں نسبتوں سے میں نے بہت کچھ دیکھا ہے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ کی زندگی کے معمولات کا بغور مشاہدہ کیا۔ حضرت حافظ الحدیث کو اللہ تعالیٰ نے عظیم استقامت عطا فرمائی تھی انہوں نے تمام زندگی نبی کریم ﷺ کی شریعت اور دین اسلام کی خدمت کی اور اس میں مشکل سے مشکل مرحلہ پیش آیا اس کی طرف آپ نے کبھی توجہ نہیں کی انتہائی مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ ایک دور دراز گاؤں کے ماحول میں انہوں نے درس و تدریس کے ذریعے دین اسلام کے خادم علماء پیدا کئے، ان کی دینی تعلیم و تربیت کی اور بڑی استقامت کے ساتھ بڑے مشکل حالات میں انہوں نے دارالعلوم کا کام کیا، آپ ایک ہی وقت میں دارالعلوم کے مفتی، شری قاضی، مدرس، مسجد کے امام و خطیب بھی تھے



.....

میں عرصہ اٹھائیس سال دیکھتا رہا ہوں کہ آپ اکیلے ان تمام امور کو بڑی خندہ پیشانی سے نبھاتے رہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسی شخص کا ذاتی کمال نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور توفیق ہے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب کرنا ہوتا ہے ان کے کاموں میں اسی طرح برکت عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ الحدیث سے دین کا کام لیا اور ان کے کام میں اتنی برکت دی کہ چوبیس گھنٹے ایک معیار ہے ہر ایک کے پاس اتنا ہی وقت ہوتا ہے میں نے آپ کا کوئی ٹائم ٹیبل یا سیکرٹری نہیں دیکھا جو آپ کو ترغیب دلاتا ہو کہ اس وقت یہ کام کرنا ہے اس وقت یہ کام لیکن آپ تمام امور وقت مقررہ پر سرانجام دیتے اپنے اپنے وقت پر مطالعہ تدریس دارالافتاء کا کام فیصلہ واعظ وارشاد، تبلیغ و اصلاح طالبان طریقت کا کام، ان کا حال احوال معلوم کرتے، ان تمام امور کے ساتھ ساتھ ساری رات عبادات ریاضت کے معمولات میں ذرہ بھر بھی فرق آتے نہیں دیکھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی عمر میں اتنی برکت عطا فرمائی تقریباً چوالیس سال کا عرصہ انہوں نے ہر کام سے بڑھ کر جو کام سرانجام دیا وہ اقامت دین اور اشاعت دین کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے جس شخص میں جو اصل خوبی ہوتی ہے وہ اس سے پہچانا جاتا ہے اگر ایک آدمی اچھی تقریر کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ میں مدرس کی حیثیت سے پہچانا جاؤں ایسا نہیں ہوگا خطیب ہے تو خطیب ہی سمجھا جائے گا مدرس ہے تو مدرس ہی سمجھا جائے گا اگر کوئی اچھا لکھتا ہے تو اس کا یہی تعارف ہے اور یہی اس کی پہچان ہے لیکن حضرت حافظ الحدیث کی پہچان اسلام ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے شاگرد مریدین وہ جہاں بھی ہیں انہوں نے دینی ادارے قائم کر رکھے ہیں الحمد للہ اس وقت حضرت حافظ الحدیث کا فیضان پوری دنیا میں ہے آپ کے فیض



یافتہ علماء دنیا کی ہر ملک میں موجود ہے اور دین اسلام کی خدمت کا کام سرانجام دے رہے ہیں جنہوں نے آپ سے پڑھا ہے، الحمد للہ مضبوط علماء ہیں اور قرآن و حدیث پر اچھی نظر رکھتے ہیں علمی رسوخ و ثوق ان کو حاصل ہے حضرت حافظ الحدیث کی اس بارے یہ سوچ تھی کہ ہم سے پڑھ کر کسی میں درست الفاظ کے ساتھ اذان پڑھ لینے کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو ہم کامیاب ہیں۔ صرف یہ نقطہ نظر نہیں تھا کہ بڑے بڑے جمال علم پیدا ہو جائیں فرماتے تھے کہ ہم سب کچھ پڑھانے کے لئے بیٹھے ہیں ہم تو حدیث پاک تفسیر ادب، فقہ، معانی، مناظرہ، میراث، صرف و نحو سولہ فتون پڑھاتے ہیں لیکن آنے والے کے مقدر میں رب تعالیٰ نے جو رکھا ہے اس کی خدمت کے لئے ہم موجود ہیں۔

حضرت قاری محمد عرفان شاہ صاحب نے فرمایا کہ جس علاقہ میں حضرت حافظ الحدیث نے کام شروع کیا وہ گوندل بار کا سخت ترین علاقہ ہے ایسا علاقہ نہیں کہ لوگ نرم دل اور پڑھے لکھے ہوں اور علماء سے محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت کرتا ہے اس کے لئے مشکل ماحول بناتا ہے۔ ایک ہمارے امام صاحب ایسے ہی علاقہ میں تھے آئے اور حضرت صاحب سے عرض کرنے لگے کہ یا حضرت جہاں آپ نے مجھے بھیجا ہے بڑے نکلے شیطان ان پڑھ اور جاہل لوگ ہیں میں تو ان سے بچ آ گیا ہوں حتیٰ کہ مجھے ان لوگوں کی امامت سے ہی نفرت ہو گئی ہے۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا پہلے تو کلمہ پڑھو تم نے امامت سے نفرت کا اظہار کیا ہے انہوں نے کلمہ پڑھا تو حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا تم کو معلوم ہے امامت کس کا منصب ہے حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ ایک عالم دین کی وہاں ہی ضرورت ہوگی جہاں لوگ ان پڑھ جاہل اور دین سے دور ہو گئے، جہاں لوگ پہلے ہی فرشتے ہو گئے ہاں تم جیسے عالم



دین کی کیا ضرورت ہوگی۔

حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے ڈھوک چوہدری افشاں کالونی راولپنڈی میں جلسہ دستار فضیلت کے دوران بتائیں کہ دارالعلوم قائم کرنا جہالت کے خلاف جہاد ہے اور اقامت دین اور اشاعت دین کے لئے مصروف بہ عمل ہونا ہے۔ حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نے جب یہ مدرسہ قائم کیا مجھے معلوم ہے اس وقت یہ علاقہ آباد نہیں تھا۔ یہ جگہ بالکل خالی تھی یہاں ٹینٹ لگا کہ مولانا صاحب نے کام شروع کیا جس دن سنگ بنیاد رکھنے کے لئے حضرت حافظ الحدیث تشریف لائے آپکو درد گردہ کا عارضہ شدید لاحق تھا آپ کو الٹیاں بھی لگ رہی تھی شدید درد سے سلوٹیں بھی کھا رہے تھے میں نے عرض کی کہ ابا جی آپ نہ جائیں اتنی تکلیف ہے میں چلا جاتا ہوں آپ فرمانے لگے جہاں دین کی خدمت کا کوئی بھی کام ہو مجھے جانا چاہیے۔ آپ تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا میں نے تقریر کی اور آپ نے شدید تکلیف میں اس مدرسہ کی بنیاد رکھی الحمد للہ آج اس جامعہ کی بڑی خوبصورت عمارت بن گئی ہے۔ اور یہ دین اسلام کی اشاعت میں پیش پیش ہے۔

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے، حضرت حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی۔ کہ میرے استاد محترم جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب ایک دفعہ فرمانے لگے کہ آپ کے والد حضرت حافظ الحدیث اس قسم کے بزرگ عالم دین ہیں کہ پاکستان کا کوئی عالم اگر بظاہر <sup>بھکھی</sup> شریف حاضر ہو کر آپ کے حلقہ تدریس میں داخل نہیں ہوا وہ بھی آپ کے شاگردوں میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کیسے آپ فرمانے لگے کہ میں نے سوچا کہ میں نے نہ <sup>بھکھی</sup> شریف گاؤں دیکھا ہے نہ آپ کے پاس جا کے پڑھا ہے



.....  
 کیا میں بھی آپ کا شاگرد ہوں تو مجھے سمجھ آئی کہ صرف کی ایک کتاب میں نے مولانا غلام رسول نوری صاحب سے پڑھی ہے جو کہ حضرت حافظ الحدیث کے شاگرد ہیں اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ میں بھی بالواسطہ حضرت حافظ الحدیث کا شاگرد ہوں استاد محترم فرمانے لگے کہ چند شخصیات ایسی ہیں جن کی شاگردی سے کوئی عالم دین نہیں بچا۔ جنہوں نے دین اسلام کی اتنی زیادہ اشاعت و تبلیغ اور اقامت دین کا کام اتنا زیادہ کیا ان میں ایک حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا نام اور فیضان قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔

یہ بات قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث نے دارالعلوم کے طلباء پر نماز تہجد کے لئے سختی نہیں فرمائی بلکہ اکثر طلباء کو نماز تہجد سے منع فرماتے کیوں کہ نماز تہجد تو نفل عبادت ہے علم دین پڑھنے کے لئے جو حاضر ہو جائے اس کے لئے علم دین پڑھتا فرض عین ہے جو گھروں میں بیٹھے ہیں ان کے لئے علم دین حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اگر کوئی فرض کو چھوڑ کر نفل کے پیچھے ہو جائے تو اس کو نوافل کا ثواب زیادہ تو نہیں ملے گا آپ فرماتے اگر آپ نماز تہجد کی جگہ دین کی کتب کا مطالعہ کریں تو آپ کو فرض کا ثواب ملے گا بلکہ ایک دفعہ کوئی عرس شریف ہو رہا تھا مدرسہ کے طلباء نے عرس شریف میں شرکت کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا عرس میں جانا تو مستحب ہے جب کہ تم جو کام کر رہے ہو یہ فرض ہے جب تک تم دین اسلام پڑھ رہے ہو اور کوئی کام نہ کرو اپنی ساری توانائی اور صلاحیتیں کتابوں کے لئے وقف کر دو تا کہ تم اقامت دین اور اشاعت دین کے کام کے لئے آپ کو خوب تیار کر سکو یہی میرا اور میرے شیخ کامل حضرت پیر سید نور الحسن شاہ صاحب قبلہ عالم کا مشن ہے۔



یہ بات حضرت قاری پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب نے جامعہ جلالیہ کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں خطاب کرتے ہوئے بیان فرمائی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے ڈاکٹر، انجینئر، جنرل وغیرہ بنیں، عام لوگوں کی ہی نہیں آجکل مشائخ علماء کی بھی یہی خواہش ہے۔ یہ ان کی خواہش ہوتی ہے جن کے دل میں دین اسلام کی سچی محبت نہ ہو اور ایک سچا مومن یہی چاہتا ہے کہ میرا بچہ عالم دین اور حافظ قرآن بن جائے ایک دور کی بات ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت حافظ الحدیث سے حفظ قرآن کے بعد ضد کی کہ میں اب کتابیں نہیں پڑھوگا بلکہ سکول میں پڑھنا چاہتا ہوں بڑی ضد اور بغاوت کے بعد گھر سے سحری کے وقت سردیوں کے موسم میں بھاگ گیا کچھ عرصہ کے بعد میرے خالو مجھے واپس گھر لائے اور قبلہ والد گرامی سے عرض کرنے لگے کہ آپ اسے معاف کر دیں یہ کوئی غلط بات تو نہیں کہتا یہی کہتا ہے کہ میں سکول پڑھوں گا آپ اسے سکول میں داخل کروادیں وہ بچے بھی تو ہیں جو سکول میں بھی نہیں پڑھتے۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کیا اس کے ذہن میں یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کی پہلی سیڑھی ماں باپ کو خوش کرنا ہے میں نے عرض کیا حضور مجھے علم ہے تو حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا یہ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مجھے راضی کرے تو میں نے عرض کی کہ جی ہاں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے راضی رہیں۔ تو حضرت حافظ الحدیث نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم تم سکول میں پڑھ کر ڈپٹی کمشنر، ایس پی، جنرل، ڈاکٹریا انجینئر دیگر کئی عہدوں کے نام لے کر فرمایا تم یہ بن جاؤ میں جلال الدین شاہ تم پر مرتے دم راضی نہیں ہونگا اور اگر تم



.....  
 دین اسلام پڑھو بلکہ دین اسلام کے پڑھنے کا بھی نہیں فرمایا بلکہ مسجد میں پانچ  
 وقت کی اذان دیا کرو اتنا ہی سیکھ لو میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں مرتے دم تم پر  
 راضی جاؤں گا مبلغ عالم مفتی شیخ الحدیث حافظ قرآن ہونے دور کی بات ہے اگر  
 دین اسلام سیکھ کر اگر تم اشاعت دین اور اقامت دین کے لئے کوشش کرو گے تو  
 میری روح بھی خوش ہوگی یہی میری تم سب سے طلب ہے۔

### عقیدہ اور اعتقاد کی اتباع

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث،  
 کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث نے ہر مسئلے میں قرآن  
 و سنت اور اپنے بزرگوں کے مسلک کے مطابق کام کیا ہے اور رائے پیش کرنے  
 کے بعد فتاویٰ اور عقائد میں نہایت استقامت کے ساتھ آپ نے ان تشریحات  
 کی پابندی فرمائی جو اکابر اہلسنت نے فرمائی۔ اور حضرت حافظ الحدیث اکثر اپنے  
 شاگردوں کو تلقین فرماتے کہ اپنے مدرسوں میں واضح مقام پر ایک پتھر یا پٹی لکھوا  
 دیں جس پر لکھا ہو کہ اس جامعہ کی انتظامیہ مدرسین اور عملہ جو ہو گا وہ اعلیٰ حضرت  
 مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، اور حضرت مجدد الف  
 ثانی فاروقی سرہندی کی تشریحات کا پابند ہوگا۔

حضرت حافظ الحدیث نے ہمیشہ عقیدہ اور اعتقاد کے اندر اعلیٰ حضرت  
 امام احمد رضا فاضل بریلوی کی اتباع کی ہے میں ایک بات عرض کروں کہ بہت  
 سے سیدوں اور مولویوں کو ایک دقت پیش آ جاتی ہے کہ فاطمی اور ہاشمی سید ہونے  
 کی وجہ سے کہ مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا مجھے  
 دنیا کی بڑی سے بڑی خوشی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی کہ اگر چچا ابو طالب کلمہ پڑھ  
 لیتے مگر ابو طالب نے کلمہ نہیں پڑھا، حضرت امام احمد رضا کی تشریح ہے کہ ابو



طالب نے کلمہ نہیں پڑھا، اس موضوع پر آپ نے کتاب بھی لکھی ہے اور احادیث میں اس بات کا حوالہ موجود ہے یہ کتاب حضرت حافظ الحدیث کے پاس لائی گئی کہ آپ اس کتاب کی تصدیق کرتے ہیں مخالفت کیونکہ لوگ آپ کو سمجھتے تھے کہ سید فاطمی اور ہاشمی ہیں اس لئے آپ اس کتاب کی مخالفت کریں گے تو حافظ الحدیث صرف دو ہی لفظ لکھ کر بات ہی ختم کر دی کہ فقیر عقائد کے مسئلے میں بلا قیل و قال مولانا احمد رضا خاں کی پیروی کرتا ہے، رسائل رضویہ مطبوعہ مکتبہ حامد یہ۔

## سماجی خدمت

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ آج کل اکثر لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ علماء کرام سماجی خدمت کیا کرتے ہیں سماجی خدمت یہ ہے کہ کوئی ادارہ بنا دیا جہاں لوگ کام کریں یا کوئی بلڈ بینک بنا دیا تاکہ بوقت ضرورت اگر کسی کو خون کی ضرورت ہے تو وہ مہیا کر دیا، وغیرہ پچھلے دنوں انگلینڈ میں جنگ فورم میں انہوں نے علمائے کرام کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ آپ سوشل ویلفیئر کا کام کرتے ہیں کیونکہ آپ لوگ تو این جی اوز کے تو خلاف ہیں کوئی بھی دیوبندی مولوی جواب نہ دے سکا، مجھ سے بھی فاروق قیصر نے سوال کیا تو میں نے کہا جتنا سوشل ویلفیئر کا کام ہم کرتے ہیں اتنا کوئی بھی نہیں کرتا، میں نے کہا کہ میرے والد ماجد نے ایک مدرسہ بنایا ہے جس میں انہوں نے کم از کم دس ہزار علماء کو پڑھایا ہے ان دس ہزار لوگوں میں سے نو ہزار کو پڑھنے سے پہلے معاشرے میں کوئی جانتا نہیں تھا۔ ان میں سے اکثر غریب گھرانوں کے پے ہوئے لوگ تھے جن کو دو وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں تھی۔ معاشرے میں عام لوگ ان کو سچ سمجھتے تھے میں نے کہا کہ میرے والد حضرت حافظ الحدیث نے ایسے نو ہزار بچوں کو تعلیم



.....  
 سے آراستہ کر کے معاشرے میں وہ مقام دیا ہے کہ آج وہ معاشرے میں عزت  
 کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں یہ سوشل ویلفیئر ہے کہ نہیں۔

## کیکر یونیورسٹی

یہ بات قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث  
 کانفرنس گجرات خطاب کے دوران بتائی کہ حضرت حافظ الحدیث کیکر کے درخت  
 کے نیچے پڑھاتے رہے ہیں اس کیکر کی اپنی تاریخ ہے وہ ایک با برکت اور  
 نسبت والا کیکر تھا جس کے نیچے کئی مفتی حضرات مفکر اسلام، مبلغ، شیخ الحدیث،  
 دین اسلام کے پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کئی مدرسین اس کیکر یونیورسٹی  
 کے فارغ التحصیل ہیں اس تاریخی کیکر کے نیچے پڑھانے والوں میں شیخ الحدیث  
 حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب حضرت حافظ الحدیث  
 مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد نواز صاحب، شامل ہیں  
 اور اس کیکر کو مسجد شریف کی توسیع کے وقت گرانہ پڑھا، اس کیکر یونیورسٹی کے  
 استاد مکرم جناب حافظ نذیر احمد صاحب جلالی حضرت علامہ استاد محترم حافظ کریم  
 بخش صاحب جلالی، حضرت علامہ دل محمد صاحب نقشبندی جلالی خطیب راجوری  
 جموں کشمیر بھارت، مولانا برکت علی جلالی بلوچستان، استاذ العلماء مولانا حافظ  
 ظہور احمد کدھر شریف مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب خطیب بری امام، اسلام  
 آباد، دین اسلام کی بڑی بڑی بہاریں ہیں فارغ ہیں۔

## چندہ کے متعلق آپ کا ارشاد

یہ بات قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث کانفرنس  
 میں ارشاد فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث کے کاموں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت



رکھی ہمارے علاقہ میں کوئی بڑا زمیندار مل اور کارخانہ کا مالک یا کوئی بڑا تاجر یا صنعتکار نہیں جس کو کسی جلسہ وغیرہ کا مہمان خصوصی بنا کر کہا جائے کہ جامعہ کے لئے کمرہ لائبریری کے لئے کتب یا کوئی اور چیز بنوادو ہمیں ۱۹۴۱ء سے لیکر آج تک کوئی ایسا آدمی ملا ہی نہیں ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے علماء کرام بہت دور دور تک دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں ان میں سے کسی نہ کسی کو کہہ کر کوئی شیخ مل اور یا کوئی کارخانہ دار آدمی بلا تے ہیں جلسہ دستار فضیلت میں اور اسے کہہ کر جامعہ کے لئے کمروں وغیرہ بندوبست کرتے ہیں جب میں نے یہ عرض کیا تو فرمانے لگے قاری حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات شریف میں فلاں جگہ چندے کے بارے میں بارشاد فرمایا ہے وہ پڑھ لو، حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ مجدد پاک فرماتے ہیں دین اسلام کی خدمت کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے۔ عزیز و اگر دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا کام کرنا ہے تو ایسے لوگوں سے مت ملو جو تمہیں بھاری رقم چندے کی مد میں دیکر تمہاری ہمت خرید لیں اور تمہارے کام پر اپنا احسان کریں اور تمہارے اوپر رعب ڈالتے ہوئے تمہارے کام کرنے کے جذبے کو کمزور کر دیں۔ ان کے اس کام سے بے برکتی ہوگی۔ عام لوگوں سے سوال کرو چاہے وہ ایک ایک پائی یا ایک ایک پیسہ دیں وہ بے منت ہوگا اس میں لاکھوں کی برکت ہوگی حضرت حافظ الحدیث فرماتے تھے کہ اگر ایک آدمی کسی مدرسے یا مسجد کے لئے ایک لاکھ روپیہ بطور چندہ دیتا ہے تو پتہ نہیں وہ کیسے روپے ہوں حلال و طیب روپے ہوں گے یا حرام کمائی سے۔ اگر کوئی ایک روپیہ دیتا ہے تو وہ یقیناً حلال کمائی سے ہوگا، حلال و طیب کمائی سے روپے ہونگے تو ہر طرح کی برکت ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت حافظ الحدیث ہر وقت چندہ ہی چندہ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے متعلق



.....

بھی بزرگوں نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان کے مطابق ہی کام کرتے تھے۔ حضرت حافظ الحدیث کا ایک اور ارشاد حلال و طیب روزی کے متعلق پڑھ لیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ فرمائیں۔ یہ بات پیر طریقت جانشین حضرت حافظ الحدیث سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے پنڈی سلطان پور میں جلسہ دستار فضیلت میں خطاب کے دوران ارشاد فرمائی کہ میں چھوٹا تھا اور حضرت حافظ الحدیث کے ساتھ لاہور گیا خواجہ محمد معصوم شاہ صاحب چک سادہ شریف والے نوری کتب خانے کے مالک ان کے ہاں حضرت صاحب تشریف فرما ہوئے تو باتوں کے دوران وہ شکایت بھرے انداز میں فرمانے لگے شاہ صاحب حضرت داتا گنج بخش کے قریب مدرسہ ہے جہاں مفتی اعجاز ولی صاحب پڑھاتے ہیں بچوں کی تعداد پچاس ساٹھ کے قریب ہے لیکن بچے بڑے بدتمیز اکڑ استاد صاحب کا بھی احترام نہیں کرتے نماز کی بھی پابندی نہیں کرتے درسگاہ میں بھاگنا شروع کر دیتے ہیں اور چھپ چھپا کر سینما بھی دیکھ آتے ہیں۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے کہ شاہ صاحب آپ ان بچوں کو کھانا کہاں سے دیتے ہیں تو وہ فرمانے لگے کہ ان بچوں کو کچھ پیسے دے دیتے ہیں یہ خود کھانا کھا لیتے ہیں اور شام کا کھانا چوہدری عید محمد کے گھر سے آتا ہے چوہدری عید محمد داتا صاحب کے پرانے مجاوروں میں سے تھے اور لاہور شہر میں سات آٹھ سینموں کے مالک بھی تھے اور سینما ایسوسی ایشن کے صدر بھی تھے اور ایوب خان کی مغربی پاکستان کی اسمبلی کے ممبر بھی تھے۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے شاہ صاحب پہلے ان بچوں کے کھانے کا حلال طیب روزی میں سے بندوبست کریں پھر ان سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ یہ آپ کی امیدوں پر پورے اتریں گے اگر ان کا کھانا چوہدری عید محمد کے گھر سے آئے گا تو آپ کیسے ان سے استاد کے احترام، نماز کی پابندی



.....  
 کی امید رکھ سکتے ہیں پھر تو انہوں نے سینما بھی دیکھنا ہے۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا پہلے حلال پاک اور طیب روزی کا بندوبست کریں پھر ان کے لئے دعا کی بھی ضرورت نہیں ہوگی یہ خود بخود نماز وغیرہ کی طرف دھیان دیں گے۔ ان شاء اللہ۔

## تعمیر مسجد

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ ایک دفعہ ایک صاحب حضرت حافظ الحدیث کے پاس آئے میں بھی پاس بیٹھا ہوا تھا وہ صاحب عرض کرنے لگے کہ شاہ جی مدرسہ کی توسیع ہو گئی ماشاء اللہ بڑی خوبصورت عمارت بن گئی ہے۔ لیکن مسجد کی عمارت خوبصورت نہیں پرانی مسجد تھی۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے فکر نہ کرو مسجد بڑی خوبصورت بنے گی پہلے نمازی ہو جائیں کیونکہ اس وقت مسجد کے قریب محلہ ابھی آباد نہیں ہوا تھا آپ فرمانے لگے کہ پہلے مسجد کے ارد گرد لوگ آباد کر رہے ہیں جب یہ آباد ہو جائیں پھر مسجد بنائیں گے الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے سب لوگ نمازی اور داڑھیوں والے اس محلے میں آباد ہیں۔ وصال شریف سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے کہ مجھے کندھے سے پکڑ کر فرمایا۔ ایہہ بابا خان کی آہدا، میں نے عرض کیا مسجد کے بارے میں کوئی بات کہتا ہے۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے میرے حضرت کرمانوالے فرمایا کرتے تھے کہ ہماری مسجد بنے گی تے بٹھنڈے توڑی بنے گی۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے کہ بابا خان کہندا اے مسجد نہیں بنی ساڈی وی مسجد بنے گی تے بٹھنڈے توڑی بنے گی تیسری دفعہ میرا بازو دبا کے فرمانے لگے قاری مسجد بنے گی کے نہیں بنے گی میں نے عرض کی حضور آپ فرماتے ہیں تو ضرور بنے گی الحمد للہ مسجد پر



اس وقت تک پچاس لاکھ سے اوپر رقم لگ چکی ہے جب یہ مسجد مکمل ہوگئی تو پورے علاقہ کی مثالی مسجد ہوگی۔

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات

حضرت حافظ الحدیث نے ساری زندگی سنن و مستحبات تک کی پابندی فرمائی ہے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ سر کے بالوں کے بکھرنے کا اندیشہ ہو تو آدمی مسح سر میں آگے سے پیچھے کی طرف ہاتھ لے جائے یہ ہی کافی ہے مگر آپ نے پوری زندگی مسح سر میں استقبال راس و استدبار راس کو اپنا معمول بنایا، آپ نے پوری زندگی کبھی صرف پگڑی یا صرف ٹوپی سے نماز نہیں پڑھائی بلکہ ٹوپی پر پگڑی باندھی رخصت کو نہیں اپنایا بلکہ عزیمت پر عمل فرمایا اور اسی کی تلقین فرمائی دیگر بزرگ آرام کے وقت آرام مطالعہ کے وقت مطالعہ مگر آپ کا طریقہ نزالہ تھا صبح تہجد کے وقت بیدار ہوتے، کسی کو تکلیف دیے بغیر خود وضو فرماتے، مصلے پر تشریف لاتے نماز تہجد میں پانچ پارے تلاوت معمول تھا، نماز تہجد ادا فرمانے کے بعد دیگر وظائف ادا فرماتے نماز فجر خود پڑھاتے، بعد میں کھجور کی گھٹلیوں پر درود شریف پڑھتے نماز اشراق ادا کرتے گھر تشریف لا کر ناشتہ فرماتے پھر مطالعہ فرماتے اس کے بعد مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوتے پھر فیصلہ والے اور فتاویٰ کے لئے دور دراز سے آئے ہوئے لوگ حاضر خدمت ہو کے معروضات پیش کرتے مہمانوں سے ملاقات فرماتے اتنے میں ظہر کا وقت ہو جاتا کبھی چند لمحے آرام کے ملنے اور کبھی نہ ملنے، اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھاتے اور دوبارہ ملتے مہمانوں سے ملاقات فرماتے، اس طرح سارا دن درس تدریس تبلیغ و افتاء میں گزر جاتا نماز مغرب کے بعد نماز اوابین و دیگر وظائف سے فارغ ہو کر کھانا تناول فرماتے پھر باہر تشریف لے آتے حالات مشائخ اقوال بزرگان دین اور



سیرت طیبہ پر رات گئے تک گفتگو ہوتی رہتی حضرت سرکار قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم پاکستان کا ذکر خیر جب بھی ہوتا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے دیر تک رقت آمیز منظر رہتا اور نماز عشاء دیر سے ادا فرماتے۔

## حضرت حافظ الحدیث کی مرغوبات

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن پاک کی تلاوت نماز تہجد میں سب سے زیادہ پسند تھی۔ درس حدیث شریف لباس میں سفید قمیض، سفید تہبند، سر پر پانچ کلی ٹوپی، دستار مبارک۔ گلے میں نیلی لائونوں والا پٹکا، سردیوں میں واسکٹ اور ملتان سادی جوتی پسند فرماتے۔ پانچ کلی ٹوپی کے متعلق لفظ وصیت تو نہ فرماتے لیکن کہتے کہ پانچ کلی ٹوپی مجھے اتنی پسند ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ کفن کے ساتھ بھی پہنوں۔ آپ تقریبات میں ٹوپی کے اوپر دستار مبارک باندھتے لیکن گھر میں ٹوپی کے اوپر چھوٹا رومال باندھ لیتے کبھی نیلی لائونوں والا پٹکا گلے میں ڈالتے اور سفید رومال سے پگڑی باندھتے اور کبھی نیلی لائونوں والا پٹکا سر پر باندھ لیتے اور سفید رومال گلے میں ڈال لیتے کھانے میں نمکین چیزیں پسند فرماتے میٹھی چیز کو شوق سے تناول نہیں فرماتے تھے۔

خوشبو میں کستوری پسند فرماتے۔ لیکن کسی خوشبو کا خاص اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ یہ خوشبو لاؤ جو بھی مل جائے اسے ہی استعمال فرماتے۔

آپ کونسوار بھی پسند تھی ناک میں ڈالنے والی، ظہر اور عشاء کی نماز کے وقت بابا احمد دین نائی حضرت صاحب کونسوار پیش کرتا۔ آپ وہ استعمال فرماتے لیکن خود اہتمام نہیں کرتے تھے اور کبھی کبھی مولانا محمد اشرف رکن شہر والے ایک نسوار پشاور سے منگواتے تھے اس میں سے خوشبو آتی تھی آپ مولانا سے کہہ کر وہ نسوار استعمال کرتے۔



## نکاح

حضرت حافظ الحدیث کا رشتہ مرشد کامل قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خاص مرید مولانا محمد سعید مانگٹ شریف کے ہاں خود ہی طے کیا۔ اور حضرت حافظ الحدیث کی بارات بھکھی شریف سے گھوڑیوں اور تانگوں پہ مانگٹ شریف پہنچی۔ کیا ج دھج ہوگی۔ بارات کی کیونکہ اس بارات کا دولہا وہ دولہا تھا جسے ایک دفعہ بریلی شریف میں علم و حکمت کا دولہا بنایا گیا تھا اب پھر اسی محبت و شفقت سے بھکھی شریف سے شاگرد بنا کر اپنی قیادت میں محدث اعظم پاکستان مانگٹ شریف لے کر گئے۔ اس شاگرد اور مرید کے مقدر کتنے بلند ہوں گے جس کے استاد اور پیر اس کی شادی میں موجود ہوں۔ پھر بارات میں محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحب جیسے ولی کامل شامل ہوں اس بارات پر رب کریم کی رحمت نہ برستی ہوگی۔ نکاح کا خطبہ حضرت محدث اعظم پاکستان نے ارشاد فرمایا۔

حضرت مائی صاحبہ نے حضرت حافظ الحدیث کو ہر مسئلہ سے چھٹکارا دلوا دیا۔ طلباء کی خدمت ان کے لیے کھانا پکانا۔ دیگر تمام امور حضرت مائی صاحبہ نے اپنے ذمہ لے لیے گاؤں کی ان پڑھ بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ فرماتی۔ کئی لوگ بتاتے ہیں کہ طالب علم بیمار ہو جاتا اور کہتا کہ حکیم یا ڈاکٹر نے یہ غذا کھانے کو کہا ہے تو حضرت مائی صاحبہ اسی وقت وہ کھانا تیار کر کے دیتیں۔ دین اسلام کے طالب علموں کی جتنی خدمت حضرت مائی صاحبہ نے فرمائی کم عورتوں کے حصہ میں آتی ہے بابا احمد دین مائی صاحب کی بیگم بیان کرتی ہیں کہ طالب علموں کا کھانا تیار کرتے ہوئے کبھی کبھی ہم غصہ میں آ جاتی لیکن حضرت مائی صاحبہ کو کبھی بھی غصہ نہ آتا بلکہ آپ اپنے ہاتھ سے کام کر کے خوش ہوتی تھیں



گاؤں کی غریب اور نادار عورتوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور ان کی تسلی و تشفی کا بندوبست کرنا، مہمانوں کے قیام و طعام کا بندوبست فرمانا، خانگی مسائل کا حل سب مسائل سے حضرت حافظ الحدیث کو آزاد کر کے دین اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔

## مقام تسلیم و رضا

حضرت حافظ الحدیث کے رفیق خاص مولانا محمد نواز صاحب (صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب بھی موجود تھے) کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ آپ کے ابا جی سید محمد مظہر قیوم ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے کہ مجھے خواب میں اشارہ ہوا کہ حضرت حافظ الحدیث کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے میں صبح صبح مدرسہ میں گیا آپ کا معمول تھا کہ مجھے پکارتے اور پوچھتے کیا حال ہے حسب معمول مجھے پکارا تو میں نے بے ساختہ شاہ صاحب کو مبارک باد دی شاہ صاحب دریافت فرمانے لگے کیسی مبارک میں نے عرض کی بچے کی مبارک قبول فرمائیں۔ شاہ صاحب ہنس کر فرمانے لگے مبارک کیسی ابھی بچہ ہوا ہی نہیں تو میں نے عرض کی مجھے اشارہ ہوا ہے آپ نے بہت خوشگوار طبیعت کے ساتھ فرمایا بات سن لی ہے مبارک باد اس وقت قبول کریں گے جب بچہ پیدا ہوگا۔ پھر سید مظہر قیوم شاہ صاحب پیدا ہوئے مجھے بلا کر فرمانے لگے آج آپ کی مبارک پوری ہو گئی ہے اس دن آپ واقعی ہی بڑے خوش تھے۔

مولانا استاد مکرم جناب نذیر احمد صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا آپ فرماتے ہیں کہ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے کہ انہیں عرصے والا بخار ہو گیا غالباً انیس دن متواتر بخار رہا۔ حضرت مائی صاحبہ کو بخار اور حضرت حافظ الحدیث کو بھی شدید بخار ہو گیا آپ تو بہت صابر و



شا کر تھے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی مہمان خانے کے سامنے چار پائیوں پر بیٹھ گئے کچھ مہمان تھے گاؤں کے بھی چند ایک آدمی موجود تھے مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں بھی موجود تھا اتنے میں بابا راجا مارتھ کا بھتیجا غلام علی مارتھ آیا اور حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں انتہائی پریشانی کی کیفیت میں عرض کرنے لگا کہ شاہ جی مجھے چاچے راجے نے بھیجا ہے کہتا ہے کہ آپ کی فلاں بھینس مرگئی ہے۔ آپ کے منہ سے بے ساختہ نکلا یا اللہ تیرا شکر ہے استاد نذیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت حافظ الحدیث نے پنجابی کا ایک شعر پڑھا جو میں نے پہلے کبھی نہ پڑھا تھا نہ کبھی سنا تھا آپ نے فرمایا تھا۔

جانو گھاٹا مالو گاٹا باہر نہ ہوئی واہی

رحمت رب دی ہون لگی رنج نہ ہویں بھائی

اس کے بعد حضرت حافظ الحدیث نے غلام علی مارتھ سے کہا کہ مسجد پیچھے موچی ہیں ان سے کہہ کر بھیس کا چمڑا اترادو۔ یہ تو گھر سے باہر کا واقعہ ہے اور جو واقعہ گھر کے اندر پیش آیا وہ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ دوپہر کے وقت گھر میں برآمدے کے اندر میں بخار کی کیفیت میں پڑا ہوا ہوں۔ ساتھ والی چارپائی پر والدہ صاحبہ سو رہی ہیں اور تیسری چارپائی پر حضرت حافظ الحدیث آرام فرما رہے ہیں۔ میرے بخار کا انیسواں دن ہے میری قسمت نے یاوری کی میں سو رہا تھا اور میری قسمت جاگ اٹھی، خواب میں تاجدار شرق پور شریف حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیدار سے مشرف ہوا آپ نے اپنی شہادت کی انگلی میری پسلی میں ذرا سختی سے چبھوئی اور فرمانے لگے کہ تمہارا بخار اتر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا خاص فضل و کرم کیا ہے۔ شاہ صاحب سے کہو کہ پہلے فرصت میں شرق پور شریف حاضری دیں۔ اور آتے ہوئے



حضرت کیلیا نوالہ شریف سے ہونے ہوئے آئیں میں اس خواب کی لذت اور چاشنی سے اتنا مرعوب ہوا کہ میری آنکھوں میں آنسو آگئے میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنسو دیکھ کر والدہ صاحبہ فرمانے لگیں کہ کیا زیادہ تکلیف ہے آپ پریشانی کی کیفیت میں پوچھنے لگیں تو میں نے عرض کی کہ نہیں اور خواب کو یاد کر کے میں بچکیوں کے ساتھ رونے لگا میرے رونے سے حضرت قبلہ ابا جی بیدار ہو گئے پوچھنے پر میں نے خواب عرض کیا تو فرمانے لگے کہ اس کی قمیض ہٹا کر دیکھو والدہ صاحبہ نے قمیض ہٹا کر دیکھا تو میری پسلی پر انگلی کا واضح نشان موجود تھا اور اسی وقت اسی دن میرا بخار اتر گیا میں اچھی طرح تندرست ہو گیا۔ والدہ صاحبہ والد صاحب بھی ٹھیک ہو گئے، آپ نے کبھی بھی چاہے جتنا نقصان ہو جائے زبان پر حرف شکایت نہیں لاتے تھے ہمیشہ رب کریم کا شکر ہی ادا فرماتے حضرت حافظ الحدیث پر مصیبتوں کے بڑے بڑے پہاڑ ٹوٹے ہیں لیکن آپ کی زبان مبارک پر کبھی بھی حرف شکایت تو کیا ہائے تک نہیں آیا۔ جب ڈاکٹر نے شوگر کی وجہ سے آپ کے پاؤں کا اپریشن کیا تو مولانا غلام رسول نوری رضوی انوار القرآن ملتان بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرا خیال تھا کہ آپ صحت مند ہو گئے ہونگے کیونکہ میں آپ کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا فرمانے لگے مولانا، حضرت پیر و مرشد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو یں رکھے اونوے رہیے مونہوں کجھ نہ کہئے۔ یعنی جسے اللہ تعالیٰ رکھے اسی حال پر راضی برضاء رب رہنا چاہیے، صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے، پس ایک عجب حال تھا زبان سے اس جملے کی تعریف ہو رہی تھی اور آنکھوں سے پانی بارش کی طرح برس رہا تھا۔ سبحان اللہ یہ ہے تسلیم و رضا کا مقام شوگر کے مریض ہیں چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں لیکن زبان پر حرف شکایت بھی نہیں آیا اور رب کریم کی حمد



وثناء اور صبر و شکر کا اظہار ہو رہا ہے۔

## احترام شیخ و فیض شیخ

احترام شیخ ترقی کا قریب ترین ذریعہ ہے، جو انتہائی مشکل مجاہدوں اور ریاضتوں سے حل نہ ہو شیخ کامل کی خدمت و احترام سے وہ مشکل آنا فنا حل ہو جاتی ہے حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں بیٹھنے والے جانتے ہیں کہ آپ احترام کے پیش نظر حضرت سراج السالکین قدس سرہ کا تذکرہ اسم گرامی لے کر نہیں فرماتے تھے بلکہ یوں فرماتے ہمارے حضرت صاحب قدس سرہ العزیز میرے حضرت صاحب قدس سرہ العزیز اکثر و بیشتر جب حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہوتا آپ فرط محبت کی وجہ سے آبدیدہ ہو جاتے ایسا بہت کم دیکھا گیا کہ اپنے شیخ کامل کا تذکرہ فرما رہے ہوں اور آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں بلکہ بعض دفعہ نوبت ہچکیوں تک آ جاتی اور کئی دفعہ سلسلہ کلام رک جاتا۔

جب کوئی آدمی آپ کی دینی اور اصلاحی مساعی جمیلہ کا تذکرہ کرتا تو فوراً فرماتے یہ سب میرے حضرت صاحب قدس سرہ کی نظر کرم ہے ورنہ مجھ جیسے کئی اس دنیا میں آئے اور چلے گئے۔

حضرت مولانا نذیر احمد جلالی صاحب سابق مدرس جامعہ بھکھی شریف فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث اپنے شیخ کامل حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھتے تو جھکے جھکے نظر آتے اور جب تک بیٹھے رہتے اپنے کندھے جھکائے رکھتے حالانکہ کندھے جھکا کر بیٹھنا انتہائی مشکل اور تکلیف دہ عمل ہے۔ اسکے باوجود آپ شیخ کامل حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اسی طرح بیٹھتے جب معاندین نے دربار شریف حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری میں رکاوٹ ڈالی تو بندہ نے اپنی طرف سے پریشانی کا اظہار کیا ارشاد فرمایا ہم بحمد اللہ یہاں



بیٹھ کر ہی آپ کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں حضرت صاحب ہمیں اپنے فیض سے فیضیاب فرما رہے ہیں اور ایسا فیض دے رہے ہیں جو شاید ہی کسی کو نصیب ہوا ہو۔ فرمایا یہ ان کا کرم ہے ورنہ مجھ جیسے ہزاروں دنیا میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ ایک مجلس میں خاکسار (مولانا محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر) اور مفتی اصغر علی رضوی صاحب و دیگر احباب حاضر خدمت تھے حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ میں آستانہ عالیہ سرکاری کیلوی رحمۃ اللہ علیہ پر آپ کی حیات ظاہری کے آخری مہینوں میں حاضر ہوا پھر اجازت مانگی تو حضرت صاحب نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے پاس بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ میں ابھی اس کا اہل نہیں ہوا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم تو ویسے ہی ایسے کہتے رہتے ہو تم پر رب تعالیٰ کا بہت فضل و کرم ہے اس وقت تو مجھے احساس نہ ہوا اجازت لے کر واپس آیا طبیعت میں بہت بے چینی تھی اور بے حد افسوس ہوا کہ چند گھنٹیاں اور بیٹھ جاتا تو مزید لطف و کرم فرماتے۔ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب چک بساوا بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں سخت بیمار ہو گیا کافی علاج معالجہ کیا لیکن صحت یاب نہ ہو سکا ایک رات شیخ الحدیثین حضرت حافظ الحدیث خواب میں تشریف لائے اور کمال شفقت سے تین باتوں کی تلقین فرمائی۔

لوہیانوالہ گاؤں جا کر حکیم اللہ دتہ سے دوائی لو۔

اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم کی محبت اپناؤ۔

بزرگوں کی مجلس اختیار کرو۔

بیدار ہوا ایک آدمی سے پتہ پوچھا کہ گوجرانوالہ سے شمال کی طرف بائی

پاس کے فریب لوہیانوالہ گاؤں ہے پہنچ کر حکیم اللہ دتہ کا پوچھا تو ایک شخص نے



بتایا کہ یہاں حکیم اللہ دتہ تو نہیں بلکہ ایک ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب ہیں۔ چونکہ خواب میں مجھے حکیم اللہ دتہ کے بارے میں فرمایا گیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ یہاں حکیم اللہ دتہ ضرور ہوگا جب میں ڈاکٹر اللہ دتہ کی دکان کے قریب پہنچا تو مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ فلاں جگہ پر آپ کو حکیم اللہ دتہ صاحب مل جائیں گے حکیم صاحب کے گھر پہنچا تو وہ نہایت ہی سادہ طبیعت آدمی تھے ان سے دوائی لی حضرت صاحب قبلہ کی توجہ کا صدقہ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی، بھکھی شریف حاضر ہوا خواب بیان کی اور عرض کی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بزرگوں کی مجلس اختیار کروں وہاں ورپال چٹھہ میں تو کوئی بزرگ نہیں مجلس کس کی اختیار کروں آپ نے فرمایا بزرگوں کی کتابیں پڑھا کرو آپ کے فرمان کی برکت سے بزرگان دین کی کتابوں کے مطالعہ سے بندہ کو بڑی تسکین حاصل ہونے لگی۔

سید قاری محمد عرفان شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا یہ منظر دیکھا ہے کہ حضرت حافظ الحدیث بظاہر بصارت سے محروم ہیں لیکن علم فلسفہ اور علم منطق کی بڑی بڑی کتابیں خود پڑھاتے تھے، زوجہ سلاستہ قاضی حمد اللہ میرزا ہڈ ملا جلال سب کتابیں انہوں نے بار بار پڑھائی ہیں علماء کرام اور مدارس کے شیوخ الحدیث وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ جو مدرس ہوتا ہے وہ حاشیہ بھی دیکھتا ہے کیوں کہ کبھی کوئی مشکل پڑ جائے یا کبھی کوئی طالب علم سوال کرے تو مدرس کی نظر حاشیہ پر جائے گی جس کی ظاہری بینائی نہیں ہوگی وہ حاشیہ کیا دیکھے گا آپ کے بڑے بڑے قابل شاگرد بتاتے ہیں کہ کبھی بھی کسی سوال پر آپ خاموش نہیں ہوتے تھے اسی وقت اس سوال کا جواب دیتے نہ کبھی اٹکے نہ کبھی رکے یہ اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور اپنے بزرگوں خصوصاً اپنے شیخ کامل حضرت پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خاص نظر کرم تھی جس کی وجہ سے علم



دین میں مہارت تامہ بھی آپ کو حاصل تھی اور ان سے اللہ تعالیٰ نے کام بھی بہت لیا یہ بھی ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس علم تو بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن ان کا فیض جاری نہ ہو لیکن آپ کو آپ کے شیخ کامل حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

ہر کہ کارش از برائے حق بود

کار او پیوستہ بارونق بود

کہ شاہ جی جس کا کام اللہ کے لئے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بارونق بنا دیتا ہے، حضرت حافظ الحدیث کے دور سے آج زیادہ طالب علم مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں یہ آپ کا فیض ہے۔

### بد عقیدگی کی یلغار اور اس کا سد باب

حضرت حافظ قاری سید محمد عرفان شاہ نے یہ باتیں حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں بتائی کہ حضرت حافظ الحدیث کا یہ سبق ہے کہ بد مذہبوں کا پیچھا مت چھوڑ آپ نے بڑے مشکل وقت میں ان بد مذہبوں کا پیچھا کیا ہے اس وقت گھوڑیاں بھی مشکل سے ملتی تھیں سائیکل چلانے کے لئے ہمارے علاقے میں رستے بھی نہیں ہوتے تھے پھر بھی آپ نے کامل چوالیس سال تک ان کا پیچھا کیا۔ آپ کو پتہ لگ جاتا کہ فلاں گاؤں میں وہابی یا شیعہ آیا ہوا ہے تو آپ بغیر بلائے کتابوں کے بستے باندھ کر پہنچ جاتے اور اس کے ساتھ مناظرہ کرتے آپ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ماحول لڑائی جھگڑے کے بغیر ہی بن گیا ہے۔ آپ کو کیا پتہ یہ پودا کس طرح لگا ہے حضرت حافظ الحدیث نے معذوری کے باوجود مسلک اہلسنت کے لئے بنیاد فراہم کی ہے سواری نہ ہونے کے باوجود آپ نے پیدل چل کے دین اسلام کی خدمت کی۔



.....  
 حضرت حافظ الحدیث جن علمائے کرام کو سند جاری فرماتے ان سے ایک رجسٹر میں ایک تحریر پر دستخط لیتے۔ ہمارے مدرسہ میں وہ رجسٹر الحمد للہ اب بھی موجود ہے، جس تحریر پر دستخط لیتے وہ کچھ یوں ہے کہ شیعہ اثنا عشری جو تحریف قرآن کے قائل ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں صحابہ کرام کو دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہیں ان کو گالیاں بکتے ہیں یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

آگے عبارت ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے علماء کا ایک طبقہ جو اپنے آپ کو دیوبندی وہابی کہلواتا ہے ان میں سے قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، اور خلیل انبیٹھوی یہ چاروں بد بخت ہیں جن کو پینتیس (۳۵) علمائے حریم شریفین نے ان گستاخانہ عبارات کی وجہ سے کافر قرار دیا ہے اور تین سو پینسٹھ علمائے ہند نے ان کی تصدیق کی ہے کہ واقعہ ہی یہ چاروں بد بخت اپنی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں تیسرے نمبر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اور صاحب وحی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جو کہ اس کی کتابوں میں موجود ہے علمائے اہلسنت کا موقف ہے کہ یہ آدمی خود اور اس کو مسلمان سمجھنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضرت حافظ الحدیث فرماتے کہ مولوی صاحب آپ نو سال یہاں رہے ہیں آپ نے سب کچھ پڑھ لیا ہے آپ کے ایمان کی گواہی یہ ہے کہ آپ اس عبارت پر دستخط کر دیں آپ ان تینوں فرقوں میں جن میں یہ بیماری موجود ہے کافر سمجھتے ہیں تو سند حاصل کر لیں آپ اگر ان کو کافر نہیں سمجھتے تو علم آپ نے پڑھ لیا ہے عقیدہ درست نہ ہو تو ہم سند جاری نہیں کرتے لہذا آپ جا سکتے ہیں یہ رجسٹر الحمد للہ آج بھی ہمارے پاس موجود ہے اور اس پر علماء کے دستخط بھی موجود ہیں۔



## مناظرہ نمبر ۱

مکھی شریف میں دیوبندی اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے تھے دیوبندی کا لیبل استعمال کرنے سے گریز کرتے تھے تمام لوگوں سے ان کی ڈیلنگ سنیوں والی تھیں جب ۱۹۴۲ء میں حضرت حافظ الحدیث کی سرپرستی میں سنی علماء نے نعرہ مستانہ بلند کیا تو ان کے فریب کا پردہ چاک ہو گیا، جامعہ مسجد بی بی بھاگ بھری میں یہ مناظرہ طے پایا ظہر کا وقت رکھا گیا موضوع مناظرہ دانائے سبل ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب شریف حاضر ناظر مختار باذن اللہ تھا، اہلسنت و الجماعت کی طرف سے مناظر گل گلستان اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب صدر مناظرہ حضرت حافظ الحدیث اور معاون مولانا غلام علی اوکاڑوی تھے۔

جبکہ دیوبندیوں کی طرف سے دہلی کے سابق شیخ الحدیث کھیالہ شیخاں کے خطیب مولوی سلطان محمود دیوبندیت مناظر تھا جب کہ صدر مناظرہ مولوی ۱۰، اللہ تھا، پون گھنٹہ میں ہی سائبان دیوبندی کے تارو پود بکھر گئے اور محدث اعظم پاکستان کے دلائل سے محفل میں موجود سکھ بھی سیکھ چکے تھے کہ مسلمانوں کے نبی علیہ السلام کو کائنات کے ذرے ذرے کا علم ہے، لیکن گاندھی کے دوستوں کی سوچ اس نکتے تک نہیں پہنچتی اس مناظرے میں دیوبندیت کی شکست فاش سے جہاں علماء اہلسنت کا وقار بلند ہوا وہاں لوگوں کے دلوں سے دیوبندیت کے فریب کا پردہ فاش ہو گیا کیونکہ لوگ پہلے دیوبندیوں سے فتویٰ بھی لے لیتے تھے لوگوں نے ان پر لعنت بھیجی اور فتویٰ لینا چھوڑ دیا کافی دیوبندیوں نے بعد از مناظرہ اعلانیہ توبہ کی، مولوی محمد فاضل آف میلوکھنہ، مولوی نیاز احمد آف آہلہ، مولوی غلام حیدر صاحب آف مانگٹ نے باقاعدہ کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ



آئندہ اپنی مساجد میں بھکھی شریف ہی کے علماء کو بطور امام رکھیں گے اور فتویٰ کے لئے بھی بھکھی شریف رجوع کریں گے۔

## مناظرہ نمبر ۲

انہی دنوں موضع سیکریالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں جامع مسجد کے اندر دیوبندی اور سنی اختلافات کھل کر سامنے آگئے تو اہلسنت و جماعت کی طرف نجدیت پر ضرب لگانے کا فیصلہ کیا گیا اس وقت گاؤں میں سخت کشیدگی پھیلی ہوئی تھی جامع مسجد کے پیش امام مولوی رحمت علی سامی کافی عرصہ سے یہاں پڑھا رہے تھے وہ چھپے رستم نکلے انہوں نے اندر ہی اندر دیوبندیت کا کافی جال پھیلا رکھا تھا حضرت قبلہ حافظ الحدیث ایک دن گاؤں سیکریالی تشریف لائے اور مولوی رحمت علی کو دو گھنٹے میں مکمل لا جواب کیا الغرض انہی حالات میں سنیوں نے مناظرہ کا اہتمام کیا، اہلسنت کی طرف سے مولانا محمد عمر صاحب اچھروی، کا انتخاب ہوا اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی کا آنا مقرر ہوا، وقت مقررہ پر حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عمر اچھروی صاحب اور دیگر علمائے اہلسنت موقع پر پہنچے گئے لیکن عنایت اللہ شاہ گجراتی اپنے کسی وہابی کی بیٹھک میں دبکے بیٹھے رہے کافی انتظار کیا گیا لیکن موقع پر نہ آئے رات کو جب اندھیرا ہوا تو شاہ صاحب گجراتی بھاگ کر جوڑا اسٹیشن سے بغیر ٹکٹ گاڑی میں سوار ہوئے اور بھاگ گئے دوسرے دن مولانا محمد عمر صاحب اچھروی نے اپنے مخصوص انداز میں دو گھنٹے خطاب فرمایا جو آج بھی سنیوں کے سینوں میں مثبت ہے۔ اس کے بعد گاؤں سے دیوبندیت کی جڑا اکھڑ گئی مسجد الحمد للہ مکمل اہلسنت و جماعت کے کنٹرول میں آگئی، یہ ایوان دیوبندیت پر دوسری جلالی ضرب تھی۔



## مناظرہ نمبر ۳

گاؤں ڈھوک ساہیاں میں ۱۹۴۸ء میں مناظرے کا اہتمام کیا گیا اہلسنت کے مناظر شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی صدر مناظرہ حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب جب کہ معاون مناظرہ مولانا محمد نواز صاحب تھے وہابی مناظر عنایت اللہ شاہ گجراتی تھا۔ مناظرے کا موضوع علم غیب شریف اور حاضر ناظر تھا، ظہر کے بعد مناظرہ شروع ہوا اور جلد ہی مولانا غلام علی اوکاڑوی کے دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے عنایت اللہ شاہ ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا، اس کا فائدہ یہ ہوا کہ عنایت اللہ شاہ کے فریب کا پردہ چاک ہو گیا اور پھر کبھی بھی سنی اس کے جال میں پھنسنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

## مناظرہ نمبر ۴

جیہ گاؤں کے شیعہ حضرات جو کہ سادات سے تعلق رکھتے تھے نے مشہور شیعہ مولوی اسماعیل کو بلایا جب گاؤں کے سنیوں کو علم ہوا تو انہوں نے <sup>بھکھی</sup> شریف رابطہ کیا، حضرت حافظ الحدیث نے مولانا عنایت اللہ سانگلہ ہل والوں کو بلا بھیجا اور خود ساتھیوں سمیت جیہ پہنچ گئے، اتنے میں مولانا عنایت اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے، موضوع مناظرہ بنات رسول ﷺ اور باغ فدک تھا ظہر کے وقت مناظرہ شروع ہوا اور عصر تک جاری رہا۔ شیعہ مناظر بڑا چالباز تھا لیکن مولانا عنایت اللہ کے سامنے اس کی دال نہ گل سکی آخر کار اسے شکست فاش ہوئی اور حضرت حافظ الحدیث کو ایک اور نصرت و کامیابی نصیب ہوئی۔

## مناظرہ نمبر ۵

۱۹۵۸ء میں موضع کدھر شریف میں ایک مناظرہ ہوا جس میں اہلسنت کی



.....  
 طرف سے مناظر رئیس المناطقہ مولانا قاضی عبدالسبحان ہزاروی اور دیوبندیت کی  
 طرف سے غلام خان مقرر ہوا جب کہ اہلسنت کی طرف سے صدر مناظرہ حضرت  
 حافظ الحدیث تھے، موضوع مناظرہ علم غیب اور استمداد تھا، اس میں مولوی غلام  
 خان کو ذلت آمیز شکست سے دو چار ہونا پڑا اور یوں قلعہ دیوبندیت پر جلالی  
 برق کا ایک اور نمونہ دنیا نے ملاحظہ کیا۔

### مناظرہ نمبر ۶

منڈی بہاؤ الدین کے قریب ایک گاؤں سوہاؤہ دلوآنہ اس میں چند شیعہ  
 تخریب پسند عناصر نے مجلس کے لئے اپنے مشہور ذاکر حیدری کو بلایا۔ اہلسنت و  
 جماعت کے دوستوں کو اطلاع ملی تو انہوں نے بھکھی شریف اطلاع پہنچائی مقررہ  
 تاریخ پر حضرت قبلہ حافظ الحدیث بمعہ مناظر اہلسنت مولانا عبدالرشید جھنگوی  
 موقع پر پہنچ گئے وہاں فتنہ اور فساد کا خطرہ تھا، اس لئے طے یہ پایا کہ مناظرہ بند  
 کمرے میں کیا جائے بیس بیس آدمیوں کی موجودگی میں بند کمرے میں گفتگو  
 شروع ہوئی لوگ کھڑکیوں سے جھانک رہے تھے شیعہ مناظر کے پہلے ہی چھکے  
 چھوٹ چکے تھے لیکن وہ بلا کا بد زبان تھا لیکن مولانا عبدالرشید جھنگوی نے اپنے  
 دلائل سے اسے چت لیٹنے پر مجبور کر دیا سنیوں کے حق میں باقاعدہ مناظرے کا  
 فیصلہ ہوا اس کے بعد پھر وہاں کوئی سنی کسی ذاکر سے متاثر نہیں ہوا۔

### مناظرہ نمبر ۷

۱۹۶۱ء میں حضرت حافظ الحدیث کی سرکردگی میں کدھر شریف میں مناظرے  
 کا اہتمام ہوا مناظر اعظم مولانا محمد عمر اچھروی صاحب اور مولوی عبدالقادر روپڑی  
 کے درمیان ہوا، ابھی مولانا محمد عمر صاحب کئی ضربیں اور لگانا چاہتے تھے کہ نجدیت



پہلے ہی روپڑی، اور مناظرہ ختم ہو گیا اس مناظرہ میں اگرچہ دیوبندیت روئی گری، لیکن میں نہ مانو کے تحت اپنی شکست کو فتح قرار دیا اور اس طرح ایک اور مناظرے کا بندوبست کیا گیا۔

## مناظرہ نمبر ۸

اس مناظرے کے لئے حضرت حافظ الحدیث بنفس نفیس تشریف لے گئے آپ کے ساتھ مولانا غلام علی اوکاڑوی صاحب تھے آپ کے جانے سے ہی دیوبندیت اوندھے منہ لیٹ گئی ان کا کوئی بھی مناظر سامنے نہ آیا، اس طرح اس علاقہ سے دیوبندیت کا جنازہ اٹھ گیا، حضرت حافظ الحدیث نے ان مواقع پر نہایت استقامت سے سرپرستی فرمائی اور معاملات کو احسن طریقے سے نبھایا ان مواقع پر اہلسنت کو نہایت درجہ کامیابی نصیب ہوئی اور میاں وال لہے دادے کھمب کی دیوبندیت میں صف ماتم بچھ گئی، یہ حضرت حافظ الحدیث کی بیداری کا ہی نتیجہ تھا۔ اہلسنت کی بے شمار مساجد دیوبندیوں کے چنگل سے آزاد ہوئیں اور وہاں صلاۃ و سلام کے جانفزا نغمے گونجنے لگے۔

## مناظرہ نمبر ۹

حضرت حافظ الحدیث نے زبدۃ العارفين حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی سرپرستی میں بھی کئی بد مذہبوں سے مباحثے اور مناظرے کئے اور انہیں مکمل لاجواب کیا اس کی ایک کڑی موضع رسول پور تارڑ ضلع گوجرانوالہ میں قبلہ سرکار کیلوی کی کسدارت میں حضور قبلہ حافظ الحدیث کا دیوبندی مولوی احمد شاہ مدرس تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے دو گھنٹے تک مناظرہ ہوا جب احمد شاہ میں طاقت گفتار نہ رہی تو نماز عصر کے وقفہ میں فرار ہو



.....  
 گیا۔ اسی طرح قاری محمد سلیمان آف کوٹ سماہ جو کہ دیوبند کے فارغ التحصیل تھے  
 حضرت حافظ الحدیث سے طویل مباحثے کے بعد دیوبندیت سے تائب ہوئے۔

### مناظرہ نمبر ۱۱

موضع کھائی نزد کٹھیالیہ شیخاں میں دیوبندیوں نے مولوی غلام اللہ خان کو  
 تقریر کے لئے بلایا سنیوں نے حضرت حافظ الحدیث کو اطلاع دی آپ مع مولانا  
 محمد عمر اچھروی جلسہ گاہ میں پہنچ گئے سردیوں کی رات تھی مولوی غلام اللہ کو مولانا  
 محمد عمر اچھروی کی للکار سنائی دی کہ تقریر بند کرو اور ہم سے مناظرہ کرو مولوی  
 صاحب کا حلق خشک ہو گیا تقریر تو اس نے بند کر دی لیکن در پردہ ایک آدمی  
 کٹھیالیہ شیخاں بھیجا جو پولیس کو لیکر آ گیا اور پولیس نے امن و امان کا بہانہ بنا کر  
 مناظرہ نہ ہونے دیا اور مولوی صاحب اپنے بخت پر ناز کرتے ہوئے سحری کے  
 وقت بھاگ گئے کہ ایک اور ذلت سے بچ گئے۔

### مناظرہ نمبر ۱۲

۱۹۶۳ء میں موضع ریڈ کا بالا میں ذلتوں کے مارے مولوی غلام اللہ خان  
 کا جلسہ تھا سنیوں نے حضرت حافظ الحدیث کو عرض کیا شاہ صاحب حسب سابق  
 مولانا محمد عمر اچھروی اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے، علمائے اہلسنت  
 کا نام سنتے ہی مولوی صاحب نے دوڑ لگا دی، علمائے اہلسنت نے ایک بھر پور  
 جلسہ کیا مولانا محمد عمر اچھروی نے وہابیوں کے مکرو فریب کو عوام کے سامنے کھول  
 کر رکھ دیا۔

### مبارک معلم

یہ بات مولانا محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر بیان فرماتے ہیں کہ میں



حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ مولانا جلال الدین آف کھاریاں بھی تھے، مولانا صاحب نے حضرت حافظ الحدیث سے محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کے حالات زندگی دریافت کئے کافی معلومات افزاء گفتگو ہوئی، سبق میں تاخیر ہو رہی تھی ایک طالب علم نے عرض کی حضور سبق ہوگا یا نہیں آپ نے فرمایا بزرگوں کا ذکر ہی بہت بڑا سبق ہے، اسے آج کے سبق کے طور پر یاد رکھنا، ایک موقع پر عرض کی گئی کہ شیخ کی اجازت کے بغیر واپس آنا درست ہے، فرمایا مرید کو ایسے نہیں کرنا چاہے ورنہ وہ فیضان شیخ سے محروم رہے گا۔

مولانا معین الدین شانی فرماتے ہیں کہ میرے استاد محترم قبلہ حضرت حافظ الحدیث محدث اعظم پاکستان کے چہیتے اور لاڈلے شاگرد تھے جس سال آپ بریلی شریف پڑھتے تھے غالباً اس سے قبل یا اس سال فقیر وہاں حاضر ہوا حضرت محدث اعظم پاکستان نے انکو علم و حکمت اور فضل و کمال کی دستار باندھی، حضرت حافظ الحدیث علم و حکمت کا دولہا بنکر یہاں تشریف لائے اور شاہ صاحب کو اپنے استاد محترم سے والہانہ عقیدت تھی جب کسی سے محبت ہو جن سے محبت ہو وہ کرم کر کے یہاں بھی آجاتے ہیں حضور سید عالم ﷺ سے احد پہاڑ کو محبت تھی اور آپ ﷺ کو اس سے تھی آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے بلا تمثیل قبلہ محدث اعظم پاکستان سے شاہ صاحب کو اس انداز سے محبت تھی کہ جب پاکستان بنا تو سب سے پہلے محدث اعظم پاکستان نے یہی کرم فرمایا کئی ماہ بھکھی شریف کے مدرسہ میں درس و تدریس فرماتے رہے۔

یہ بات استاد العلماء مولانا حافظ احسان الحق صاحب فیصل آباد نے بیان کی ہے کہ حضرت حافظ الحدیث پر اللہ تعالیٰ نے کتنا احسان فرمایا ہے کہ حافظ



القرآن تو بہت ہیں لیکن حافظ الکتب کوئی نہیں۔ حضرت محدث اعظم پاکستان، اشداء علی الکفار وحماء بینہم کی زندہ تصویر تھے اپنوں پر کبھی ناراض نہ ہوتے، مگر ایک دن اپنے ایک مولوی پر سخت ناراض ہو رہے تھے باتیں سننے پر معلوم ہوا کہ اس مولوی نے قبلہ شاہ صاحب کی تقریر پر تنقید کی ہے جو آپ نے جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد کے سالانہ جلسہ پر فرمائی تھی۔

یہ بات حضرت مولانا غلام نبی صاحب سبزی منڈی فیصل آباد نے بیان کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ شاہ صاحب محدث اعظم کے شاگرد تھے میں نے محدث اعظم سے سنا ہے کہ پڑھانے والے بہت ہیں لیکن جو برکت شاہ صاحب کی تعلیم میں ہے کسی اور معلم یا محدث کی تعلیم میں نہیں وجہ یہ ہے کہ شاہ صاحب کے دل میں خلوص ہے خلوص اور محبت کی وجہ سے برکت ہے، قبلہ شاہ صاحب جب کبھی فیصل آباد تشریف لے جاتے تو محدث اعظم پاکستان آپ کی دعوت اپنے گھر پر فرماتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ اپنے کمرے میں تشریف فرما ہیں گھر سے کھانا منگوایا مصلی بچھایا محدث اعظم خود مودبانہ پیچھے ہٹ گئے اور قبلہ شاہ صاحب کو مصلی پر بٹھایا، اس طرح محدث اعظم پاکستان قبلہ شاہ صاحب کی عزت و تکریم فرماتے۔

یہ بات جسٹس سید شجاعت علی قادری نے بتائی آپ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کا گواہ ہوں جب محدث اعظم پاکستان کراچی میں ڈاکٹر صدیقی کے یہاں تھے میں آپ کے پاس کافی دن رہا، یہ آپ کی زندگی کے آخری ایام تھے، جب ایک دن میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ فرمانے لگے کہ اگر شاہ صاحب سے ملاقات ہو تو ان سے کہنا میرے لئے دعا فرمائیں، میں سمجھ گیا کہ



اسی حدیث کی طرف اشارہ ہے، اس کے چند دن بعد آپ کا وصال ہو گیا، حضرت حافظ الحدیث کی خواہش تھی کہ استاد محترم حضور قبلہ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کے جنازہ کو ہاتھ لگاؤں لیکن جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ اتنا بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے جنازہ میں بھی نہ ہوگا، اس بھیڑ میں بھی حضرت حافظ الحدیث نے معذوری کے باوجود زبردست دھکوں میں اپنے مربی اور استاد محترم کے جنازے کو ہاتھ لگا لیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں بڑے بڑے جوان حوصلہ ہار بیٹھے تھے کہ جنازے کے قریب سے بھی گزرنا مشکل ہے، حضرت صاحب کا جنازے کو ہاتھ لگانا یہ آپ کی کشش اور استاد محترم سے لگاؤ کا نتیجہ تھا جب تک محدث اعظم پاکستان حیات رہے آپ نے اپنے مدرسہ میں دورہ حدیث شریف شروع نہیں کروایا۔ محدث اعظم کی زندگی کے بعد شروع فرمایا۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت محدث اعظم پاکستان کا عجب رنگ تھا اپنے تلامذہ میں ایسا کرنٹ بھرتے کہ وہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف شمشیر برہنہ بن کر نکلتے مثال پیش فرمائی کہ آپ کا ایک شاگرد جو رامپور میں خطیب تھا، اس کے قریب ہی ایک دیوبندی خطیب تھا جو عمر میں اس سے پختہ تھا قرب مکانی کی وجہ سے اکثر و بیشتر آنا سامنا ہوتا رہتا مگر یہ سنی خطیب نہ اسے بلا تے نہ سلام لیتے بلکہ جس محفل میں وہ ہوتا پوری محفل کو ہی سلام نہ کہتے کیونکہ اس محفل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گستاخ بیٹھا ہوا ہے کہیں وہ بھی السلام علیکم کے مخاطبین میں شامل نہ ہو جائے، ایک دفعہ دیوبندی مولوی اپنے بڑوں کی چال کے مطابق ایک طرف سے آیا اور سنی مولوی صاحب سے چمٹ کر معانقہ کرنے لگا تا کہ لوگ سمجھیں کہ مولوی صاحب آپس میں معانقہ کرتے ہیں اور ہمیں آپس میں لڑاتے ہیں مولانا نے اپنے ساتھی سے فوراً کہا کہ ان کپڑوں کو



دھو ڈالوان کے ساتھ ایک گستاخ رسول ﷺ کا جسم لگ گیا ہے۔ حضرت حافظ الحدیث فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جامعہ رضویہ میں علی اصح حاضری کا شرف حاصل ہوا، طلبہ سبق پڑھ رہے تھے، حضرت محدث اعظم نے فرمایا ایک صفحہ پڑھا لوں میں نے عرض کی جتنا مرضی ہے پڑھائیں۔ آپ نے طلباء کو جلد فارغ کر دیا۔ سبق کے دوران ردوہابیہ سن کر ”الْوَهَابِيَّةُ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ“ کا نعرہ لگاتے۔ میں نے عرض کی یہ نئی رسم ہے آداب کے بھی منافی ہے حضرت محدث اعظم مسکرانے لگے۔ اور فرمایا درس و تدریس کے لحاظ سے تو ٹھیک نہیں مگر ان کے دل میں وہابیہ کی نفرت مکمل طور پر پیدا ہو جائے گی۔

حضرت حافظ الحدیث کا بیان مولانا جلال الدین قادری (کھاریاں) اپنی مرتب کردہ کتاب تذکرہ محدث اعظم پاکستان جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۰ پر اس طرح لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں جب میں دورہ حدیث پڑھنے کے لئے بریلی شریف حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے حضور حاضر ہوا تو ایک روز سبق کے دوران سماع موتی کی بات چل نکلی آپ نے اس پر قرآن و حدیث اور اقوال علماء سے بے شمار دلائل دیے میں نے عرض کیا یہ تو قال تھا، حال سے مسئلہ کی وضاحت فرمائیں اس پر حضرت شیخ الحدیث تبسم کنان ہوئے اور صرف اتنا فرمایا کہ پھر کسی وقت۔

حضرت شیخ الحدیث بریلی شریف سے فیصل آباد آگئے اکثر ملاقات ہوتی مگر یہ مسئلہ سامنے نہ آیا آپ کے وصال کے چھ ماہ بعد آپ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا مراقبہ کیا، مراقبہ میں آپ نے کافی دیر مجھ سے کلام فرمایا اور پھر مجھے یاد دلایا کہ دیکھئے شاہ صاحب یہ آپ کے سوال کا جواب ہے جو آپ نے آج سے پندرہ سال پہلے بریلی شریف میں دورہ حدیث شریف پڑھتے وقت سبق کے



دوران کیا تھا پھر فرمایا اولیاء اللہ زندہ ہوتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو سل سے ان پر احوال پیش کئے جاتے ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ چند ماہ ہوئے آپ کو یہ واقعہ پیش آیا شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس واقعہ کی طرف حضرت شیخ الحدیث نے اشارہ فرمایا وہ آپ کے وصال کے بعد مجھے پیش آیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا، الان کما کان، یعنی جس حالت میں ہم اولیاء اللہ وصال سے پہلے ہوئے ہیں وہی حالت بعد وصال ہوتی ہے، مولانا محمد جلال الدین قادری حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب پر واقعہ، فقیر غفرلہ القدر سے ۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ کو محبت بھرے لہجے میں یوں بیان فرمایا کہ حاضرین کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

## والثن شریف حاضری

یہ بات استاد محترم حضرت مولانا محمد نواز صاحب نے بتائی کہ ایک روز علی الصبح حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ تیار ہو کر آئیں میں نے یہ کبھی نہیں پوچھا تھا کہ کہاں جانا ہے، صرف اتنا پوچھتا کہ نماز قصر پڑھنی یا نہیں ہم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دے کر شیخ کامل حضرت پیر سید چراغ علی شاہ صاحب کی خدمت میں والثن شریف حاضر ہوئے، آپ صاحب فراش تھے اس لئے ہمیں گھر ہی بلا لیا گیا پھر آپ نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ شاہ صاحب کو ٹوپی پہنا دیں چنانچہ انہوں نے ٹوپی پہنا دی ہم اجازت لے کر واپس چلے آئے اس کے بعد حضرت حافظ الحدیث کو صرف ایک مرتبہ پیر سید چراغ علی شاہ صاحب کی زیارت کا موقع ملا اور حضرت صاحب مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ وصال شریف فرما گئے۔



## مزاح لطیف

حضرت حافظ الحدیث کبھی کبھی اپنے دوستوں سے مذاق بھی فرماتے، دوست آپ کو اپنا مربی اور اور پیشوا سمجھتے لیکن آپ کبھی کبھی دوستی کے رنگ میں ہلکا ہلکا مزاح فرماتے یہ باتیں بابا احمد دین نائی نے ہمیں مورخہ 20-27-2003 کو بتائیں۔ آپ کہتے ہیں میں ہی صاحبزادگان اور طلباء کی حجامت حلق بنانے کے لئے حاضر ہوتا، ایک دفعہ حضرت محفوظ شاہ صاحب چھوٹے تھے کے ناخن تراش رہا تھا کہ ناخن کے ساتھ گوشت بھی اتر گیا وہ رونے لگے میں نے چولہے میں سے خاک لے کر ڈالی ان کی انگلی پر پتہ نہیں وہ خاک گرم تھی محفوظ صاحب کی انگلی جلی پتہ نہیں کیا ہوا وہ زیادہ رونے لگے بڑی مشکل سے چپ کروایا۔ جب انگلی دفعہ حضرت شاہ جی کی حجامت وغیرہ بنانے کے لئے گیا تو تبسم فرماتے ہوئے کہنے لگے۔ احمد دین، ساہ آندی آ: میں نے عرض کی حضور وہ کیا کرنی ہے تو آپ نے فرمایا: میرا ناخن نہیں کاٹنا اور اس پر ڈالنی ہے اور آپ ہنس رہے تھے۔

بابا احمد دین صاحب کہتے ہیں کہ میں اپنی کم عقلی کی وجہ سے کبھی کبھی حضرت صاحب کی حجامت بناتے ہوئے کٹ لگا دیتا کبھی بھی مجھے ناراض نہیں ہوتے پتہ نہیں کیوں۔ ایک دفعہ سردیوں کا موسم تھا حجامت کے لیے حاضر ہوا آپ کا یہ معمول تھا کہ (سنت رسول ﷺ کے مطابق جمعہ المبارک کو ہی خط حجامت اور ناخن ترشواتے یہ آپکا ساری زندگی معمول رہا ہے۔ داڑھی مبارک چار انگل یعنی موٹھ پوری، لبوں کو چھوٹا کرواتے، یہ آپ کا معمول تھا۔) آپ نے گھر سے چائے منگوائی مجھ سے فرمانے لگے احمد دین پہلے چائے پیو سردی ہے تمہارے ہاتھ کانپے تو مجھے زیادہ کٹ لگیں گے چائے کے ساتھ تل بھنے ہوئے گڑ میں وہ بھی منگوائے مجھے کھلاتے رہے اور ہنستے رہے کہتے تھے سردی ہے تمہارے



ہاتھ کانپے کٹ لگے مجھ پر ایسی شفقت فرماتے۔ حضرت صاحب ہمیشہ اگر کبھی مذاق فرماتے تو وہ سنت رسول ﷺ کے مطابق کہ جس میں نہ جھوٹ شامل ہوتا اور نہ ہی کسی کا دل دکھتا، جتنی شفقت مجھ پر فرماتے شاید ہی کسی پر فرماتے نہیں ہر کسی پہ آپ اتنی ہی شفقت فرماتے، میں اپنی شادی کا واقعہ سناتا ہوں۔

جب میری شادی کا پروگرام بنا تو میں نے جا کے حضرت صاحب سے عرض کی شاہ جی میری شادی ہے تو فرمانے لگے ٹھیک ہے نکاح پہلے ہو چکا تھا میں نے عرض کہ میری بارات کے ساتھ آپ بھی جائیں گے آپ نے مصروفیات کی وجہ سے کہا کہ میں نہیں جاؤں گا میں نے کہا کہ آپ نہیں جائیں گے تو میں بھی نہیں جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا تم کیوں نہیں جاؤ گے میں نے کہا میری مرضی نکاح پہلے ہو چکا ہے گھر والے جائیں گے اور اسے لے آئیں گے پھر فرمانے لگے چلو چلیں گے، آپ میری بارات کے ساتھ تھے بڑے صاحبزادے مظہر قیوم شاہ صاحب بھی ساتھ تھے لطف کی بات یہ ہے کہ میری شادی پر سب خرچ حضرت صاحب نے اپنے پاس سے کیا اور مجھ سے لیا بھی نہیں جب وہاں پہنچے تو وہاں کی بی بی بیان کہنے لگی ہائے نی مولوی کڈے ٹھلے ٹھلے نی، اس پر حضرت صاحب ہنس ہنس کے فرمانے لگے ہمیں جو مرضی کہہ لیں ہمارے احمد دینے کی شادی ہو جائے سہی، حضرت صاحب مجھ پہ بڑی شفقت فرماتے۔

### حضرت حافظ الحدیث کے تراشیدہ ہیرے

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ <sup>بھکھی</sup> شریف کے بانی حضرت قبلہ حافظ الحدیث نے اپنے ادارے سے واسطہ طلباء میں ایسا جذبہ پیدا کیا کہ وہ ہر میدان میں اپنے آپ کو منوانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور زندگی کی پر خار راہوں میں حضرت حافظ الحدیث کے تراشیدہ ہیرے ہمہ جہت (Institution) کا نام



دیتے ہیں، حضرت حافظ الحدیث کے تلامذہ کا سلسلہ وسیع اور ہمہ گیر ہے اس وسعت اور ہمہ گیری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مقتدر علماء کرام اور بزرگان دین نے آپ کے جامعہ کے فیضان کا عام کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا۔

۱۔ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، پڑھانے والے تو بہت ہیں مگر جو برکت شاہ صاحب کی تعلیم میں ہے کسی اور معلم کی تعلیم میں نہیں۔

۲۔ حکیم اہلسنت محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حافظ الحدیث کے دریائے فیض سے ایک زمانہ فیض یاب ہوا اور ان کے ہزاروں تلامذہ ان کی خدمت دین کے برہان قاطع ہیں۔

۳۔ جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بھکھی شریف جسے دور افتادہ مقام پر ایسی حسین و جمیل درسگاہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا مگر یہ حضرت قبلہ شاہ صاحب کے خلوص کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ بھکھی شریف میں یہ عظیم جامعہ تشنگان علم و معرفت کی سیرابی کا کفیل ہے۔

۴۔ مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت جلال الملت والدین نے تقریباً نصف صدی درس حدیث شریف و تفسیر سے تشنگان علم و معرفت کو سیراب کیا، آج برصغیر میں آپ کے ہزاروں شاگردوں نے ہر جگہ مراکز دینی قائم کر رکھے ہیں اور حق و صداقت کے موتی لٹارے ہیں۔

۵۔ شیخ الحدیث مولانا تقدس علی خان صاحب جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ نے فرمایا حضرت حافظ الحدیث نے اپنے جامعہ سے بہترین مدرس پیدا کئے اور مسلک حقہ کی بڑی گراں قدر خدمات انجام دیں۔

حضرت حافظ الحدیث کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے ان میں سے چند مشہور معروف تلامذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔



## تراشیدہ ہیرے

- ۱۔ استاد العلماء مولانا محمد علی پسروری رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ مولانا حافظ محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر ۸۴ سرگودھا
- ۳۔ مولانا محمد سعید نقشبندی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب داتا گنج بخش لاہور۔
- ۴۔ مولانا سید محمد عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان
- ۵۔ استاد العلماء مولانا غلام رسول نوری صاحب ملتان
- ۶۔ مولانا غلام نبی صاحب فیصل آباد۔
- ۷۔ پیر طریقت سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی پور شریف۔
- ۸۔ پیر طریقت سید افضل حسین شاہ صاحب علی پور شریف
- ۹۔ مولانا سید محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ موگ منڈی بہاؤ الدین
- ۱۰۔ مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب خطیب بری امام اسلام آباد
- ۱۱۔ مولانا ظہور احمد سیروی رحمۃ اللہ علیہ منڈی بہاؤ الدین
- ۱۲۔ مولانا سید نظام الدین شاہ صاحب مفتی آزاد کشمیر
- ۱۳۔ صاحبزادہ سید اکرام حسین شاہ صاحب بھنگالی شریف راولپنڈی
- ۱۴۔ استاذ العلماء مولانا معین الدین ڈسکہ
- ۱۵۔ مولانا حافظ محمد یوسف چشتی صاحب راولپنڈی
- ۱۶۔ مولانا سید محمد یعقوب شاہ صاحب پھالیہ
- ۱۷۔ استاذ العلماء مفتی غلام حیدر صاحب لالہ موسیٰ
- ۱۸۔ استاذ العلماء مولانا ظہور احمد رحمۃ اللہ علیہ کدھر شریف
- ۱۹۔ مولانا عبدالغفار صاحب تلمبہ ضلع ملتان
- ۲۰۔ استاذ العلماء مولانا محمد صدیق سالک سیالکوٹ



- ۲۱۔ مولانا سید غلام مرتضیٰ شاہ ضلع بنوں
- ۲۲۔ مولانا برکت علی جلالی صاحب بلوچستان
- ۲۳۔ مولانا فضل احمد صاحب بھلوال ڈسٹرکٹ خطیب اوکاڑہ
- ۲۴۔ مولانا عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ نوری للیانی سرگودھا
- ۲۵۔ مولانا محمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایم اے رکن
- ۲۶۔ صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب سجادہ نشین بھکھی شریف
- ۲۷۔ شیخ الحدیث مولانا پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب بھکھی شریف
- ۲۸۔ استاذ العلماء مولانا حافظ محمد نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین۔
- ۲۹۔ استاذ العلماء مولانا حافظ کریم بخش صاحب منڈی بہاؤ الدین۔
- ۳۰۔ استاذ العلماء مفتی اصغر علی شیخ الحدیث جامعہ ہذا۔
- استاذ العلماء مولانا ظہور احمد جلالی صاحب مانگا منڈی
- استاذ العلماء مولانا نور حسین صاحب شرپوری مدرس شرپور شریف
- مولانا صاحبزادہ عبدالجلیل صاحب مانگٹ شریف
- مولانا محمد بشیر احمد مصطفوی میرپور آزاد کشمیر
- مولانا قاری غلام رسول صاحب لاہور (دہلی)
- استاذ العلماء مولانا عبداللطیف صاحب مدرس لاہور
- استاذ العلماء قاضی عبدالرحمن صاحب مدرس لاہور
- استاذ العلماء مولانا محمد صدیق صاحب مدرس لاہور
- حضرت مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد
- مولانا معین الدین شافعی صاحب فیصل آباد
- مولانا پیر روشن شاہ صاحب انگلینڈ



- حضرت مولانا دل محمد جلالی نعیمی راجوری مقبوضہ کشمیر
- حضرت مولانا مقصود احمد صاحب خطیب دربار داتا صاحب لاہور
- مولانا سید عزیز الحسن شاہ صاحب کھیوہ
- مولانا قاضی محمد زین العابدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ پنجہ شریف خوشاب
- مولانا غلام سرور ہزاروی صوبہ سرحد
- حضرت مولانا حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈنگہ منڈی بہاؤ الدین
- مولانا حاجی محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور
- مولانا الحاج محمد شریف صاحب نقشبندی حافظ آباد
- استاذ العلماء محمد اشرف جلالی کاموٹی
- مولانا محمد سعید نقشبندی علی پور چٹھہ
- مولانا قاری عبدالرزاق صاحب حیدر آباد
- مولانا اعجاز احمد جلالی رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ
- مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیکریالی گجرات
- مولانا مشتاق احمد جلالی راولپنڈی
- مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب لاہور
- مولانا جمیل احمد صدیقی صاحب منڈی بہاؤ الدین
- مولانا محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ انگلینڈ
- مولانا حق نواز چشتی صاحب چورنڈ
- مولانا حافظ محمد امیر حمزہ صاحب گونیاں
- مولانا حافظ منور حسین جلالی صاحب سیکریالی
- مولانا بشیر احمد جلالی بہاؤ کھاریاں



- مولانا محمد فاروق صاحب لالہ موسیٰ  
 مولانا حافظ اختر حسین جلالی کھاریاں  
 مولانا قاری عطاء اللہ سرگودھا  
 مولانا محمد نصر صاحب بھکھی شریف  
 مولانا مظہر قیوم صاحب سوہا وہ بولائی  
 مولانا ظفر اقبال صاحب اسلام آباد  
 مولانا حافظ محمد سراج صاحب  
 مولانا قاری منیر احمد جلالی صاحب ملکوال  
 مولانا حافظ محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر  
 مولانا پروفیسر غلام نبی صاحب پھالیہ  
 مولانا قاری محمد یعقوب جلالی صاحب بھکھی شریف  
 مولانا حافظ محمد کامل دین صاحب واسو  
 مولانا مفتی مہر علی صاحب منڈی بہاؤ الدین  
 مولانا قاری محمد حسین رضوی صاحب اسلامک سنٹر امریکہ  
 مولانا قاری صغیر حسین جلالی صاحب منڈی بہاؤ الدین  
 مولانا گلزار احمد صاحب کوکارہ  
 مولانا بشیر احمد صاحب کوٹ اسلام

## چشمہ حضرت حافظ الحدیث کے فیوض و برکات

حضرت قبلہ حافظ الحدیث کی تدریسی مشن کے متعلق مفتی عبدالقیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ لاہور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان فرماتے تھے۔  
 پاکستان میں سے اسلاف کی یادگار اور ان کے مشن کو تابندہ رکھنے والے



شخصیات میں سے حضرت سید محمد جلال الدین شاہ اہم حیثیت رکھتے تھے قبلہ شاہ صاحب نے اپنی معذوری کے باوجود علوم اسلامیہ کو بالاستیعاب پڑھا اور پڑھایا بلکہ آپ نے فن تدریس کا ایک معیار بھی قائم فرمایا، اس لئے میرے نزدیک حضرت شاہ صاحب حضور نبی پاک ﷺ کا ایک معجزہ تھے جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف نے علماء کی صورت میں ہی پاکستان کے اہلسنت کی راہنمائی نہیں فرمائی بلکہ دور دراز مقامات پر اپنے فضلاء اور علماء کی نگرانی میں مدارس بھی قائم کئے جنکی تعداد کافی زیادہ ہے ان مدارس میں مکمل علوم اسلامیہ پڑھے اور پڑھائے جاتے ان مدارس کی فہرست بہت طویل ہے لیکن اختصار کے ساتھ چند کا ذکر پیش خدمت ہے۔

جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام بھمبر مولانا غلام رسول جلالی صاحب

جامعہ محمدیہ نظامیہ میرپور مولانا محمد بشیر مصطفوی صاحب

جامعہ جلالیہ رضویہ افشاں کالونی راولپنڈی مولانا مشتاق احمد جلالی

دارالعلوم جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام دروغہ والا لاہور مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

دارالعلوم جلالیہ رضویہ سکول محلہ منڈی بہاؤ الدین پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب

دارالعلوم جلالیہ رضویہ رانجھا ٹاؤن پھالیہ قاری سکندر حیات جلالی صاحب

دارالعلوم جلالیہ رضویہ مختار کالونی بھلوال قاری محمد نادر جلالی صاحب

دارالعلوم جلالیہ معصومیہ مظہر الاسلام جلال پور بھٹیاں حافظ محمد اصغر جلالی صاحب

جلالیہ رضویہ ریاض المدینہ ڈوگری ہریاں سیالکوٹ قاری ریاض جلالی شہید قاری

محمد اقبال جلالی صاحب

جامعہ صراط مستقیم کرباٹھ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ محمد اشرف آصف جلالی

دارالعلوم جلالیہ رضویہ تعلیم القرآن محبوبیہ مسجد محبوب کالونی سرگودھا



قاری عطاء اللہ جلالی صاحب دارالعلوم جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام جامع مسجد  
حنفیہ ظفر کالونی بلاک ایف اے (قاری محمد صدیق جلالی)

- جامعہ غوثیہ رضویہ عید گاہ کھاریاں حافظ محمد اصغر جلالی صاحب  
جامعہ رضویہ ضیاء القرآن عید گاہ ڈنگہ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب نقشبندی  
جامعہ صدیقہ انوار القرآن گجرات قاری علی محمد جلالی صاحب  
جامعہ جلالیہ کنز الایمان گوجرانوالہ بانی مولانا محمد اعجاز جلالی، حافظ بشیر جلالی  
جامعہ فاضلیہ قادریہ ملکوال بانی حاجی غلام حسین قادری، حافظ غلام محمد  
دارالعلوم جلالیہ اسلامیہ گوجرہ اڈہ مولانا حافظ محمد اقبال جلالی  
جامعہ نقشبندیہ حنفیہ رضویہ سندھ مولانا محمد حسین  
دارالعلوم منظر الاسلام پوران حافظ نذیر احمد جلالی  
جامعہ محمدیہ اہلسنت مانگا منڈی مفتی ظہور احمد جلالی  
جامعہ جلالیہ اشرف المدارس کامونگی مفتی محمد اشرف جلالی  
نجم العلوم جامعہ نوریہ جلالیہ سیکریالی گجرات قاضی محمد عبدالرحمن نقشبندی مجددی  
جامعہ جلالیہ غوثیہ نزد تٹلے عالی جلاپور حافظ منور حسین جلالی صاحب سیکریالی  
جامعہ مجددیہ جلالیہ سبزی منڈی فیصل آباد شیخ الحدیث غلام نبی  
جامعہ فاروقیہ رضویہ ہری پور ہزارہ مولانا غلام سرور جلالی صاحب ہزاروی  
جامعہ محمدیہ مشکاف سی مولانا برکت علی جلالی صاحب  
جامعہ اسلامیہ جلالیہ خان بیلہ ضلع رحیم یار خاں مولانا حسین احمد جلالی  
جامعہ اسلامیہ رضویہ مشین محلہ جہلم قاری عبدالعزیز ثاقب جلالی صاحب  
جامعہ جلالیہ رضویہ محلہ صادق آباد لالہ موسیٰ قاری محمد اسلم جلالی صاحب  
جامعہ جلالیہ رضویہ سیالکوٹ قاری نذر حسین جلالی



دارالعلوم نقشبندیہ جلالیہ منگلا کالونی مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی  
جامعہ نقشبندیہ جماعتیہ رضویہ ڈسکہ مولانا معین الدین جلالی رضوی صاحب  
جامعہ جلالیہ رضویہ گلکھڑ کھاریاں قاری محمد رضا جلالی صاحب  
مدرسہ نقشبندیہ کنز الایمان ہریہ نزد ملکوال حافظ سلطان احمد جلالی  
جامعہ جلالیہ تعلیم القرآن جلالی ٹرسٹ سسٹم آف ایجوکیشن بیگ پور گوجرانوالہ  
(حافظ محمد حمزہ الیاس جلالی صاحب۔

جامعہ غوثیہ رضویہ I/8/4 اسلام آباد پروفیسر ظفر اقبال جلالی صاحب  
جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام کراڑیوالہ خورد علامہ امجد اقبال جلالی صاحب  
جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام بھاگو قاری محمد اختر نورانی صاحب  
جامعہ حنیفہ علی المرتضیٰ چلیانوالہ اسٹیشن علامہ مشتاق احمد جلالی صاحب  
جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام ڈھلے والی سیالکوٹ قاری عبدالشکور جلالی صاحب

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی چند کرامات

۱۔ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ڈنگہ شہر میں خلیل ہسپتال کے مالک ڈاکٹر محمد اسلم صاحب کے چھوٹے ماموں جناب حاجی محمد شریف صاحب نے دو شادیاں کی۔ دونوں میں سے اولاد نہیں تھی۔ ایک بیوی فوت ہوگئی دوسری کو انہوں نے فارغ کر دیا محمد شریف کی تیسری شادی حضرت حافظ الحدیث کے ارشاد کے مطابق حافظ فضل الہی صاحب کی بھانجی سے جہلم شہر میں ہوئی نکاح حضرت صاحب نے پڑھوایا۔ دو تین سال گزر گئے اولاد نہ ہوئی ایک دن حضرت صاحب جہلم شہر میں شاندار چوک میں سرگودھا سویٹ ہاؤس کے مالک جناب محمد صدیق حلوائی کے گھر تشریف لے گئے، مولوی فضل الہی صاحب کا گھر چونکہ قریب ہی تھا اور اتفاق سے حاجی شریف صاحب



بھی وہاں موجود تھے جب حضرت صاحب واپسی کے لئے گاڑی میں بیٹھے تو محمد شریف بھی کھڑا تھا اور دل میں تھا کہ پہلے بھی دو بیویوں سے اولاد نہیں اب تیسری میں سے بھی نہیں ہے میں حضرت صاحب سے عرض کروں یا نہ کروں اس پریشانی کی کیفیت میں کھڑا تھا جب سب ساتھی حضرت صاحب سے الوداعی مصافحہ کر چکے تو حضرت صاحب نے خود ہی محمد شریف کو بلایا اور بازو سے پکڑ کر فرمانے لگے ایک دو تین چار اللہ تعالیٰ چار عطا فرمائیں گے پریشان کیوں ہوتے ہو۔ خداوند کریم نے اپنے خصوصی فضل سے حاجی محمد شریف کو اسی سال ایک بیٹے سے نوازا اگلے سال ایک اور بیٹا پیدا ہوا جب تین بیٹے پیدا ہوئے تو انکی وہ بیگم پنکھے کے اوپر گرنے اور کرنٹ لگنے سے فوت ہو گئی پھر حاجی صاحب نے ایک اور شادی کی اس میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا عطا فرمایا، اور حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق چار بیٹے پورے ہو گئے اور لطف کی بات یہ ہے کہ حاجی صاحب کے گھر تین بیٹیاں اور پیدا ہوئیں پانچواں بیٹا پیدا نہیں ہوا یعنی سات اولاد پیدا ہوئیں۔

۲۔ مولانا غلام حیدر صاحب لالہ موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں بیٹوں محمد عابد اور محمد زاہد کی شادی کی دونوں نہایت ہی خوش و خرم زندگی بسر کر رہے تھے زاہد اولاد جیسی نعمت سے مالا مال تھا، خداوند کریم نے اپنے خاص فضل و کرم سے اسے بیٹے جیسی دولت سے مالا مال کر رکھا تھا جب کہ محمد عابد کے مقدر میں اولاد جیسی نعمت نہیں تھی تین سال گزرے ہم نے ڈاکٹروں وغیرہ سے رجوع کیا تو انہوں نے جواب دے دیا ایک دن میں نے حضرت حافظ الحدیث کی خدمت عالیہ میں عرض کی کہ یا حضرت میں نے دونوں بیٹوں کی شادی اکٹھی کی تھی ایک تو اولاد میں کھیل رہا ہے جب کہ دوسرا اولاد سے محروم



ہے آپ نے ارشاد فرمایا دیر سے آئے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کرم فرمائیں گے مجھے حضرت حافظ الحدیث کا دیر سے آنا ارشاد فرمانا سمجھ نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے خصوصی کرم فرمایا۔ میرے بیٹے کے گھر نو ماہ کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ الحدیث کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو حقیقت کا رنگ عطا فرمایا اور میرا بیٹا باپ بن گیا ادھر بیٹا پیدا ہوا ادھر میری بہو داعی اجل کو لبیک کہہ کر وفات پا گئی اب مجھے احساس ہوا۔ کہ آپ نے کیوں ارشاد فرمایا تھا کہ دیر سے آئے ہو مجھے تو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جسے میری التجاؤں کو سن کر خاص طور پر حضرت حافظ الحدیث نے اپنے خالق و مالک سے میری بہو کی زندگی لی تھی اور جب میری التجاؤں کو حقیقت کا رنگ ملا تو میرے مولا کریم نے میری بہو کی زندگی واپس لے لی۔

۳۔ یہ واقعہ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نذیر احمد جلالی مدرس بھکھی شریف بیان فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ بار بار یہ واقعہ پیش آیا کہ بارش کے موسم میں کپچڑ کی وجہ سے گلیوں میں چلنا مشکل ہوتا ہے لیکن میں حیران ہو جاتا کہ حضرت حافظ الحدیث پہلے سے بھی تیز چلتے میں عرض کرتا کہ یا حضرت کپچڑ ہے فرماتے خیر ہے۔

ایک دفعہ بہت زیادہ کپچڑ تھا اس وجہ سے پھسلن بھی زیادہ تھی، باوجود ظاہر معذوری کے آپ کو میرا ہاتھ تھام کے چلنا چاہے تھا لیکن میں آپ کا ہاتھ تھام کے چل رہا تھا آپ کا ہاتھ مبارک تھامے ہوئے بھی پھسل گیا آپ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا۔ اے دی تلکن لگا ہو یا اس۔ صحیح بات ہے مجھے وہ پھسلنا پھول گیا، مجھے کچھ اور ہی نظر آیا جو بیان سے باہر ہے گھر جا کر فرمایا، یہ گڑ کھا لے وہ گڑ کھایا تھا اور مجھ پر آج تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے ان کی حفاظت



.....  
میں ہوں اور اس وقت سے لیکر آج تک مجھے کوئی بڑی بیماری نہیں لگی۔

۴۔ جناب مولانا مفتی غلام رسول صاحب لالہ موسیٰ بیان فرماتے ہیں کہ میں سرگودھا میں لیکچرار تھا میرے ایک دوست شیخ محمد عبداللہ تھے جو سول جج تھے پرانی سی سائیکل پر مسجد آتے، متشرع اور دیندار انسان تھے ایک دن میں نے ان سے کہا کہ آپ اتنے بڑے منصب پر ہیں اور اتنی سادہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ کہنے لگے میں پاکپتن میں سول جج تھا انہی دنوں وہاں ایک حافظ قرآن عبدالکریم تھے جنہیں بے گناہ قتل کر دیا گیا۔ ۱۹۵۷ء کا سال میری زندگی میں انقلاب لایا، حافظ قرآن عبدالکریم کو قتل کئے جانے کے اڑھائی ماہ بعد ہمیں حکم ہوا کہ پوٹھارٹم کیا جائے جب ہم تمام عملہ کے ہمراہ قبر پر پہنچے تو میرا خیال تھا کہ بدبو سے دماغ سن ہو جائے گا یا اندر ہڈیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ملے گا مگر جب ہم نے مٹی پیچھے ہٹائی تو میں نے دیکھا کہ حافظ صاحب قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے ہیں میں نے حیرت ناک اور سبق آموز منظر دیکھ کر دل میں توبہ کی اور نصیحت پکڑی کہ آئندہ نہ رشوت لونگاہ نہ داڑھی منڈاؤں گا نماز کی پابندی کروں گا اس کے بعد شیخ محمد عبداللہ صاحب فرمانے لگے کہ میرے مقدر نے یاوری کی اور ایک رات میں سو رہا تھا کہ میری قسمت جاگ اٹھی خواب میں ایک نہایت ہی نورانی صورت والے بزرگ ملے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تو نے توبہ کی ہے تجھے بشارت ہو کہ تیری توبہ قبول ہوگئی میں نے عرض کی یا حضرت آپ کا نام نامی اسم گرامی کیا ہے تو فرمانے لگے میرا نام سید محمد جلال الدین شاہ ہے <sup>بھکھی</sup> شریف کا رہنے والا ہوں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت حافظ الحدیث کتنے بلند مرتبہ ہیں۔

۵۔ یہ واقعہ غلام رسول پہاڑیہ بیان کرتا ہے کہتا ہے کہ حضرت صاحب



نے پیغام بھیجوا یا کہ غلام رسول آج شام جیہ گاؤں میں جانا ہے تیار رہنا، میں اس وقت تانگہ چلاتا تھا میں نے عرض کی کہ آج گھوڑا تھکا ہوا ہے آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں ہم عصر کے وقت یہاں سے چلے حضرت حافظ الحدیث منشی عطاء محمد ایک جیہ گاؤں کا کوئی قریشی تھا اور طالب علم ساتھی تھا، ہم براستہ روئے والی پٹی جیہ گاؤں کی طرف جا رہے تھے راستے میں نہر کے کنارے ہی مسجد آتی ہے حضرت صاحب فرمانے لگے یہاں نماز پڑھ لیں بارش یا آندھی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ حضرت صاحب کے وضو کرنے اور نماز پڑھنے تک اتنی زیادہ بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اندھیرا بھی بہت زیادہ تھا اب پانی کی وجہ سے راستے کا بھی کوئی پتہ نہیں تھا۔ میں بہت زیادہ پریشان تھا کہ میرا گھوڑا بھی مر رہا تھا۔ اگر اس نے حضرت صاحب کو گرا دیا تو کیا ہوگا۔ بارش کچھ کم ہوئی حضرت صاحب تانگے میں تشریف لائے تو میں نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ ابھی جیہ گاؤں کم از کم دو میل دور ہے اور گھوڑا بدک اور ضد کر رہا ہے تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جانا تو ضروری ہے تم ایسا کرو کہ گھوڑے کی راسیں چھوڑ دو اور آنکھ بند کرو، ہم سب نے آنکھیں بند کی تھوڑی دیر کے بعد ہم تانگے سمیت جیہ گاؤں میں تھے حضرت صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ کسی کو بتانا نہیں اور میں ساری زندگی اس بات کو نہیں سمجھ سکا کہ آتے ہوئے جیہ گاؤں سے اس مسجد تک ایک گھنٹہ لگے اور جاتے ہوئے پانچ منٹ بھی نہ لگیں۔ یہ سب حضرت صاحب کا کمال ہے۔ اور آپ کی زندہ جاوید کرامت ہے۔

۶۔ یہ واقعہ راقم الحروف (راجہ محمد مظہر حسین جلالی) کے والد ماجد حوالدار

غلام حسین صاحب کا ہے۔ آپ فوج سے ریٹائرڈ ہو کر آئے کچھ عرصہ کے بعد گھریلو حالات سے تنگ آ کر ۱۹۸۳ء میں کراچی چلے گئے لیکن وہاں بھی ملازمت



.....  
 نہ ملنے اور زاد راہ ختم ہونے پر گھر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے اسی دوران  
 آپ کو پتہ چلا کہ اسٹیل مل میں عارضی آسامیوں پر بھرتی ہو رہی ہے آپ وہاں  
 بھرتی ہو گئے آپ نے خط لکھا کہ اگر حضرت حافظ الحدیث پیر کرم شاہ صاحب  
 بھیرہ والوں سے سفارسی خط لکھوا دیں تو میں مستقل بھرتی ہو سکتا ہوں کیونکہ  
 پاکستان اسٹیل مل کا چیئر مین حق نواز اختر پیر کرم شاہ کا مرید خاص ہے۔ میری  
 والدہ وہ خط لے کر گھر گئیں دوپہر کا وقت تھا حضرت صاحب گھر تشریف لائے،  
 حضرت مائی صاحبہ میری والدہ صاحبہ سے فرمانے لگیں کہ حضرت صاحب کو کھانا دو  
 جب حضرت صاحب کھانا چکے تو حضرت مائی صاحبہ نے عرض کی کہ شاہ جی یہ  
 فاطمہ بی بی آئی ہے اور یہ عرض کرتی ہے کہ میرے خاوند کو یہ مسئلہ ہے آپ کرم  
 شاہ کو لکھیں وہ سفارش کریں اس کا بندہ بھرتی ہو جائے گا آپ نے ارشاد فرمایا  
 پیر کرم شاہ صاحب سے رویت ہلال کے مسئلہ پر ہمارا اختلاف ہے اب اگر میں  
 یہ لکھوں تو وہ کہے گا کہ چاند کے مسئلے پر اختلاف کرتے ہیں اور سفارش کرواتے  
 ہیں یہ فرما کر حضرت حافظ الحدیث منہ پر اپنا سفید رومال رکھ کر آرام فرمانے لگے  
 دس منٹ کے بعد حضرت مائی صاحبہ سے دریافت کیا آج دن کیا ہے تاریخ کیا  
 ہے، حضرت مائی صاحبہ نے بتایا تو فرمانے لگے۔ کرم شاہ کی سفارش کی ضرورت  
 نہیں اللہ ویسے ہی مہربانی کرے گا۔ اور اللہ کے فضل اور آپ کی دعا سے اس  
 وقت کے وزیر اعظم محمد خاں جو نیجوانے گیارہ آدمیوں کے مستقل ہونے کے آڈر  
 کئے جن میں ایک میرے والد صاحب بھی شامل تھے۔ یہ آڈر ۸۴ء ۸-۲۹ کو  
 ہوئے قبلہ والد صاحب فرماتے ہیں کہاں وزیر اعظم محمد خاں جو نیجوانے کہاں بھکھی  
 شریف کا حوالدار غلام حسین، یہ سب حضرت حافظ الحدیث کی کرامت اور دعا کا  
 نتیجہ ہے آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ دوران ملازمت لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا



.....  
 ہوتا ہے مجھے کبھی بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی کیونکہ میرے سائیں زندہ ہیں۔

۷۔ یہ بات غلام محمد ترکھان کپڑا فروش صاحب نے بتائی، کہ ہمارا ایک رشتہ دار مستری غلام نبی دیوبندی چک نمبر ۶ سے آیا اس کے گھر ہمارے ماموں کی بیٹی تھی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھا کسی نے فیصل آباد کسی حکیم کا بتایا وہ تیار ہو کے آیا کہ فیصل آباد حکیم کے پاس جاؤں گا میں اسے حضرت حافظ الحدیث کے پاس لے گیا جب ہم نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ یا حضرت غلام نبی کے گھر میرے ماموں کی بیٹی ہے اور اولاد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرف خیال ہے اس طرف بھی جاؤ اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں گے۔ جب باہر نکلے تو میں نے کہا غلام نبی تم حکیم کو چھوڑو، گھر چلے جاؤ اگر نو ماہ کے بعد آپ کے گھر اولاد ہوئی تو سمجھنا حضرت حافظ الحدیث کی دعا سے ہوئی ہے۔ اگر نہ ہوئی تو سمجھنا کہ یہ سب کچھ بھی نہیں۔ وہ ماں گیا ٹھیک نو ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر بچی دی پھر بچہ پیدا ہوا۔ حضرت صاحب کی یہ کرامت اور دعا کا نتیجہ دیکھ کر غلام نبی مستری نے دیوبندیت سے توبہ کی اور پکا اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی مسلک سے منسلک ہو گیا اور حضرت صاحب کا بیعت ہوا، الحمد للہ اب بھی حیات ہے۔

۸۔ یہ بات ماسٹر محمد افضل صاحب عقلا نہ فرزند ارجمند جناب صوفی محمد خاں صاحب نے بیان فرمائی کہ آج سے پچیس سال پہلے میں اپنے ڈیرے پر کام کر رہا تھا کہ پاؤں پر معمولی خراش آگئی اور خون بہنے لگا کافی کوشش کی لیکن خون نہ رکا آخر تک آکر میں گاؤں آ گیا دوسرے دن پاؤں میں ورم آیا پاؤں خراب ہوتا گیا حتیٰ کہ میں چلنے پھرنے سے محروم ہو گیا، پاؤں کے اس زخم میں پیپ پیدا ہو گئی تقریباً ۱ سال میں نہ چل سکتا تھا نہ کوئی اور کام کر سکتا آخر پھالیہ



ڈاکٹر نذیر کے پاس لے گئے اس نے ایکسرے وغیرہ کیا اور کہا کہ اندر زخم میں کوئی چیز نہیں صرف زخم خراب ہو گیا ہے اس کا اپریشن کرنا پڑے گا تم کل یا پرسوں آ جاؤ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ جب گھر آئے تو حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپریشن کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے آپ نے دعا فرمائی اور آپ کے دعا فرمانے کے تیسرے دن میں گھر کے باہر سے واپس آ رہا تھا کہ ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی چیز اس زخم سے ٹکراتی ہے جب گھر جا کے دیکھا تو ڈیڑھ انچ لمبا جوار کا چھلکا تھا، جو میں نے نکالا اس کے بعد مجھے آرام آ گیا پھر مجھ سے ڈاکٹر ظفر نے پوچھا تم آئے کیوں نہیں تو میں بتایا کہ حضرت حافظ الحدیث نے یہ دعا فرمائی تھی اور چھلکا نکلنے سے میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ ڈاکٹر ظفر صاحب (یہ ڈاکٹر نذیر کے پاس ہوتے تھے) کہنے لگے کہ یہ کام دعا سے ہی ہونا تھا ہمارے بس کی بات نہیں تھی کیونکہ چھلکا تو شریان میں تھا اور ہم نے زخم کی صفائی کرنی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے منہ سے نکلی ہوئی دعا سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

۹۔ حضرت مولانا برکت علی جلالی صاحب مدرسہ بحر العلوم بلوچستان بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ چھٹیوں میں میں حاصلانوالہ میں پڑھنے کے لئے گیا تو میرا وہاں مستقل رہنے کا پروگرام بنا، رمضان المبارک کی چھٹیوں میں حاصلانوالہ سے کراچی جانے لگا تو میں نے اپنی ایک کتاب جو وہاں پڑھ رہا تھا چادر میں لپیٹ کر استاد صاحب کو دی کہ چھٹیوں کے بعد آ کر سبق شروع کروں گا جب رمضان المبارک کی چھٹیوں گزار کر کھکھی شریف آیا تو حضرت حافظ الحدیث سے اجازت مانگی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ حاصلانوالہ والے استاد صاحب کو لالہ موسیٰ والوں نے بطور مدرسہ مدعو کیا ہے وہ تو وہاں جا رہے ہیں میں نے عرض



کی کہ ان کے زیارت کے لئے تو جاؤں آپ نے فرمایا ان کی زیارت بھی کرو اور آتے ہوئے اپنی کتاب بھی لیتے آنا یہ سن کر میں اتنا شرمندہ ہوا کہ جن سے یہ بات چھپائی ان کو پہلے ہی پتہ تھا یہ کرامت دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ جن کے پاس ہوں یہ ولی کامل ہیں ان کو قدموں میں رہتے ہوئے مجھے کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

۱۰۔ مولانا برکت علی جلالی صاحب بلوچستان بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم ”شرح تہذیب“ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ رہے تھے تو آپ ہمیں تکرار کی زیادہ تاکید فرماتے ہماری جماعت میں کچھ ساتھی تکرار میں سستی کرتے تھے آپ پوچھتے کہ تکرار بھی کرتے ہو کہ نہیں تو ساتھی کہہ دیتے کہ جی ہاں تکرار کرتے ہیں۔ ایک دن آپ نے پوچھا تو ساتھیوں نے کہا کہ ہاں جی! آپ نے انتہائی غصہ میں فرمایا اتنی تو تکرار کر لیا کروں کہ جھوٹ تو نہ بنے تو میں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا اور ساتھیوں کو کہا کہ آپ اپنے کو ظاہر ہی کر دانا تھا، تکرار بھی نہیں کرتے اور جھوٹ بھی بولتے ہو۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت ولی اللہ ہیں اسلئے ان کے سامنے دل کو سنبھال کر بیٹھنا پڑے گا۔

۱۱۔ مولانا برکت علی جلالی صاحب بلوچستان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حافظ الحدیث کا پروگرام ملتان شریف جانے کا بنا میں بھی اتفاقاً اپنے گھر جانے کے لئے تیار تھا <sup>بھکھی</sup> شریف سے لاہور تک میں بھی حضرت صاحب کے ساتھ آیا، لاہور جب جی ٹی ایس کے اڈے پر آئے بہت زیادہ رش کی وجہ سے ٹکٹ نہ مل سکی حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ آپ جائیں اور ملتان شریف کے ساتھیوں کو کہہ دینا کہ ہم نہ آسکیں گے۔ حضرت حافظ الحدیث اور منشی عطا محمد صاحب دربار شریف حضرت داتا گنج بخش صاحب تشریف لے



آئے جب حضرت صاحب اڈے سے واپس ہوئے تو اڈا اور بس اور وہاں کی سر زمین کھانے کو دوڑنے لگی منشی عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا برکت علی ہوراں کتھے جاناں اے اوناں وی واپس ہوناں اے، شاہ صاحب ابھی بمشکل دربار شریف ہی پہنچے ہونگے کہ میں بھی پہنچ گیا۔

۱۲۔ یہ بات مولانا نور حسین جلالی فیروز والا صاحب نے بیان فرمائی کہ ۱۹۷۱ء جنگ کے دنوں کی بات ہے کہ رات کو جامعہ سے باہر رہنے پر پابندی تھی میرا گاؤں چونکہ باڈر کے قریب تھا اس لئے اضطراب کی کیفیت کے پیش نظر کسی کو اطلاع دیے بغیر اڈے پر جا کر رات دس بجے ریڈیو پر خبریں سنکر آتا ایک دفعہ خبروں میں بتایا گیا کہ امرتسر سائیڈ پر شتاب گڑھ بارڈر پر ہندوستان کی ایک چوکی پاکستان کے قبضے میں آگئی ہے میں نے سمجھا کہ وہاں ضرور لڑائی ہوئی ہوگی اور ہمارا گاؤں بھی اس کی لپیٹ میں آیا ہوگا، صبح جا کر پتہ کروں گا، اسی بے چینی اور پریشانی میں واپس آیا حضرت حافظ الحدیث کے دروازے کے سامنے سے دوڑ کر گزر رہا تھا کہ آپ نے آواز دی مولوی نور حسین یہ آواز سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، پہلی پریشانی تو تھی ہی لیکن اب مزید فکر ہوئی کہ اس وقت تک جامعہ سے باہر رہنے کی وجہ سے آپ ناراض ہونگے میں ڈرتا ڈرتا حاضر خدمت ہوا تو دیکھا آپ اکیلے کھڑے ہیں ذرا سے سخت لہجے میں فرمایا اس وقت تک کہاں تھا میں نے صورت حال عرض کی تو فرمانے لگے پریشانی والی کوئی بات نہیں لڑائی کے بغیر ہی دشمن چوکی چھوڑ کر بھاگ گیا ہے یہ فرما کر آپ گھر تشریف لے گئے اور میری ساری پریشانی دور ہوگئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری پریشانی دور فرمانے کے لئے یہ ساری تکلیف فرمائی ہے۔ کیا یہ فرمانا کہ دشمن لڑائی کے بغیر ہی چوکی چھوڑ کر بھاگ گیا ہے نور حسین مولوی نام لے کر آواز دینا یہ



کرامتیں نہیں تو اور کیا ہے۔

۱۳۔ مولانا علامہ نور حسین جلالی صاحب فیروز والا بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ محترمی و مکرمی حکیم ندیہ حسین صاحب آف دانہ ضلع سیالکوٹ حاضر خدمت ہوئے میں بھی حاضر خدمت تھا دوران گفتگو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں نماز میں آنکھیں بند کرنے سے زیادہ سرور آتا ہے جب کہ یہ خلاف سنت ہے اگر آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے میں سرور ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنکھیں بند کر کے نماز ادا فرماتے۔ جب حکیم صاحب اجازت لے کر اٹھے تو میں الوداع کہنے کے لئے لاری اڈے تک گیا تو مجھے کہنے لگے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے والی بیماری مجھ میں ہے کیا تو نے بتایا تھا میں نے کہا کہ مجھے تو علم ہی نہیں کہ آپ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھتے ہیں نیز حکیم صاحب کے متعلق حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا تھا کہ مزارات سے حکیم صاحب کو جو کچھ حاصل ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔ کیا ایک آدمی ظاہری بینائی سے محروم ہے اسے کیسے پتہ چلا ہوگا کہ یہ آدمی آنکھیں بند کر کے نماز پڑھتا ہے۔ ولی کامل اور صاحب کرامت ہی اصلاح کے لئے باتیں کر سکتا ہے اسی کو تو کرامت اولیاء کہتے ہیں۔

۱۴۔ آپ کے ایک خادم مولانا محمد اسلم جلالی صاحب خطیب بھنگواں نزد نوشہرہ ورکاں بیان کرتے ہیں کہ دوران تعلیم شیخ کی جستجو ہوئی حضرت حافظ الحدیث اور ایک بزرگ کی طرف میلان تھا مگر کسی ایک کو ترجیح دینے میں تردد تھا ایک رات خواب میں ایک بہت بڑے بزرگ کی حاضری میں دیکھتا ہوں استفسار پر معلوم ہوتا ہے کہ صدر مجلس مجددین و ملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی ہیں آپ کے دائیں طرف حضرت حافظ الحدیث بیٹھے ہیں اور بائیں جانب وہ دوسرے بزرگ بیٹھے ہیں یکا یک اعلیٰ حضرت نے میرا نام لیکر اور



حضرت حافظ الحدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب تو ہمارے دولہا ہیں آنکھ کھلی تو دل میں خواب کے واقعہ کی لذت و مسرت موجود تھی۔

حدیث پاک کا سبق پڑھ کر ساتھی اٹھنے لگے تو حضرت حافظ الحدیث نے بازو سے پکڑ کر مجھے بٹھایا اور مجھے فرمایا کہ محمد اسلم رات کا خواب میری زندگی میں کسی کو نہ بتانا حالانکہ میں نے آپ کو اس خواب سے مطلع بھی نہیں کیا۔ میں سوچنے لگا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا پھر پتہ چلا یہ ہی بزرگوں کی کرامتیں ہیں۔

۱۵۔ حاجی محمد بخش صاحب گوڑھا ہاشم جو متقی اور تہجد گزار مرد تھے فرماتے تھے کہ حضرت حافظ الحدیث کے وصال کے بعد میں حج کی ادائیگی کے لئے گیا تو مکہ شریف مدینہ شریف میدان عرفات میں حج کی ادائیگی کے ارکان گنبد خضراء کے سامنے حضرت حافظ الحدیث کو حاضری دیتے ہوئے دیکھا یہ بھی نہیں کہ مجھے کوئی غلطی ہوئی ہو۔ میں یہاں پاکستان میں کئی دفعہ حضرت حافظ الحدیث کی زیارت سے مستفیض ہو چکا تھا۔ وہاں دیکھا تو یہ سوچا کہ حضرت صاحب کا تو وصال ہو چکا ہے لیکن بعد میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم حضور نبی کریم ﷺ کے لطف و کرم اولیاء کاملین سے ربط و تعلق تقویٰ اور پرہیزگاری ذکر و فکر کی کثرت سے حضرت حافظ الحدیث کو وہ مقام ملا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑی کرامتیں آپ کو عطا فرما سکتا ہے۔

۱۶۔ مولانا محمد اکرم نقشبندی سیالکوٹی مقیم شارجہ نے استاد العلماء علامہ محمد نواز صاحب نقشبندی دامت برکاتہم سے یہ روایت سنی اور بمشکل حضرت حافظ الحدیث سے تصدیق بھی کی کہ درسیات کے مشہور محقق و مصنف اور عظیم صوفی حضرت میر سید سند شریف رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۸۱۶) آپ کی مشہور تصنیف نحو میر، علم نحو میں پہلی درسی



کتاب مانی جاتی ہے حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ جب میں علم صرف پڑھ چکا تو نحو کی ابتداء کی تو حضرت میر سید سند شریف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے حالت بیداری میں ملاقات ہوئی اور بیداری کے عالم میں ان سے علم نحو حاصل کیا۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اپنے سلسلہ کے مشائخ سے فطری مناسبت تھی۔

۱۷۔ یہ واقعہ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب قاضی آزاد کشمیر نے بیان کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۱۹۵۸ء میں فیصل آباد جامعہ رضویہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمانے کے لئے تشریف لے گئے بندہ بھی ہمراہ تھا بعد از جلسہ وزیر آباد میں دوہ قرآن مجید میں شرکت کے لئے حضرت علامہ شیخ القرآن سے اجازت درکار تھی ٹرین کے سفر کے دوران ہی نماز ظہر کی ادائیگی کے متعلق عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ جس نے واقع ہی نماز پڑھنی ہو اس کے لئے ٹرین رک جاتی ہے یہ ارشاد فرمانا تھا کہ ٹرین صحراء میں رک گئی آپ نے فرمایا ٹرین تو رک گئی ہے اب نماز پڑھ لیں بندہ نے جائے نماز ڈال کر عرض کی آپ اس پر نماز پڑھیں اور بندہ نے بھی نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو تھوڑی دیر کے بعد ٹرین چل پڑی، اب بندہ نے پھر عرض کی کہ اگر ٹرین پورے وقت نماز میں نہ رکے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا جس نے صمیم قلب سے نماز پڑھنی ہو اس کے لئے سنت مطہرہ کے مطابق اسباب مہیا ہو جاتے ہیں بصورت دیگر گاڑی میں نماز پڑھ لے اور پھر اس نماز کا اعادہ کرے اسی طرح نماز عصر کے وقت بھی ٹرین پانچ منٹ کے لئے بغیر اسٹیشن کے رک گئی، حضرت حافظ الحدیث نے نماز ادا فرمائی اور میں نے بھی نماز پڑھ لی بعد میں آپ اپنے اوراد میں مشغول ہو گئے اور میں سوچنے لگا کہ یہ اتفاق تھا یا حضرت حافظ الحدیث کی کرامت مجھے سوچ آئی کہ دونوں مرتبہ عین نماز کے وقت آپ نے جیسے فرمایا کہ جس نے نماز



پڑھنی ہوٹریں رک جانی ہے تو ٹریں کیوں رکی..... اسے کرامت کہتے ہیں۔

۱۸۔ آپ کے خادم مولانا محمد حسین جلالی صاحب خطیب سدا ضلع منڈی بہاؤ الدین فرماتے ہیں کہ میرا گاؤں کھڈ برہمناں کوٹلی آزاد کشمیر ہے بھکھی شریف میں تعلیم کے دوران ایک دفعہ گھر سے واپس بھکھی شریف آ رہا تھا پہاڑ کی بلندی پر ایک ہی راستہ تھا جس پر ہم چل رہے تھے میرے ساتھ میرا چھوٹا بھائی بھی تھا کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ کی کھائی کی طرف سے ایک آدمی آیا اور مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ بھکھی شریف پڑھتے ہیں میں نے کہا کہ ہاں تو وہ کہنے لگا کہ حضرت حافظ الحدیث کو صرف مولوی نہ سمجھنا، ہم اس کھائی کو بغور دیکھنے لگے اور سوچتے رہے کہ اس طرف سے کسی انسان کے آنے کی توقع کرنا بعید از قیاس ہے وہاں سے جہاں سے وہ آیا تھا بالکل سیدھا اور سپاٹ پہاڑ ہے وہ جو کوئی بھی تھا انسان یا جن ہمارے حضرت صاحب کی عظمت و بزرگی ہمارے دل میں بڑھا گیا اور ہمیں سخت متحیر کر گیا۔

۱۹۔ حضرت حافظ الحدیث کے مرید اول مولانا سید علی حیدر شاہ صاحب چک نمبر ۸ گھوڑ پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بیان فرماتے ہیں کہ میں نے گاؤں میں زمین خریدی اس وجہ سے کچھ لوگوں سے میرا جھگڑا ہو گیا اور وہ لوگ مجھ سے انتقام لینے کے لیے بیتاب ہو گئے آخر ایک دن وہ لوگ مسلح ہو کر میرے گھر آ گئے اور میرے کمرے میں داخل ہو کر مجھے زد و کوب کرنے لگے اور میں نے مدد کے لئے حافظ الحدیث کو یاد کیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت حافظ الحدیث نے مجھے گھیرے میں لیا ہوا جو بھی وار کرتا ہے آپ اپنے بازوؤں پر روکتے ہیں اور ان شر پسندوں کو باہر دھکتے ہیں بالآخر وہ بھاگ گئے اور مجھے نقصان نہ پہنچا سکے، امداد اس کو کہتے ہیں ظاہری حیات مبارک کے بعد بھی اگر مدد کے لئے پکارا جائے تو



ولی کامل مدد کو پہنچ جائیں تو کیا اس کو کرامت نہیں کہنا چاہیے۔

۲۰۔ آپ کے مخلص مرید اور خادم صوفی غلام قادر دتوانہ <sup>بھکھی</sup> شریف بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی زندگی میں ہر روز حاضری دیا کرتا کبھی بھی ناغہ نہیں کرتا تھا لیکن آپ کے وصال فرما جانے کے بعد کچھ سستی ہو گئی ایک رات میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا میں سو رہا تھا اور میری قسمت جاگ اٹھی میں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دیدار سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا غلام قادر اتنی جلدی ملاقات کا وقت بھول گئے اس کے بعد بارش ہو آندھی طوفان ہو میری صحت جیسی مرضی ہو میں نے دربار شریف حاضری سے کبھی ناغہ نہیں کیا۔

۲۱۔ یہ بات علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی میر پور آزاد کشمیر بیان فرماتے ہیں کہ جب میں تیسرے سال میں پڑھ رہا تھا ایک دن دوپہر کے وقت حاضر خدمت ہوا آپ بیٹھک میں تشریف فرما تھے تھوڑی دیر خیر و عافیت اور اسباق کے متعلق دریافت کیا پھر فرمایا کہ مولوی محمد دین صاحب جیہ والے باہر گئے تھے انہیں بلا لاؤ، بندہ حسب الحکم گیا، مسجد شریف کے ساتھ والے طلباء کے کمروں اور ادھر ادھر دیکھ کر جلد ہی واپس آ گیا، اور گزارش کی کہ مولوی صاحب نہیں ملے اور نہ ہی کہیں نظر آئے ہیں، اس پر قبلہ حضرت حافظ الحدیث نے میرا بازو پکڑا اور کمرے کی دہلیز پر کھڑا کر کے مجھے ارشاد فرمایا کہ مسجد کے ساتھ ملحق تین نمبر غسلخانہ دیکھو جب بندہ نے دیکھا تو مولوی صاحب کھڑے ہو کر ازار بند باندھ رہے تھے کیفیت بیان کی تو فرمایا جاؤ اب باہر نکل چکے ہو گئے بلا لاؤ میں گیا مولوی صاحب کو بلا لایا مگر اس کے بعد حضرت قبلہ حافظ الحدیث کے رخ مبارک کی طرف دیکھ کر یہ سوچتا رہا کہ آپ نے ظاہر بینائی نہ ہونے کے باوجود دیکھ لیا اور میں نہ دیکھ سکا۔ مولوی صاحب کو رخصت کرنے کے بعد



.....  
 ارشاد فرمایا کہ تمہاری نظر مجھ سے زیادہ نہیں دیکھ سکتی مگر یہ بات کسی کو نہ بتانا۔  
 حضور قبلہ عالم سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری حضرت حافظ الحدیث کو حکم فرمایا کہ آپ پڑھایا کریں اور باطنی نظر سے دیکھ لیا کریں۔ میں حیران اور ششدر رہ گیا کہ بار بار ذہن میں یہ الجھن آتی رہی آخر کار چند دنوں کے بعد استاذ الاساتذہ مولانا الحاج محمد نواز صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت قبلہ شاہ صاحب بزرگ ہیں بزرگ ظاہری آنکھیں نہ ہوتے ہوئے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ تم حسب الارشاد کسی کو نہ بتانا، اپنے مرشد کامل کی دعا خود ولی کامل اللہ تعالیٰ کی عطا رسول پاک ﷺ کی خصوصی شفقت ہو تو غلسخانے میں مولوی صاحب کو دیکھ لینا کوئی بڑی بات نہیں آپ تو پتہ نہیں کیا کیا مشاہدے فرماتے ہونگے لیکن میرے خیال میں اس سے بڑی بھی کرامت ہوتی ہوگی۔

۲۲۔ یہ بات حضرت علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی ضلع میر پور آزاد کشمیر بیان فرماتے ہیں کہ ایک سال مدرسہ میں نئے طالب علم بہت زیادہ آ گئے جس کی وجہ سے چار پائیاں کم ہو گئیں میری چار پائی استاد صاحب نے کسی اور کو عنایت فرمادی شکایت کرنے کی نیت سے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا، حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے دیکھ کر فرمایا آج کسی سے لڑ بھڑ کر تو نہیں آئے میرے کچھ عرض کرنے سے پہلے حضور قبلہ حضرت حافظ الحدیث تشریف لائے اور ارشاد فرمایا لڑ کر تو نہیں آیا اس کی چار پائی استاد صاحب نے کسی اور طالب علم کو دے دی ہے۔ جھل ککڑ، شکایت کرنے آیا ہے مگر مجھے علم تھا میں نے پہلے انتظام کیا ہوا ہے۔ محمد مظہر قیوم (حضور سجادہ نشین دامت افضالہم) کی چار پائی کا میں نے کہا تھا کہ دھلا دو، وہ سوتر کی بنی ہوئی ہلکی پھلکی اور نئی ہے مائی صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ میں نے اچھی طرح دھلائی ہے اور اب تک وہ سوکھ چکی ہے، حضرت حافظ



الحديث نے فرمایا محمد مظہر قیوم کہاں ہے حضرت صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں اس پر آپ نے ارشاد فرمایا ایک تکیہ اٹھا لو اور دوسرا چار پائی اور نظام الدین شاہ کے کمرہ میں ڈال کر اوپر کھیس بچھا کر آنا، اب تو ہمارے گھر کی چار پائی ہے جب تک پڑھتا رہے گا استاد صاحب اس سے چار پائی لے کر کسی کو نہ دیں گے۔ چار پائی لے کر واپس آتے ہوئے خوش تو تھا ہی مگر ذہن خاصی دیر سوچتا رہا کہ مدرسہ میں سے کوئی بھی مجھ سے پہلے ادھر نہیں آیا تو حضرت حافظ الحدیث کو کیسے علم ہو گیا کہ نظام الدین شاہ کی چار پائی استاد محترم نے کسی اور کو لے کر دی پھر معاً حضرت استاذ العلماء کے الفاظ یاد آئے کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت ولی ہے اور صاحب کرامت بزرگ ہر طرح کا تصرف رکھتے ہیں۔

۲۳۔ یہ بات سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی ضلع میر پور آزاد کشمیر نے بیان کی آپ فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کے ایک مرید اور خادم صوفی غلام قادر دتوانہ کی والد صاحبہ مدرسہ کے قریب رہتی تھیں بہت نیک اور طلباء سے محبت کرنے والی تھیں ہم طلباء عموماً ان کے گھر سے لسی لاتے اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا اور حضرت قبلہ شاہ صاحب کے در دولت پر نہ جا سکتا تو مائی صاحبہ دودھ بھی دے دیتیں۔

ایک سال علاقہ میں بھینسیں بیماری سے مرے لگیں۔ رات کو ٹھیک ٹھاک تندرست چھوڑ کر لوگ گھر آتے صبح جا کر دیکھتے مردار ہو چکی ہوتی، مائی صاحبہ نے بندہ کے ذمہ لگایا کہ حضرت صاحب سے کوئی چیز دم کروا کے لاؤں تا کہ بھینسیں اس ناگہانی بیماری سے محفوظ رہیں۔ بندہ عصر کے وقت حاضر ہوا آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب گھر تشریف لانے کے لیے مسجد سے باہر نکلے تو بندہ فوراً



.....  
 نعلین سیدھی کر کے کھڑا ہو گیا تشریف لانے پر پیش کیس نعلین بہن کر آپ نے اپنا دست کرم میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا آج مائی صاحبہ کی سفارش کرنے آئے ہو ہم طلباء کا خیال رکھیں یا مائی کی بھینسوں کا میں نے عرض کیا حضور آپ طلباء کا خیال رکھتے ہیں اور مائی صاحبہ بھی طلباء کی خدمت کرتی ہے اس لئے ہی حاضر ہوا ہوں کہ مائی طلباء سے لسی اور دودھ تک نہیں روکتی اس پر ارشاد فرمایا کہ اچھا جاؤ مائی کو کہہ دو کہ اس کی ساری بھینسیں ان شاء اللہ محفوظ رہیں گی مائی کی تسلی کے لئے گھر سے آٹا یا نمک لے جاؤ مائی کو دینا اور کہنا کہ سب بھینسوں کو تھوڑا تھوڑا کھلا دو بندہ خوشی خوشی واپسی لوٹا اور مائی کو نمک لا کر دیا اور خوشخبری بھی سنا دی اس سال علاقے میں کافی لوگوں کی بھینسیں مر گئی لیکن اس مائی کی کوئی بھینس بیمار تک نہ ہوئی۔

۲۳۔ یہ بات سید محمد عرفان شاہ مشہدی جلالی صاحب نے بیان فرمائی کہ حضرت استاذ العلماء علامہ محمد سعید احمد نقشبندی مجددی سابق خطیب حضرت داتا گنج بخش لاہور نے خود میرے سامنے بیان فرمایا۔

۱۹۶۸ء میں محکمہ اوقاف کی طرف سے میرا تقرر بطور خطیب حضور داتا گنج بخش کے مزار شریف سے متصل مسجد شریف میں کیا گیا اس سے قبل دربار حضور شاہ محمد غوث کی مسجد میں باحسن وجوہ خدمت کر رہا تھا اور مدرسہ غوثیہ حنفیہ میں بھی کام ہو رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ مسجد داتا گنج بخش میں لاؤڈ اسپیکر میں نماز اور زائرین وزراء و روسا کی دستار بندی جیسے معاملات میں ذہن پریشان تھا سوچا استاد گرامی حضرت حافظ الحدیث جب حضور داتا گنج بخش کے مزار پر حاضری کے لئے تشریف لائیں گے تو مشاورت کے بعد استعفیٰ دے دوں گا جلد ہی حضرت حافظ الحدیث حاضری کے لئے تشریف لائے آپ مزار اقدس پر حاضری میں تھے



اور میں کمرے میں استعفیٰ لکھنے کی تیاری کر رہا تھا، حضرت حافظ الحدیث حاضری سے فارغ ہو کر کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا مولوی محمد سعید صاحب حضرت داتا گنج بخش نے حکم فرمایا ہے کہ مولوی محمد سعید سے کہو کہ یہیں رہیں اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کریں یہاں سے اب ان کی چار پائی ہی اٹھے گی۔ احقر کو یہ سعادت نصیب ہوئی حضرت مولانا محمد سعید کے انتقال کے بعد ان کی چار پائی حضرت داتا صاحب کے قدماں مبارک سے اٹھی تو احقر بھی کندھا دینے والوں میں شامل تھا۔ واقف حال جانتے ہیں کہ بیسیوں بحرانوں میں مولانا کامیابی سے حضرت داتا صاحب کی عظیم مسجد میں خدمات انجام دیتے رہے۔

۲۵۔ یہ بات مولانا محمد اشرف جلالی رکن ضلع منڈی بہاؤ الدین نے بیان فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو کتب پر عبور کا یہ عالم تھا کہ کتابوں کے صفحات سطور تک ذہن نشین تھیں۔ جب میں رکن گیا تو دیوبندی درس قرآن کی آڑ میں اہلسنت پر کچھڑا چھال رہے تھے میں نے بھی جواباً درس قرآن شروع کیا ایک دن دیوبندی مولوی نے حوالہ دیا کہ تفسیر عزیزی میں لکھا ہوا ہے کہ اولیاء کرام کے نام پر جو چیز منسوب کی جائے وہ حرام ہوتی ہے۔ میں حاضر خدمت جناب حضرت حافظ الحدیث ہوا اور عرض کی کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح لکھا ہے آپ نے فرمایا فتاویٰ عزیزیہ لاؤ فلاں صفحہ نکالو، میں نے وہ صفحہ نکالا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ جو جانور اولیاء اللہ کے نام پر منسوب ہوں وہ حلال ہیں نیز فرمایا ممکن ہے تفسیر عزیزی میں ان لوگوں نے تحریف کی ہو دوسری بات یہ فرمائی یہ مولوی چند دن رہے گا۔

پہلی بات کا تعلق قال سے تھا دوسری بات کا تعلق کشف اور حال سے تھا خدا گواہ ہے کہ تیسرے دن اس دیوبندی مولوی کو مسجد کی کمیٹی نے جواب دے



دیا، اور حضور کے فرمان پر مہر تصدیق ثبت ہو گئی۔

۲۶۔ یہ بات مولانا محمد اکرم سیالکوٹی خطیب اعظم دوہئی نے بیان کی کہ حضرت قبلہ حافظ الحدیث کی وفات حسرت آیات سے کچھ مدت قبل ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور اس دفعہ چھٹی بیکار گئی آپ نے فرمایا اب اس وقت آنا جب میں بلاؤں جب مجھے آپ کے وصال کی اطلاع ملی چہلم کے پروگرام کا علم ہوا چہلم میں شرکت کے لئے ائر پورٹ پر پہنچا تو بنگلہ کرنے والے نے بتایا کہ اب کوئی جگہ باقی نہیں کیونکہ بورڈنگ کارڈ ختم ہو گئے ہیں میں پریشان ہو گیا اسی پریشانی کے عالم میں حضرت حافظ الحدیث کو پکارا کہ یا حضرت آج آپ نے مجھے بلایا ہے کہ نہیں اگر اپنے چہلم میں مجھے بلایا ہے تو میری مدد کیجئے اتنے میں ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا آگے کچھ سیٹیں خالی ہیں میری طبیعت اور زیادہ رقت آمیز ہوئی اور میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ اولیاء کرام واقعی ہی مدد فرماتے ہیں قریب ہی ایک آدمی تھا اس نے میرا یہ جملہ سن لیا تھا کہنے لگا کیسے تو میں نے کہا کہ آیا تھا تو کوئی سیٹ خالی نہیں تھی اب ایک ولی کامل کو پکارا ہے تو سیٹ بھی مل گئی ہے اس آدمی نے کہا کہ تین دن سے ائر پورٹ پر آ کے رسوا ہو رہا ہوں سیٹ نہیں مل رہی آپ آتے گئے ہیں اور آپ کو سیٹ مل گئی ہے۔

آپ کی دوسری کرامت یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مولوی محمد اکرم اللہ تعالیٰ تم کو بیٹا دے گا، بھم اللہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا ہی عطا فرمایا۔

۲۷۔ یہ بات حضرت علامہ مولانا دل محمد نقشبندی جلالی صاحب خطیب اعظم راجوری جموں و کشمیر بھارت نے بیان کی آپ فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث بظاہر آنکھوں سے معذور تھے لیکن بڑے بڑے عالم اور بڑی بڑی کتابیں



دیکھ کر اور قبلہ شاہ صاحب کی ظاہری معذوری دیکھ کر بوجہ کم عمری یقین نہیں آتا تھا کہ یہ کتابیں کیسے پڑھ لیتے ہیں۔

یہ تو جانتے تھے کہ حافظ قرآن تو ہو سکتے ہیں لیکن حافظ الکتب کیسے ہو سکتے ہیں۔ آخر ایک دن موسم گرما میں دوپہر کے وقت حضرت حافظ الحدیث قریب ہی چار پائی پر آرام فرما رہے تھے اور میں کیکر کی چھاؤں میں اصول شاشی پڑھ رہا تھا، اچانک میں نے اس خیال سے کہ اگر آپ کو کتابیں یاد ہونگی تو مجھے غلطی پر آگاہ فرمائیں گے۔ میں نے بلند آواز میں عبارت غلط اعراب سے پڑھنی شروع کر دی، آپ نے توجہ مبذول فرمائی میرا نام لے کر بلایا اور فرمایا کہ اصول الشاشی پڑھتے ہو کتاب کا صرف نام ہی نہیں بتایا بلکہ متن بین السطور اور حاشیہ تک کی عبارت زبانی پڑھی اور فرمایا غالباً اس کے بارہ محشی ہیں جن میں سے دو ایک کی عبارتیں بیان فرمائیں آپ نے ایسا پڑھایا کہ ایک دن کا پڑھانا میرے لئے علمی سرمایہ بن گیا، آج تک وہ ارشاد و الفاظ میرے کانوں میں گونجتے معلوم ہوتے ہیں اور حضرت حافظ الحدیث نے ایک دن میں نہ بھولنے والا سبق پڑھا دیا۔ اور اپنی ظاہری و باطنی کرامت سے میرے دل کے وساس کو ختم فرما دیا۔

## حاصل زندگی

یہ بات حضرت علامہ حافظ عبد اللطیف صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور نے بیان فرمائی، میرے آقا و مولانا حضرت محمد علی علیہ السلام کی حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پر خصوصی نظر عنایت تھی جب حضرت حافظ الحدیث پہلی مرتبہ فیملی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ اتفاق سے ایک دن کم ایک مہینہ آپ زیر علاج رہے خدمات سر انجام دینے کے لئے بندہ اور محمد محفوظ صاحب مشہدی مستقل طور پر رہے۔ آپ کے پاس ایک دن صاحبزادہ سید محمد محفوظ صاحب باہر تشریف لے گئے عصر کا



وقت تھا۔ آپ زارو قطار رو رہے تھے مگر جرات نہ تھی کہ کچھ عرض کر سکوں مگر زیادہ دیر آپ کا رونا بھی برداشت نہ ہو سکا، عرض کی حضور زیادہ درد تو نہیں آپ خاموش ہو گئے اور فرمایا ہر بات بتانے والی نہیں ہوتی اور ہر بات پوچھنے والی بھی نہیں ہوتی اس کے بعد میرے اصرار پر آپ نے فرمایا سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت کرم فرمایا۔ اپنے خوانِ رحمت سے روٹی کے پانچ ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا مجھے عطا فرمایا۔

### ملفوظات حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

طالب علم کی تعلیم و تربیت کے باب میں آپ کے ملفوظات سنہری حروف میں لکھے جائیں گے آپ فرماتے ہیں۔

۱۔ طالب علم کی تعلیم اسباق کا تکرار

۲۔ طالب علم کی تربیت مستحبات تک کی پابندی ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اخلاق کریمانہ عطا فرمائے تھے آپ طلباء پر بہت رحیم اور مشفق تھے کس طرح بھی ان کا دل نہیں ٹوٹنے دیتے تھے آپ کے لختِ جگر حضرت سجادہ نشین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ چھوٹی عمر میں میری کسی طالب علم سے تلخ کلامی ہو گئی آپ نے مجھے بلا کر تنبیہ کی اور فرمایا کہ مجھے خونی اولاد سے روحانی اولاد زیادہ عزیز ہے۔

ایک روز ایک بیمار شخص حاضر ہوا جادو کی شکایت کی تو آپ نے بیری کے تازہ پتے لانے کو کہا پتے پیش کئے گئے تو آپ نے پوچھا کہ گھر والوں کو بتا کر لائے ہو؟ (قصہ یہ تھا کہ بلا اجازت نہ ہوں) عرض کیا گیا کہ اجازت سے لائے ہیں تو آپ نے ان ہتھوں پر دم فرمایا اور دم سے قبل تیمم بھی فرمایا۔

ایک شخص نے تعویذ کی درخواست کی تو فرمایا، عملیات والا معاملہ میرے



پاس کوئی نہیں البتہ اللہ تعالیٰ کسی پر میرے ذریعے مہربانی فرمادے تو کوئی بعید نہیں ہے۔ بادلوں کا ذکر ہوا تو فرمایا یہ بھی مامور من اللہ ہیں پہلے لوگ باران رحمت کے لئے نماز استسقاء پڑھتے تھے مگر فی زمانہ اس کا رواج ہی ختم ہوتا جا رہا ہے۔

عرض: نماز اشراق کا صحیح وقت کیا ہے؟

سورج نکلنے کے ۲۰ منٹ بعد۔

عرض: سنا ہے نماز فجر کے بعد خاموش رہے تب نماز اشراق صحیح ہوگی۔

ایک اشراق مشروط ہے اور ایک غیر مشروط ہے مشروط کی علیحدہ فضیلت ہے اور غیر مشروط کی علیحدہ، مشروط میں نماز کے بعد وہیں بیٹھا رہے تو اسے گناہ خواہ سمندری جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں معاف ہو جاتے ہیں اور غیر مشروط میں عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی مجلس میں ایک فتویٰ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس کے ساتھ بعض علماء کے جواب بھی منسلک تھے آپ نے فرمایا دور کے علماء کے لئے جائز ہے کہ وہ جواب دے سکتے ہیں مگر قریب والے عالم کو تحقیق کر لینی چاہیے اس کو بر تقدیر صدق سائل لکھ کر جواب کی ضرورت نہیں۔ اگر فتویٰ دینے میں غلطی ہوگی تو مفتی ہی مجرم ہوگا کیونکہ اس نے قرب کے باوجود تحقیق نہ کی۔

دوران گفتگو فرمایا کہ میں اپنے مدرسہ <sup>بھکھی</sup> شریف میں ملا حسن حسامی اور شرح وقایہ پڑھتا تھا کہ ایک مسئلہ آیا، پہلے وہ مسئلہ مولوی ولی اللہ کے پاس بھی گیا تھا کہ نابالغ لڑکے کی شادی بالغ لڑکی سے کر دی ہے بعد میں پتہ چلا کہ ہم نے غلطی کی ہے طلاق لینے کے لئے کوشاں تھے۔ مولوی ولی اللہ نے جواب دیا کہ لڑکا جب تک بالغ نہ ہو طلاق نہیں ہو سکتی پھر میرے پاس آئے میں نے کہا ایک حیلہ ہے جس سے عند الضرورت طلاق ذلوائی جا سکتی ہے۔ پھر ہم مولوی ولی اللہ کے پاس گئے اور اسے کہا کہ لڑکے کو ایسی دوا دی جائے جس سے لڑکے کو



احتلام ہو جائے تو طلاق دلوائی جا سکتی ہے مگر وہ نہ مانا میں نے کہا کہ یہی مولوی نکاح توڑے گا بھی اور جوڑے گا بھی، ہم نے مسئلہ مولوی کفایت اللہ دیوبندی کو لکھ بھیجا۔ اس نے جواب لکھا کہ علمائے بلد کے سامنے فریقین حاضر ہو کر مجبوری ظاہر کریں تو علمائے بلد تفریق کر دیں تو وہ فریقین فتویٰ دیوبندی مولوی ولی اللہ کے پاس لے کر گئے تو اس نے تفریق کر دی اور دوسری جگہ نکاح پڑھا دیا، اگرچہ وہ مولوی گستاخ و بے ادب تھا مگر مسئلہ فقہی ہونے کی وجہ سے میں نے اشاعت نہ کی۔

کسی مولوی کی علمی و عملی غلطی کی تشہیر بطور توہین جائز نہیں ممکن ہے اس کی تذلیل میں اپنے نفس کو خوشی حاصل ہو، یہ بری بات ہے مگر عقائد کی خرابی پر نرمی برتنا بھی بری بات ہے۔

بریلی شریف میں ایک شخص بدایوں کا رہنے والا تھا۔ سکول پڑھا ہوا اور ترجمہ قرآن بھی جانتا تھا، ہمارے ہم سبق مولانا سید مسعود علی مظہر جبلپوری سے مسئلہ دریافت کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لایمہ الا المطہرون ترجمہ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔ حالانکہ نفس الامر میں اس کا عکس ہے۔ کہ نا پاک اور بے وضو لوگ بھی قرآن پاک کو پکڑ لیتے ہیں لیکن سید صاحب نے جواب میں مزاح سا کیا اور وہ کبیدہ خاطر ہو کر چلا گیا۔ صبح ہمارے پاس آیا میں نے بڑے آرام سے مسئلہ سمجھایا کہ آیت کریمہ۔ لایمہ الا المطہرون، خبر نہیں بلکہ انشاء ہے۔ نبی بصورت نفی ہے۔ لفظاً خبر اور معنأ انشاء ہے وہ بہت ہی شکر گزار ہوا۔ عصر کی نماز ہمارے ساتھ پڑھی۔ دس روپے پیش کئے میں نے کہا یہ اجرت بنتی ہے اس لئے میں نے نہ لئے وہ کہنے لگا میں طالب علم سمجھ کر دے رہا ہوں۔

ایک روز ارشاد ہوا عالم کو اصولوں کی پابندی رنی چاہیے۔ سائل کی غلطی



کو بار بار نہ پکڑے۔ محدث کچھوچھوی نے فیصل آباد دوران تقریر ایک مسئلہ کے متعلق فرمایا تھا کہ میں اس مسئلہ میں بال کی کھال اتار سکتا ہوں مگر عوام کو گمراہی میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ یہ کہہ کر آسان لفظوں میں مسئلہ بیان فرما دیا۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ ۱۹۴۹ء میں ایک شخص میرے پاس آ کر دریافت کرنے لگا کہ میرے بھائی نے باپ کی مرنیہ سے شادی کر لی ہے اور اس سے اولاد بھی ہے میں نے پوچھا شادی کئے کتنا عرصہ ہوا ہے کہنے لگا پچیس برس میں نے کہا باپ کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ کہنے لگا چھالیس برس خاموش ہو گیا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد تنگ آ کر کہنے لگا یا تو تمہیں مسئلہ آتا نہیں یا تو تم بتانے سے گریز کرتے ہو۔ میں نے کہا جو مرضی ہے سمجھ لو۔ آخر میں نے اسے کہا کہ پچیس سال تو کیوں خاموش رہا کہنے لگا اب وہ مجھ سے ناراض ہوا ہے تو میں نے کہا تیسرا مسئلہ پوچھنا دینی غرض سے نہیں۔ نفسانی خواہش پر مبنی ہے اس لئے مسئلہ بتانے سے کوئی مقصود حاصل نہ ہوگا۔

ایک روز ارشاد ہوا قول فقہاء ہے۔

”مَنْ لَمْ يَعْرِفْ أَهْلَ زَمَانِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ“

آج کل مفتی نفرت پھیلاتے ہیں نفرت نہیں پھیلائی چاہیے لوگ ہمیں عالم سمجھ کر آتے ہیں اگر ہمیں کچھ اور سمجھیں تو ممکن ہے ہمارے پاس آنا ترک کر دیں (موجودہ دور میں) علماء کو کم از کم اپنے لبادہ اور بھیس کا لحاظ رکھنا چاہیے (پھر ایک مثال بیان فرمائی) ایک مغل بادشاہ کے پاس ایک مراٹی آیا تو بادشاہ نے اسے کچھ نہ دیا وہ جنگل میں چلا گیا اور فقیروں کے بھیس میں بیٹھ گیا بادشاہ نے جب اس کی شہرت سنی تو ملاقات کے لئے گیا اور ایک تھیلی نذرانہ کے طور پر پیش کی، اس نے رد کر دی پھر دوسرے دن آ کر اس نے شاہی دربار میں سوال



کیا بادشاہ نے پہچان کر کہا کہ کل تھیلی پھینک دی تھی آج سوال کرتے ہو، اس نے کہا کل درویشی بھیس میں تھا اگر قبول کر لیتا تو درویشی پر حرف آتا تھا، پھر ارشاد فرمایا:

الدُّنْيَا زُومَرٌ لَا يَحْصُلُ إِلَّا بِالذُّورِ

اگر دین کے ذریعے دنیا حاصل ہوتی ہو تو اسے دنیا نہ سمجھنا چاہیے۔ فرمایا حضرت ابراہیم منصورؑ کے سامنے سے ایک عورت گزری، عورت نے غور سے دیکھا وجہ پوچھنے پر عرض کرنے لگی، زیارت مرداں کفایت گناہ، تو آپ رو پڑے اور فرمایا وہ لوگ قبروں میں چلے گئے ہیں اسی طرح ہم عالم نہیں ہیں بس عالم کا لیبل لگ گیا ہے، اسے نبھانا چاہیے، اور حسن خلق اور حسن معاشرت کو اپنانا چاہیے مثال دی کہ سکول ماسٹروں کے لئے جیوی وغیرہ کورس ہوتے ہیں۔ اگرچہ بغیر کورس بھی پڑھا سکتے ہیں مگر علماء کے لئے بھی کورس ہے۔ ”تزکیہ نفس“ مگر اب مفقود ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تمیزی نہ شد

حضرت غوث اعظم نے فرمایا۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِيرْتُ قُطْبًا

ایک روز آپ کی مجلس مقدس میں اجزائے ایمان پر مولانا حافظ کریم بخش

صاحب اور بندہ (ظہور احمد جلالی) کی گفتگو ہوئی آپ خاموش رہے حافظ

صاحب فرماتے تھے کہ جمہور کے نزدیک تصدیق بالجمان اقرار باللسان اور عمل

بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے جن لوگوں میں عمل بالا رکان پایا جاتا ہے ان میں

ایمان کا ایک جز پایا گیا انہیں من وجہ مومن کہنا چاہیے، تو بندہ (ظہور احمد جلالی)



نے کہا ان کے نزدیک چونکہ ایمان کل ہے، تو کل اس وقت پایا جاتا ہے جب تمام اجزا پائے جائیں اور جز کے انتفاء سے کل منقش ہو جاتا ہے (کلی اور کل میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جز کے انتفاء سے کل منقش ہو جاتا ہے اور جزی کے انتفاء سے کلی منقش نہیں ہوتی عمل بالا رکان میں باقی دو جز نہیں پائے جاتے آپ سماعت فرماتے رہے تو پھر اس پر ارشاد فرمایا۔ اجزاء دو طرح کے ہوتے ہیں اجزائے حقیقیہ جو موقوف علیہ بنتے ہیں (۲) اجزائے فرعیہ جو موقوف علیہ نہیں بنتے، اجزائے فرعیہ، جیسے ناخن، بال، ہاتھ اور پاؤں، اجزائے حقیقیہ، جن پر انسانی زندگی موقوف ہے مثلاً دل، سر وغیرہ۔

اہلسنت (مارتیدیہ) کے نزدیک عمل بالا رکان اجزائے فرعیہ کی مانند ہیں اور محمولہ کے نزدیک اعمال اجزائے حقیقیہ میں داخل ہیں نیز فرمایا تصدیق ہمارے نزدیک۔ **لَوْلَا لَا مَنَّعَ** کے درجہ میں ہے اور دیگر علماء کے نزدیک **مُصَحِّحٍ لِدُخُولِ الْفَاءِ** کے درجہ میں ہے۔

ایک دفعہ میں گجرات گیا مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت گلزار مدینہ میں تقریر فرما رہے تھے اور جمعہ کسی دوسری جگہ پڑھاتے تھے۔ میں بھی تقریر سننے کے بعد مفتی صاحب کے ساتھ ٹانگے میں بیٹھ گیا، راستہ میں مفتی صاحب نے پوچھا آپ کون سی کتاب پڑھ رہے ہیں عرض کی ملاسن انہوں نے پوچھا اجزائے ذہینہ اور اجزائے خارجیہ میں کیا فرق ہے؟ تو میں نے کہا اجزائے ذہنیہ کا آپس میں حمل ہو سکتا ہے اسی طرح کل پر بھی حمل ہو سکتا ہے مگر اجزائے خارجیہ کا نہ آپس میں حمل ہو سکتا ہے نہ کل پر۔ **الْمَنَاطِقُ حَيَوَانٌ لِّوَالِإِنْسَانُ حَيَوَانٌ** "ناطق" بھی کہہ سکتے ہیں مگر **الْكَبَيْتُ سَقْفٌ** "یا اَبَيْتُ جُدَارٌ" کہنا جائز نہیں اس پر مفتی صاحب بہت خوش ہوئے فرمانے لگے آپ کی کوشش بہت



مبارک ہے مگر جو مقام فقہ اور اصول فقہ کا ہے وہ منطق کا نہیں علماء کو جو مقام فقہ اور اصول فقہ سے حاصل ہوتا ہے وہ منطق و فلسفہ سے نہیں ہو سکتا ہے اس پر میں نے کہا کہ اگر آدمی فقہ اور منطق دونوں میں کوشش کرے تو؟ مفتی صاحب نے فرمایا یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔

ایک روز مولانا محمد بشیر مصطفوی میر پوری نے عرض کی کہ نبی پاک ﷺ کے متعلق کملی والے کے لفظ استعمال کرنا کیسا ہے ارشاد فرمایا۔ اشتیاق محبت میں اگر کوئی غیر محتاط لفظ استعمال ہو بھی جائے تو معاف ہو جاتا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور چرواہے کا واقعہ مشہور ہے۔ سرور کائنات ﷺ کے نضائل بے شمار ہیں اگر محبت سے صرف یہ بھی کہہ دے تو صحیح ہے دوران مجلس یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مولوی کو محتاط رہنا چاہیے۔ عوام کو ”کیوں کیوں“ کی عادت نہیں ڈالنی چاہیے۔ ابتداء ابتداء میں بھکھی کے لوگوں نے مجھ سے جمعہ کے بعد احتیاط الطہر کا مسئلہ پوچھا میں نے کہا کسی اور عالم سے پوچھو مجھ پر تمہیں اعتبار نہیں ہے۔ تمام لوگ یک زبان کہنے لگے کہ ہمیں آپ کی زبان پر اعتبار ہے۔ میں نے کہا اگر اعتبار ہوتا تو مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی میرا ہمیشہ کا عمل ہے کہ احتیاط الطہر پڑھتا ہوں۔

مولانا محمد بشیر مصطفوی نے کہا کہ تصور شیخ میں کبھی لطف کی کمی محسوس ہوتی ہے؟ فرمایا ذکر قلبی بھی ساتھ ہو تو انشاء اللہ کام بنا رہے گا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا مقام ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ ہے کہ بعض کا نام ذکر کرتا ہے اور جزا و سزا مرتب فرما دیتا ہے جیسے فرعون، ہامان، قارون اور حضرت ابراہیم و اسماعیل و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام لیکن یہ طریقہ بہت کم ہے اور اکثر طریقہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نام ذکر نہیں کرتا بلکہ



کوئی خاص وصف ذکر فرماتا ہے، خواہ برا ہو یا اچھا اور اس پر وعدہ وعید مرتب فرما دیتا ہے۔ جسے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اور یہ ہی مستعمل ہے قرآن مجید میں آپکا نام تو صراحتہ ذکر نہیں بلکہ آپ کا وصف خاص ذکر کیا ہے جیسے ارشاد فرماتا ہے سورہ انفال رکوع نمبر ۶ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو اوصاف بیان کئے ہیں وہ تمام صدیق اکبر میں موجود ہیں یہاں دو قسم کے لوگوں کا بیان ہے ایک مہاجرین کا دوسرا انصار کا، مہاجرین کی صف اول میں نام صدیق اکبر آتا ہے جس کو مخالفین بھی تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ شیعوں کی کتابوں میں موجود ہے عرب کھوجی تھے اس لئے صدیق اکبر حضور ﷺ کو تین میل اپنے کندھے پر اٹھا کر غار ثور میں لائے اور سواری بننے کا شرف حاصل کیا ادھر فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے بت گرائے جا رہے تھے لیکن کچھ بت اونچے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا کہ میرے کندھوں پر بیٹھ کر ان بتوں کو گرا دو لیکن حضرت علی نے معذرت پیش کی اور عرض کیا کہ حضور آپ میرے کندھے پر سوار ہو کر گرا دیں اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم بار نبوت نہیں اٹھا سکتے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنا قدم مبارک رکھا تو حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے ریزہ ریزہ ہو گیا ہو چنانچہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق جب حضرت علی آپ کے کندھے پر بیٹھے تو فرماتے ہیں کہ جب میرا جسم آپ کے جسم کے ساتھ مس ہوا تو میں نے اوپر نگاہ کی تو عرش تک میری نگاہ پہنچ گئی ساتوں آسمانوں کے حجاب اٹھ گئے یہ بات شواہد النبوت میں ہے یہ تو حضرت علی کی شان ہے جن کے لئے تمام حجابات اٹھ گئے جن کے جسم کے ساتھ صرف



کندھے مبارک مس ہوئے اور جن کا جسم پورے کا پورا نبی اکرم کیساتھ مس ہوا ان کی کیا شان ہوگی جب غار ثور میں آپ صدیق اکبر کی گود میں جلوہ فرماتے تو آپ ﷺ اچانک مسکرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اے صدیق تیرے وہ ساتھی جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے ہیں میں نے ان کو دیکھا وہ کشتی میں سوار ہیں اور خوش و خرم ہیں اس پر صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے دکھا دیجئے تو آپ نے فرمایا ابھی تک نظر نہیں آئے بس یہ کہنا تھا تو صدیق اکبر نے عرض کی کہ حضور اب مجھے نظر آگئے ہیں، آپ ﷺ کے جسم سے جو چیز بھی مس کر گئی اس کے سامنے کوئی حجاب نہ رہا یہ اس کا ہی کرشمہ ہے کہ سینکڑوں کوس دور صدیق اکبر حبشہ میں ان کو کشتی میں سوار دیکھ رہے ہیں یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب نبی کو مان کر مس ہو ورنہ تو کافروں کے جسم بھی آپ کے ساتھ لگتے رہے۔ حضرت علی نے دل و جان سے مان لیا تب ان کو یہ مقام حاصل ہوا، تو اگر صدیق اکبر نے دل و جان سے نہ مانا ہوتا تو آپ کے حجاب کیونکر اٹھتے، صدیق اکبر کو یہ مقام عطا ہونا اس چیز کی غمازی کرتا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو دل و جان سے مان لیا تھا، اس طرح ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ اونٹنی پر نبی پاک ﷺ کے پیچھے سوار تھے اور امیر معاویہ کا شکم ذرا بڑا تھا اس لئے اپنے شکم کو سیڑھ کی کوشش کرتے اور اپنا پیٹ پیچھے کھینچتے تو حضور ﷺ نے فرمایا اے معاویہ! اپنا پیٹ پیچھے نہ کھینچ تیرے جسم کا جو حصہ میرے ساتھ لگ گیا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی تو حضرت امیر معاویہ آپ کے ساتھ لگ گئے۔ تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ آپ کے جسم مبارک سے جو چیز لگ گئی اس پر آتش دوزخ حرام ہو گئی تو پھر کہنا صدیق اکبر معاذ اللہ دوزخی ہیں کتنی بڑی خباثت ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر صدیق اکبر کی شان میں اس قسم کے الفاظ جیسے بے ایمان کہنا اور



دوزخی کہنا وغیرہ بولے جائیں تو یہ صدیق اکبر کی توہین نہیں بلکہ خود حضور ﷺ کی شان میں گستاخی ہے کیونکہ صدیق اکبر پورے تیس برس آپ کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے اور نبی پاک ﷺ ہر نماز میں یہ پڑھتے تھے۔

اهدنا الصراط المستقیم: تو مطلب یہ ہوا، معاذ اللہ آپ ﷺ کی دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ رب فرماتا ہے جس وقت بھی میرا کوئی بندہ مجھے پکارے اور دعا کرے میں قبول کرونگا اور کرتا ہوں اگر مومن کی دعا رد نہیں ہو سکتی تو نبی بلکہ سید الانبیاء کی دعا کیسے رد ہو سکتی ہے، یہ اعتراض ہے اور حضور ﷺ کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے صدیق اکبر کی کوشش سے پانچ صحابی جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ایمان لائے جن کو دنیا میں جنت کی خوشخبری دی گئی تو جن کی کوشش سے جو ایمان لائے جن کو دنیا میں جنت کی خوشخبری دی ہو ایمان لانے والے تو جنتی ہوں تو کیا جن کی وجہ سے ایمان لائے وہ جنتی نہیں اور ان میں سے دو ایسے صحابی ہیں جن کو خود حضور ﷺ نے فرمایا فداک ابی وامی (یعنی سعد اور حضرت زبیر حضرت صدیق اکبر جب ایمان لائے تو آپ ﷺ کے پاس چالیس ہزار اشرفیاں تھیں وہ تمام راہ خدا میں صدقہ کر دیں اور ان کو رفاہ عامہ کی خاطر خرچ کیا گیا اور کچھ رقم سے مسجد نبوی کی زمین خریدی گئی جس کی شان یہ ہے جس نے چالیس نمازیں پڑھ لیں اس پر جنت ضروری ہو گئی۔ صدیق اکبر جس وقت ایمان لائے اس وقت حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس نہ تو ظاہری مال و دولت تھی اور نہ لاؤ لشکر تھا تو پھر اس وقت کیا لالچ ہو سکتا ہے بلکہ اس وقت ایمان لانا تو اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وسائر صحابہ وسلم



## اخلاق کریمانہ

اہلیہ محترمہ جناب حضرت پیر سید محمد محفوظ مشہدی بیان فرماتی ہیں کہ ہم بچپن میں اپنے دادا حضور سے اکثر بزرگوں اور صوفیائے کرام کے متعلق ان کے حالات زندگی اور کرامات کے متعلق سنا کرتے تھے کہ کس طرح برصغیر پاک و ہند میں صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے مسلم معاشرے کے استحکام اور تبلیغ اسلام کے ضمن میں گراں قدر خدمات انجام دیں شاہاں و سلاطین ملک اور علاقے فتح کرتے تھے اور صوفیائے کرام قلوب مسخر کرتے تھے اور ان مردان خدا کے آگے بڑے بڑے کج کلاہ سر تسلیم خم کرتے تھے یہ بزرگان دین عوام میں گھل کر ان کو اسلام کی تعلیم دیتے اور اس طرح تبلیغ و تزکیہ کے فرائض انجام دیتے تھے کہ قبیلے کے قبیلے اور گاؤں کے گاؤں دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔

لیکن یہ باتیں صرف سننے سنانے پر ہی موقوف تھیں کسی ایسے بزرگ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی تھی تاہم قسمت نے آہستہ سے رخ بدلا اور مجھے ایسے ہی ایک بزرگ کے گھر میں بحیثیت بہو آنے کی سعادت ملی اور کافی عرصہ آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا میں نے ابا جان قبلہ میں وہ تمام خوبیاں علی وجہ الکمال دیکھیں جو کبھی اپنے دادا جان سے سلف صالحین کے متعلق سنا کرتے تھے، آپ دینی اور دنیاوی لحاظ سے ہر طرح کامل شخصیت تھے جس بات کی قولا تعلیم فرماتے عملاً بھی اس کا درس دیا جاتا نا محرم خواتین سے کلام و اختلاط سے مکمل احتراز فرماتے، اگر کسی عورت نے کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہوتا تو وہ کچھ فاصلہ پر بیٹھ کر عرض کرتی آپ اسے اچھی طرح سمجھاتے اور اس کی تشفی فرماتے۔

ایک بار ایک عورت نے کہا کہ شاہ صاحب میرا خاوند اکثر مجھے پاؤں کی جوتی کہہ کر پکارتا ہے جس سے مجھے بہت زیادہ کوفت ہوتی ہے اس کے ازالہ کی



کوئی تدبیر فرمائیں اس پر آپ نے اسے نہایت شفقت سے سمجھایا اور دلا سہ دیا اور کہا میں اس بیوقوف کو سمجھاؤں گا اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ عورت سب سے پہلے ماں ہے جو کہ انتہائی قابل احترام ہے، دوسرا روپ بہن اور بیٹی کا ہے جو کہ اپنے بھائی اور باپ کی سلامتی کے لئے ہر وقت دعا گو رہتی ہے اور ان کا تقدس کسی صورت پامال نہیں کرنا چاہتے، بیوی ہر صورت میں اپنے خاوند کی خیر خواہ رہتی ہے اس کو ایسے نہیں کرنا چاہیے بہر حال وہ عورت قلبی طور پر مطمئن ہو گئی، ہم چاروں بہوؤں کو وہ اپنی بیٹیوں کی طرح سمجھتے تھے آپ کا اخلاق ایسا تھا کہ ہم چاروں سمجھتی تھیں کہ میں انہیں سب سے زیادہ عزیز ہوں کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں سیالکوٹ سے ہو کر آؤں اور وہ میرے دادا جان

کی خیریت نہ پوچھیں جتنی دیر میں ان کے پاس رہی ہوں میں نے دیکھا کہ گھر میں آپ کا رویہ مساویانہ اور انداز متوازن تھا ہر ایک کی عزت نفس کا خیال رکھتے کفایت شعاری کی تلقین فرماتے گھریلو اخراجات میں تجاوز سے منع فرماتے، تحریری حساب دینے پر خوشی کا اظہار فرماتے۔ ۱۹۸۰ء کی بات ہے جب میرے ہاں تیسری بیٹی پیدا ہوئی تو خواتین افسوس کے لئے آنے لگیں قبلہ ابا جان کو نہ جانے کیسے پتہ چل گیا آپ نے اسی وقت موجود خواتین کو بلا کر فرمایا یہ تو کافروں کی علامت ہے اور یہ آیت پڑھی۔ واذا بشر احدہم بالانثی ظل وجہہ مسودو هو کظیم (۱۶-۵۸) ترجمہ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔

الجمال والبنون زينة الحیوة الدنيا والبقیت الصلحت مال اور بیٹے

یہ جیتی دنیا کا سنگھار ہے باقی رہنے والی بات نہیں اور ان خواتین کو سمجھایا کہ آئندہ کبھی ایسا نہ کریں اور ساتھ ہی بچی کے لئے دعا فرمائی اس دعا کا نتیجہ ہے



.....  
 کہ وہ بچی گھر میں سب سے زیادہ ذہین ہے آپ اس بچی سے بہت زیادہ پیار فرماتے، اللہ تعالیٰ آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

## اصلاح نفس

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی طالب کو ارادت میں لیتے وقت فرمایا کرتے کہ ہر کسی کے ساتھ نیکی اور خیر خواہی کرنا اس امید پر نہیں کہ وہ تیرے ساتھ بھلائی کرے گا بلکہ اس امید پر کہ رب کریم راضی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہی فوز عظیم کا باعث ہے اور فرماتے کہ چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب کرنا اور پھر اس طرح اصلاح فرماتے کہ جب تو اس دنیا سے جائے تو کم از کم تیرے ذمے کوئی فرض نماز نہ رہی ہو۔ بلکہ ساری نمازیں ادا کر دی گئی ہوں فرماتے کہ نماز کی کوتاہی سے رب تعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہیں آپ اصلاح اس طرح بھی فرماتے کہ قول سے نہیں بلکہ عمل سے ایک دفعہ آپ سفر کے دوران اڈا کنگ روڈ پر اترے اور مسجد شریف میں تشریف لائے اس وقت بندہ (حافظ محمد اقبال سرائے عالمگیر) زمانہ طالب علمی میں اڈا کنگ روڈ کی مسجد میں امامت و خطابت کی ذمہ داری نبھاتا تھا میں نے عرض کی حضور چائے لاؤں خوش ہو کر فرمایا ضرور لاؤ میں نے چائے پیش کی تو فرمایا کہ بغیر نیت اعتکاف مسجد میں کھانا پینا اور آرام کرنا ناجائز ہے اعتکاف کی نیت ضرور کرنی چاہیے۔ میں نے عرض کی حضور یہاں بیٹھے بیٹھے اعتکاف کی نیت فرمائیں فرمایا ایسے جائز نہیں بلکہ مسجد کی حد سے باہر نیت کر کے پھر مسجد میں داخل ہونا چاہیے۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ باوجود ظاہری معذوری کے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور مسجد کے باہر سے اعتکاف کی نیت کر کے پھر مسجد شریف میں داخل ہوئے اور چائے نوش فرمائی اور اپنے عمل سے مجھ پر اور کئی ساتھیوں پر واضح فرما دیا کہ



شریعت کے مسائل میں کوئی چھوٹ نہیں اور انکو اسی طرح کرنا چاہیے جس طرح شریعت اور فقہ نے بتایا ہے آپ نے اپنے عمل سے ہمارے نفس کی اصلاح فرمائی۔

### وصیت نامہ

یہ حضرت مولانا محمد نواز صاحب کی خاص الخاص باتیں جو کہ ان کے گھر (راجہ محمد مظہر حسین جلالی) راقم الحروف نے آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ کیں تھیں اس محفل میں حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب اور صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب بھی کچھ وقت کے لئے موجود تھے اس دن ہی آپ نے حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب، حضرت صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب اور حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کو حدیث پاک پڑھانے کی اجازت عطا فرمائی اور سند عطا فرمانے کا وعدہ کیا آپ نے یہ فرمایا کہ ہم نے سند پریس کو چھاپنے کے لئے دی ہوئی ہے جب چھپ کر تیار ہو جائے گی تو ایک سند (حضرت پیر سید مظہر قیوم شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر) آپ کو دیں گے ایک نوید الحسن کو ایک اشرف آصف کو دیں گے۔ اس کے بعد فرمایا

میرے اور حضرت حافظ الحدیث کے تعلقات ایسے تھے کہ ہم اڑتالیس سال اکٹھے رہے پینتیس (۳۵) سال برابر میں نے آپ کو مطالعہ کروایا ان سالوں میں میں اور حضرت صاحب کبھی بھی ناراض نہیں ہوئے اتنا عرصہ میں نے اپنی مرضی سے شاہ صاحب سے اختلاف بھی نہیں کیا۔ دس سال بالکل اکٹھے رہے ہیں تعلیم کے دوران بریلی شریف حاصلانوالہ، ڈنگہ، میانہ گوندل میں کھانا کھانے سے لیکر کپڑے بدلنا کپڑے دھونا وغیرہ میں آپ کا ہر کام کرتا تھا، میرا نظریہ یہ تھا کہ آپ میرے پیر نہیں بلکہ پیر بھائی تھے لیکن میں نے ساری زندگی آپ کو اپنا پیر ہی سمجھا ہے میں نے ادب ان کا پیروں والا ہی کیا ہے ایک بات



اور بھی ضروری ہے کہ میں نے آپ کو رسول کریم ﷺ کی ایک حدیث پاک ہے کہ میری آل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا، میں آپ کو نوح علیہ السلام کی کشتی سمجھتا رہا ہوں اور اپنے آپ کو کشتی کے ساتھ ایک سنگل ہوتا ہے جب کشتی کو روکنا ہو تو سنگل کو گرا دیتے ہیں کی ایک کڑی سمجھتا رہا ہوں حدیث تو ہے لیکن قرآن کی آیت بھی تو ہے الیٰ المودة فی القربی میری قریبی لوگوں سے محبت کرو۔

شرقیہ شریف میں عرس ۳ ربیع الاول شریف کو ہوتا ہے اس دن ہمارے مدرسہ مہکھی شریف میں چھٹی ہوتی ہے۔ میں ۲ ربیع الاول شریف حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اجازت فرمائیں کہ میں شرقیہ شریف عرس پاک میں شرکت کروں حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ کو اجازت ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر اللہ کو منظور ہوا اور اگر گاڑی کا انتظام ہو گیا تو میں بھی حاضر ہو جاؤں گا میں نیچے بیٹھا ہوا تھا جب کہ حضرت صاحب چار پائی پر تشریف فرما تھے حضرت صاحب پر زیادہ بیماری یا موت کے آثار بالکل نہیں تھے میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا کہ شاہ جی ہم کافی مدت اکٹھے رہے ہیں بچپنا بھی تھا اور جوانی بھی اگر اس عرصہ میں جانے یا انجانے میں کوئی غلطی یا گستاخی ہو گئی ہو تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے واسطے معاف فرمادیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار آدمی ٹھیک اور تندرست ہو جاتا ہے اور تندرست آدمی کسی بھی حادثے میں فوت ہو جاتا ہے کیا پتہ میں نے پہلے مرنا ہے یا آپ کا وصال شریف پہلے ہو گا آپ کے یہ لفظ ہیں کہ اتنے سالوں میں میرے ذہن میں آپ کی کوئی غلطی نہیں اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو میں آپ کو معاف کرتا ہوں پھر حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے کہ اگر اس دوران مجھ سے



کوئی غلطی ہوگئی ہو تو آپ بھی مجھ کو معاف کرنا میں نے عرض کیا حضرت جی میں نے بھی معاف کیا میری یہ سعادت ہے کہ میں نے اور شاہ صاحب نے ایک دوسرے کو بخش لیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں پہلے فوت ہوا تو اپنے تمام سگی ساتھیوں کو کہنا کہ ہر آدمی میرے لئے ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف پڑھ کر لائے تو میں نے کہا کہ حضرت جی ادھار کوئی نہیں میں نے اس رمضان شریف میں اعتکاف کے دوران ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف پڑھا ہوا ہے وہ آپ کی ملک کرتا ہوں آپ نے قبول فرمایا میں نے آپ سے عرض کی کہ اس دفعہ شرقپور شریف سے واپسی پر میں اپنے گاؤں بھی جاؤں گا۔ اس کے بعد میں چلا گیا، عرس شریف کے بعد میں اپنے گاؤں چلا گیا میرا ارادہ تین دن قیام کا تھا لیکن میرا دل کہتا کہ بھکھی شریف چلو لہذا ایک رات اپنے گاؤں، بلو میں رہنے کے بعد میں واپس آ گیا جب کنگ روڈ پہنچا تو حیران رہ گیا کہ گاڑی میں لاہور گجرات کے سگی موجود تھے مجھے دیکھ کر پوچھنے لگے آپ کدھر جب میں بتا چکا تو انہوں نے حضرت صاحب کے وصال کی خبر دی۔

## وصال شریف

شبانہ روز مجاہدہ ریاضت علمی اور تحقیقی مصروفیات نے آپ کی صحت پر بڑا اثر کیا توئی میں اضمحلال پیدا ہوا تو عوارض نے حملہ کر دیا اس پر مستزاد حاجتمندوں کا ہجوم اور آپ کا کسی کو بھی رد نہ فرمانا آپ کی ہم عصر شخصیات کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام کو معمول بنایا۔ مگر آپ کے متعلق مشاہدہ یہی ہے کہ جس وقت بھی کوئی سائل حاجت مند دینی و دنیوی امور میں راہنمائی کے لئے حاضر ہوا آپ نے اسی وقت اسے اذن باریابی عطا فرمایا اس کے لئے کسی چھوٹے بڑے کی بھی قید نہیں تھی صبر کا یہ



.....  
 عالم تھا کہ انتہائی تکلیف میں بھی اگر دریافت کرتے تو فرماتے بالکل ٹھیک ہوں  
 اکثر فرماتے رضائے رب پہ راضی رہو منہ سے کچھ نہ کہو جبکہ حاضرین کے دکھ سن  
 کر تسلی اور دعائیں دیتے صحت روز بروز بگڑتی چلی گئی اور بالآخر علماء عصر کا امام  
 اتقیاء کا تاج شفقت و شرافت کا پیکر علم و عمل کا مخزن رشد و ہدایت کا آفتاب ۷۰  
 سال پورے عالم اسلام کو اپنے فیوض و برکات سے منور فرمانے کے بعد ۴ ربیع  
 الاول ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۸ نومبر ۱۹۸۵ بروز سوموار صبح سات بج کر تیس منٹ پر  
 سینکڑوں تلامذہ ہزاروں ارادت مندوں لاکھوں محبین کو پر نم چھوڑ کر خود مقصود حقیقی  
 کا وصال پا گئے۔ انا لله وانا الیہ راجعون

چند ساعتوں میں یہ خبر شہر شہر گاؤں گاؤں پہنچ گئی فضاؤں نے غم کی چادر  
 اوڑھ لی ماحول سوگوار ہو گیا ایوان تقویٰ تاریک ہوا کہ شہر یار اٹھ گیا بزم عشاق  
 لٹ گئی کہ صدر محفل نہ رہا۔ جامعہ کا دارالحدیث حیران اور خاموش تھا کہ مجھ میں  
 علم و حکمت کے موتی لٹانے والا محبت رسول ﷺ کے ذمے ذمے بہانے والا کدھر  
 گیا قیامت صغریٰ بپا تھی اہل زمین کے ساتھ ساتھ زمین و آسمان بھی رو رہا تھا  
 ایک عالم دین بولا حافظ الحدیث کے بیٹوں تم ہی یتیم نہیں ہوئے آج دنیائے  
 اہلسنت یتیم ہو گئی ہے۔ محبین قافلہ در قافلہ پہنچنے لگے راستے دبی دبی سسکیوں سے  
 اٹ گئے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ جاتا۔ سنت رسول ﷺ کے مطابق  
 نماز مغرب کے بعد آپ کو غسل دیا گیا، حضرت مولانا محمد نواز صاحب، صاحبزادہ  
 محمد مظہر قیوم شاہ صاحب، صاحبزادہ سید محمد محفوظ مشہدی صاحب، صاحبزادہ سید  
 محمد عرفان شاہ صاحب صاحبزادہ سید محمد انوار شاہ صاحب، مولانا حافظ نذیر احمد  
 صاحب، مولانا حافظ محمد کریم بخش، مولانا کامل دین رضوی، مولانا مفتی مہر علی  
 صاحب، سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب، مولانا محمد حسین صاحب، مولانا لیاقت علی



صاحب، مولانا زین العابدین صاحب، مولانا کامل دین رضوی صاحب، مولانا مفتی اصغر علی صاحب، مولانا عبد الجلیل صاحب، مولانا عبد الرشید صاحب، مولانا عبد الطیف صاحب، جناب میاں محمد اسلم صاحب، حافظ محمد عظمت اللہ صاحب اور مولانا ظہور احمد جلالی مانگا منڈی نے آپ کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی۔ ساری رات حاضرین زیارت کرتے رہے اور مسلسل تین گھنٹے کھڑے ہو کر محبت رسول ﷺ سے سرشار صلوٰۃ و سلام اور نعت شریف پڑھتے رہے قرآن خوانی کا سلسلہ رات بھر جاری رہا۔

۱۹ نومبر بروز منگل صبح ہزاروں عشاقان جمع تھے قرآن خوانی اور قصیدہ بردہ شریف پڑھتے ہوئے ہر عاشق کو دارالحدیث میں پھر آپ کی زیارت کرائی گئی جامعہ محمدیہ سے آپ کا جنازہ نوبجے اٹھایا گیا اور برب سڑک ہائر سیکنڈری سکول کھکھی شریف کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں لایا گیا جہاں صوفی غلام سرور صاحب بی اے بی ایڈ صوفی محمد افضل حیات صاحب عربی ٹیچر اور حافظ اصغر علی نے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کر رکھا تھا نماز جنازہ اسپیکر کے بغیر ہی ادا کی گئی جنازہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے پاکستان کے کونے کونے کے عشاق اور متعلقین کا تاریخی اجتماع تھا۔ صاحب الرائے لوگوں کے اندازہ کے مطابق ایک لاکھ سے زیادہ افراد نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی آپ کے مریدین اور فضلاء کے علاوہ ملک کے جید علماء کرام اور مشائخ عظام سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے دس بجکر تیس منٹ پر نماز جنازہ ادا کی گئی امامت کے فرائض قبلہ عالم حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۹۳۶ء کے سفر و حضر کے رفیق استاد العلماء مولانا محمد نواز صاحب نے انجام دیئے نماز جنازہ کے فوراً بعد پھر زیارت کرائی گئی بعد ازاں جنازہ اٹھایا گیا بے شمار لوگ زیارت نہ کر سکے، اس لئے پھر پہلے مردوں کو



اور پھر عورتوں کو زیارت کروائی گئی۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد انوار پیر شاہ نے اپنے معاونین مستری محمد عرفان، سید محمد بوٹے شاہ صاحب اور سید سرور حسین شاہ مشہدی، وغیرہ سے ملکر آپ کے مکان سے مشرق کی طرف واقع قبرستان میں قبر انور تیار کرائی تاہوت کے ارد گرد لگنے والی اینٹوں پر رات گئے تک اور صبح نماز فجر کے بعد سینکڑوں علماء حفاظ اور طلباء نے قرآن خوانی کی نصف سے کچھ کم اینٹوں پر دو دو پارے اور باقی اینٹوں پر ایک ایک پارہ پڑھ کر دم کیا۔

نماز ظہر کے بعد تدفین کے لئے جنازہ اٹھا مضبوط سے مضبوط دل بھی ضبط نہ کر سکا ہر ایک کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل بیقرار اور روہیں بے چین تھیں قبر شریف کے پاس پھر زیارت کروائی گئی ٹھیک پونے چار بجے آپ کی تدفین مکمل ہوئی مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ نے انتہائی سوز سے صلوٰۃ و سلام قصیدہ بردہ شریف کے اشعار پڑھے اور دعا فرمائی۔





باب دوم

سوانح حیات جانشین حضرت حافظ الحدیث

پیر سید مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی



## سوانح حیات جانشین حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

### ولادت باسعادت

حضور جانشین حضرت حافظ الحدیث ۴ محرم الحرام بروز جمعرات بوقت اشراق ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹۵۰ء کو حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپکی پیدائش سے پہلے ہی خواب میں حضرت مولانا محمد نواز صاحب کو اشارہ ہو چکا تھا کہ حضرت حافظ الحدیث کے گھر نیک اور صالح فرزند کی ولادت ہونے والی ہے۔

بسم اللہ شریف حضرت حافظ الحدیث نے پڑھائی۔ بعد ازاں حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ <sup>بھکھی</sup> شریف سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا اور منشی مہر دین صاحب مرحوم سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ تحصیل درسیات کیساتھ ساتھ میٹرک کا امتحان سرگودھا بورڈ سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

### دینی تعلیم

آپ نے درسیات کی تکمیل جامعہ محمدیہ <sup>بھکھی</sup> شریف سے کی یہاں آپ نے استاد الاساتذہ مولانا محمد نواز صاحب مجددی، مولانا حافظ کریم بخش صاحب جلالی، مولانا حافظ نذیر احمد جلالی سے موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کی۔

حضرت پیر سید عظمت علی شاہ صاحب آستانہ عالیہ حضرت کیلیا نوالہ شریف ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی جلالی جامعہ کے اساتذہ سے اسباق پڑھنے کے بعد حضور قبلہ حضرت حافظ الحدیث پیر



سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کو سنایا کرتے اس طرح ہم دیگر طلباء سے زیادہ محنت اور لگن سے پڑھتے اور قبلہ حضرت حافظ الحدیث ہمیں زیادہ سختی اور محنت سے اسباق پڑھاتے۔ ہم اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ چھٹی نہ کرتے بلکہ آپ کے پاس چھٹی کے بعد بھی پڑھا کرتے۔

حضور جانشین حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کی زیر نگرانی انتہائی محنت لگن اور جانفشانی سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ آپ نے درسیات کی تکمیل کے دوران ہی ابتدائی کتب کی تدریس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ <sup>بھکھی</sup> شریف شروع کر دی آپ نے صرف 'نحو' فلسفہ' منطق و معانی' فقہ' اصول حدیث اور علم حدیث پاک کو نہایت محنت کیساتھ پڑھاتے اور اپنے والد گرامی سے ۱۹۷۳ء میں دورہ حدیث شریف مکمل کیا اور تنظیم المدارس کے امتحان منعقدہ ۱۹۷۳ء میں امتیازی کامیابی حاصل کی۔

### جناب حضرت صاحب بحیثیت معلم

۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۵ء تک آپ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ <sup>بھکھی</sup> شریف میں باقاعدہ تدریس فرماتے رہے اور جامعہ کے ناظم اعلیٰ کے فرائض بھی بخوبی سر انجام دیتے رہے۔ آپ نے جامعہ کے معاملات کو انتہائی خوش اسلوبی اور مہارت سے سر انجام دیا۔ اور جامعہ کے موجودہ بلاک کی تعمیر اور تزئین و آرائش کا کام آپ ہی نے کروایا۔

### اقامت دین حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

شروع ہی سے آپ کے دل میں دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ حمیت محبت



کے جذبات موجزن تھے۔ جب ملک کے اندر تحریک ختم نبوت زوروں پر تھی اور آپ کی امنگیں جوان جذبات میں جوش اسباب اور ضروریات کی طرف توجہ دیئے بغیر آپ نے فضلاء جامعہ کی قیادت کرتے ہوئے ۱۹۷۴ء میں ضلع گجرات کے مختلف شہروں میں جلسوں کے ذریعے رائے عامہ کو ہموار کیا اور مرزائیوں کی ناپاک جساتوں سے عامۃ المسلمین کو آگاہ فرمایا۔ ان ہی جذبوں کے امین بن کر ۱۹۷۷ء میں سوشلزم کیخلاف جہاد کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ قومی اتحاد کے ٹکٹ پر انتخاب لڑا تا کہ ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہو سکے۔ اس جدوجہد کے دوران قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں تین ماہ تحریک کی کامیابی تک سنٹرل جیل گجرات میں قید رہے اس دوران اپنی ضمانت کروانے کیلئے منع کر دیا اور ان انتخابات میں شمولیت سراسر دینی جذبے کے تحت تھی جو کہ آپ کی آئندہ زندگی ثابت کرتی ہے کافی عرصہ جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے جوائنٹ سیکرٹری بھی رہے۔

جب جماعت اہلسنت کے تاروپول بکھر چکے تھے ہر کوئی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کے بیٹھ گیا تھا جب ہر کوئی جماعت اہلسنت کا لیڈر بننے کے چکر میں تھا تو حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کے رقیق دل میں ہی اہلسنت و جماعت کے ورکروں کا درد جاگا اور آپ نے جماعت اہلسنت کے اتحاد کے لیے کوشش شروع کر دی۔ آپ کی ان کوششوں کے اعتراف میں جماعت اہلسنت کے اتحادی اجلاس منعقدہ حزب الاحناف لاہور جماعت اہلسنت کے اساسی ادارہ کی سپریم کونسل کے تاحیات رکن مقرر کئے گئے۔

### بیعت و اجازت

حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء بمطابق ۱۳۹۹ھ



.....  
 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب اپنے والد بزرگوار غوثِ زمان حضرت قبلہ حافظ الحدیث  
 کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور آپ سے رجب  
 المرجب ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۵ء سلاسل اربعہ میں اجازت کا شرف حاصل کیا  
 مزید برآں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی چہلم کی تقریب میں سلاسل عالیہ نقشبندیہ  
 قادریہ اور چشتیہ کے مندرجہ ذیل بزرگوں نے اجازت و اخلافت سے نوازا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ: بدرالمنشخ حضرت قبلہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری  
 اور حضرت قبلہ سید انیس الجتبی شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ چراغیہ والٹن  
 لاہور

سلسلہ عالیہ قادریہ: شہزادہ محدث اعظم پاکستان حضور قبلہ قاضی فضل رسول  
 حیدر صاحب آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان فیصل آباد  
 سلسلہ عالیہ چشتیہ: زینت المنشخ حضرت پیر سید برکات احمد شاہ صاحب  
 آستانہ عالیہ جلال پور شریف

## شادی خانہ آبادی

آپکی شادی خانہ آبادی ادیاں شریف ضلع سرگودھا کے ایک معزز مشہدی  
 سادات گھرانے میں ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔ آپکے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں  
 ہیں۔

سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے سب  
 سے بڑے پوتے ہیں اس لئے آپ کی خصوصی توجہ سید محمد نوید الحسن پر رہی۔  
 جب سید نوید الحسن کی پیدائش ہوئی تو آپ نے سارے گاؤں میں بتائے تقسیم  
 کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ کی وجہ سے نوید الحسن شاہ صاحب کافی ذہین ہیں  
 آپ نے ابتدائی تعلیم مکھی شریف کے ہائر سیکنڈری سکول سے حاصل کی۔



.....  
 میٹرک تک تعلیم کھکھی شریف سے حاصل کرنے کے بعد آپ نے ایف اے بی  
 اے گورنمنٹ کالج سرگودھا سے پاس کئے۔ اس کے بعد آپ نے درس نظامی کی  
 ابتداء استاد العلماء حضرت علامہ مولانا ظہور احمد جلالی صاحب مانگا منڈی سے کی  
 منطق، فلسفہ اور دیگر فنون کی تعلیم آپ نے شیخ القرآن حضرت علامہ منظور احمد  
 صاحب دارالعلوم غوثیہ رضویہ نیوجنڈاں والا بھکر سے حاصل کی۔ اور دورہ حدیث  
 شریف حضرت علامہ مولانا غلام نبی صاحب سبزی منڈی فیصل آباد سے مکمل کیا۔  
 جبکہ سند و اجازت حدیث شریف استاد الاساتذہ مولانا محمد نواز صاحب نقشبندی  
 مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ تنظیم المدارس کے امتحان میں آپ نے پورے  
 ملک میں تیسری پوزیشن حاصل کی پھر آپ نے اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام  
 آباد میں ایل ایل بی آنرز کیا اور آج کل ایل ایل ایم (اسلامک جیورس پروڈنس)  
 کر رہے ہیں۔

صاحبزادہ سید مسعود الحسن شاہ صاحب آپ نے ابتدائی تعلیم قاری  
 نذر حسین جلالی صاحب سے حاصل کی۔ قاری صاحب نے اپنی علالت کی وجہ  
 سے درس دینا چھوڑ دیا تو پھر آپ ادیاں شریف میں قاری محمد اعظم صاحب سے  
 تعلیم حاصل کرتے رہے اور قرآن کریم آپ نے ادیاں شریف میں حفظ کیا۔  
 حفظ کے بعد آپ نے میٹرک پرائیویٹ کیا اور بی اے اسلامیہ کالج چنیوٹ سے  
 کیا اور ایل ایل بی آپ نے پنجاب لاء کالج لاہور سے کیا۔

صاحبزادہ سید شبیہ الحسن شاہ صاحب آپ نے ابتدائی تعلیم جامعہ  
 محمدیہ نوریہ رضویہ کھکھی شریف کے مدرس قاری محمد صفدر جلالی صاحب سے حاصل  
 کی۔ ساتھ ساتھ سکول کی تعلیم بھی جاری رہی آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائر  
 سکینڈری سکول کھکھی شریف سے کیا۔ اب اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد



.....  
 سے بی اے آنرز انگلش کر رہے ہیں۔ آپ بہت لائق اور شاداب طبیعت کے مالک ہیں ہر کسی کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے اور ہر کسی کی مدد کرنے والے ہیں اللہ تینوں بھائیوں کو صحت و ایمان کی دولت سے مالا مال کرے۔

## حج و زیارات مقامات مقدسہ

حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب ۱۹۸۰ء میں پہلے حج مبارک کی سعادت حاصل کی پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسول پاک ﷺ کے روضہ اقدس کی حاضری کیلئے ۱۹۹۱ء میں براستہ دوہئی تشریف لے گئے۔ ۱۹۹۳ء میں مسقط کے پاکستانیوں نے آپ کی قیادت میں حج مبارک ادا کیا۔ آپ پاکستان سے مسقط تشریف لے گئے اور وہاں سے آپ نے براستہ روڈ حج مبارک کی سعادت حاصل کی۔

۱۹۹۶ء میں آپ معتمر عالم اسلامی کی دعوت پر عراق تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں معتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں بحیثیت مندوب شرکت کی اور مزارات اولیاء اور صحابہ کرام کی زیارت بھی کی۔ آپ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ، حضرت شاہ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ، حضرت معروف کرنی رضی اللہ عنہ، حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف اور کئی مزارات کی زیارت کی ۱۹۹۸ء میں خانہ کعبہ اور در رسول ﷺ کی حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے۔

۱۹۹۹ء میں کویت میں رہنے والے مسلمانوں نے آپ کو کویت میں تشریف لانے کے لیے عرض کیا اور آپ تبلیغ و اشاعت دین کے لیے کویت تشریف لے گئے۔

۲۰۰۰ء میں مسقط اور دوہئی میں رہنے والے پاکستانیوں نے آپ کی قیادت



.....  
 میں حج ادا کرنیکی خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے اس قافلہ کی قیادت کی منظوری دی اور آپ مسقط تشریف لے گئے اور وہاں سے براستہ دہلی سعودی عرب بہت بڑے قافلے کی قیادت فرماتے ہوئے حج بیت اللہ اور روضہ محبوب پاک ﷺ کیلئے حاضر ہوئے پھر تو آپ کے دل میں در رسول ﷺ کی حاضری کی تڑپ دو چند ہوتی گئی۔ جب کسی کل چین نہ آیا تو ۲۰۰۳ء کو پھر عمرہ کے لیے رخصت سفر باندھا اور ۲۰۰۳ء کو برستی آنکھوں اور دھڑکتے دل کیساتھ آپ دیار حبیب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو قرار نصیب ہوا پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کی وہی کیفیت ہوگئی۔ حبیب پاک ﷺ کی سرزمین سے دوری آپ کو بے چین رکھنے لگی تو آپ نے پھر مدینہ پاک کی حاضری کا اہتمام کیا اور ۲۰۰۵ء میں آپ عمرہ کیلئے تشریف لے گئے اور آپ نے عمرہ ادا کرنے کے بعد اپنے دل کے تمام ارمان مدینہ شریف حاضری کے پورے کئے اور در حبیب کی کافی زیارت کی۔ اور نمازیں ادا کی اب پھر حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی یہ کیفیت ہے کہ نہ دل کو چین ہے نہ رات کو آرام ہے ہر وقت مدینے کی تڑپ ہے کہ کب بلاوا آتا ہے اور آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو قرار آتا ہے۔

## مشائخ عظام کی توجہ

حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی طرف مشائخ کی توجہ بچپن ہی سے ہے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں آپ کو ثانی فائیڈ بخار ہو گیا جو کہ انیس دن رہا۔ آپ گھر کے اندر دوپہر کے وقت برآمدے میں چارپائی پر بخار کی کیفیت میں تھے ایک چارپائی حضرت مائی صاحبہ اور ساتھ تیسری چارپائی پر حضور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما رہے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری قسمت نے یاوری کی مجھے خواب میں تاجدار شرقپور



شریف حضور میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے اپنی شہادت کی انگلی میری پسلی میں چبھو کر فرمایا کہ تمہارا بخار اتر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا خاص فضل و کرم فرمایا ہے۔ شاہ صاحب سے کہو کہ پہلی فرصت میں شرقپور شریف حاضری دیں اور آتے ہوئے حضرت کیلیا نوالہ شریف سے ہو کر آئیں۔ اس خواب کی لذت اور سرور سے میں اتنا مرعوب ہوا کہ میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنسو دیکھ کر والدہ صاحبہ فرمانے لگیں کہ زیادہ تکلیف تو نہیں میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں خواب کو یاد کر کے رونے لگا میرے رونے کی وجہ سے حضرت قبلہ ابا جی حضور بھی بیدار ہو گئے پوچھنے پر میں نے خواب بیان کیا آپ نے والدہ صاحبہ کو فرمایا اس کی قمیض ہٹا کر دیکھو آپ نے قمیض ہٹا کر دیکھا تو انگلی کا نشان پسلی پر موجود تھا۔ آپ فرمانے لگے کہ مظہر قیوم بیٹا گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ بزرگوں کی توجہ اور نظر عنایت کی دلیل ہے اور واقعی آپ کا بخار اسی دن اتر گیا اور آپ بالکل ٹھیک ہو گئے۔

آستانہ عالیہ کے دیرینہ خادم حکیم فتح محمد ساقی جلالی صاحب کے بھائی میاں غلام یسین جلالی ساکن نصیر پور کلاں ضلع سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے چند دن قبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے نصیر پور کلاں سے کافی سارے ساتھی حاضر خدمت ہوئے تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کا وصال بالکل قریب ہونے والا ہے۔ ایک ساتھی نے عرض کیا کہ حضور آپ کے بعد ہمارا والی وارث کون ہوگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آنے والا وقت خود بخود بتا دے گا پھر چند دنوں کے بعد آپ کا وصال بکمال ہو گیا مجھے خواب میں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی آپ دارالعلوم کے بڑے گیٹ کے پاس کھڑے



ہیں اور آپ کے دائیں طرف موجود حضرت صاحب پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی مدظلہ العالی کھڑے ہیں۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ میرے وصال کے بعد کوئی ولی نہیں رہا ادھر دیکھو میرا یہ بیٹا محمد مظہر قیوم اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اور یاد رکھو کہ کوئی بھی ولی اللہ یہ نہیں کہتا کہ میں ولی اللہ ہوں بلکہ وہ تو اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔

### حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی تعمیر

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا مزار آستانہ عالیہ سے مشرق کی طرف واقع دس کنال رقبے پر مشتمل ہے۔ جس کی ڈیزائننگ بہت ہی شاندار ہے۔ اس کی بنیادوں میں سے ہی مضبوطی اور خوبصورتی کا انتہائی خیال رکھا گیا ہے۔ دربار شریف کی تزئین و آرائش کے کام کی نگرانی حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنا گھر تعمیر کرنے کی بجائے دربار شریف کی تعمیر کو فوقیت دی اور مہمانوں کی خدمت کیلئے بیٹھک بھی دربار شریف کے پاس ہی بنائی ہے جس میں مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام ہوتا ہے۔

دربار شریف کا فرش انتہائی خوبصورت پتھر سے مزین ہے اور دیواروں پر سفید اور سیاہ ٹائیلوں کا حسین امتزاج حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کے نفیس ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے اور گنبد شریف میں شیشہ کاری کا کام ملتان سے کاریگر منگوا کر کیا گیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک سے سجایا گیا ہے اور جا بجا فارسی اشعار لکھے گئے ہیں جو کہ حضرت صاحب کے ذوق کے آئینہ دار ہیں (نقشہ نویس نے دربار شریف کی تعمیر کا تخمینہ پچاس لاکھ لگایا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کے ذوق اور مہنگائی کی وجہ سے پچھتر لاکھ سے اوپر خرچ ہوگا۔



دربار شریف کی دیدہ زیب چار دیواری اور دربار شریف کی کھڑکیاں جن پر نبی پاک ﷺ کے نعلین پاک اور عمامہ شریف بنے ہوئے ہیں باذوق لوگوں کو دعوت نظارہ دیتے ہیں گنبد شریف کے اوپر سفید سنگ مرمر کی ٹائلیں لگی ہوئی ہیں اور سب سے اوپر سفید مرمری بلب رات کے اندھیروں میں جگمگاتا ہے اور دربار شریف کا وسیع و عریض پارک بھی صاحب ذوق لوگوں کو دعوت نظارہ دیتا ہے۔ یہ سب حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور قدرت کی طرف سے کبوتروں کا تحفہ ہے جو کہ بکثرت ہیں اور دن رات حضرت حافظ الحدیث کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

## کشف و کرامات

اس واقعہ کا راقم الحروف (راجہ محمد مظہر حسین جلالی) شاہد ہے۔ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب، سید انوار پیر شاہ صاحب اور بندہ عرس پاک چھالے شریف کڑیا نوالہ جا رہے تھے۔ آستانہ عالیہ سے تقریباً ظہر کی نماز کے بعد روانگی ہوئی۔ ہم کھاریاں سے دولت نگر کے راستے جا رہے تھے کہ راستہ بھول کر ایک کچی سڑک پر چل پڑے مغرب کے بعد ہم ایک برسائی نالے سے گزرنے لگے گاڑی کچھ گہرے پانی میں پھنس گئی گاڑی میں بھی چار پانچ انچ پانی آ گیا اور اس کا سلنسر بھی ڈوب گیا پیر انور صاحب فرمانے لگے کہ اب نیچے اتر کر دھکے لگانا پڑے گا لیکن حضرت صاحب نے فرمایا تم اشارت تو کرو جیسے ہی پیر صاحب نے سوچ آن کیا ادھر حضرت صاحب نے زور سے اللہ کہا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہوتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں گاڑی اشارت ہو گئی اور ہم وقت پر منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

راقم الحروف کو کچھ عرصہ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی خدمت



.....  
 میں رہنے کا موقع ملا ہے۔ آپ انتہائی غریب پرور اور مہربان ہیں غریبوں کی اتنی امداد فرماتے ہیں کہ میں خود حیران رہ جاتا تھا۔ میں خود جب زیادہ بیمار ہوا تھا تو کافی دفعہ آپ نے میری پیسوں سے مدد فرمائی۔ گھر سے امی جان بھی غریب پروری میں سبقت لے جانے کی کوشش فرماتی رہتی ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ میں جانشین حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پیر طریقت رہبر شریعت سید محمد مظہر قیوم شاہ کو صحت کاملہ اور عمر خضر عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

(آمین)



## ماضى - حال - مستقبل

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - حَمْدِ الشَّاكِرِينَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا حَمَدَ  
 هِ الْآنبيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ - وَعِبَادُ اللَّهِ  
 الصَّالِحُونَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ  
 لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا - وَاذْكُرُ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ  
 اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَأَنَّ لِلَّهِ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ - عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسَى  
 وَالذِّيَانُ لَا يَمُوتُ إِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تُدِينُ تُدَانُ - اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى  
 وَصَدَّقَ بِالْحَسَنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ



اللہ تبارک و تعالیٰ دی حمد و ثنا۔ اللہ تعالیٰ دے محبوب نبی پاک ﷺ تے درود و سلام دا ہدیہ پیش کرنے توں بعد ایہہ آیت کریمہ ساڈے مستقبل دی نشان دہی کر دی اے۔ اور مستقبل نوں واضح کر دی اے۔ ایہہ وی آکھ سکی دا اے کہ انسان نوں ساری زندگی دے واسطے ایسا سبق اے جیہڑا اگر انسان دے پیش نظر رہوے تے انسان بندہ بن جائے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ بندہ بنانا چاہندے نے اللہ تعالیٰ فرماندے نے دنیا تے انسان اپنے ماضی حال اور مستقبل نوں اک آن وچ پہچان سکدا اے۔ اگر انسان جوانی وچ اے تے ایہہ اپنے بچپن دا مطالعہ کرنا چاہیے تے کئی بچے اہدے سامنے موجود نے جیہڑے کہ روٹی کھانے توں عاجز نیں۔ ہضم کرنے توں عاجز نیں دنیاوی کوئی غذا اور کوئی اچھی چیز وی انہاں نوں کما حقہ، فائدہ نہیں دیندی۔ اگر انسان جواناں نوں دیکھے تے اپنے آپ دا مطالعہ کرے کہ میرا وقت جوانی اے۔ اپنے ماضی دا اندازہ لگاوے۔

اپنے ماضی دا مطالعہ کرنے واسطے اس بچے ولوں دیکھے جیہڑا اے ماں دے دُدھ توں بغیر کوئی چیز استعمال نہیں کر سکدا۔ گویا کوئی اچھی تو اچھی چیز وی کھاوے تے ہضم نہیں کر سکدا۔ لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ دے انعام و اکرام توں فائدہ نہیں اٹھا سکدا۔ اللہ تعالیٰ جیہڑیاں نعمتاں انسان نوں عطا کیتیاں نے ایہہ بچے انہاں نعمتاں توں اے محروم اے۔ عن قریب اہدے وچ ایہہ استعداد صلاحیت پیدا ہو جائے دی جیہڑی کہ تمام انعام خداوندی کولوں کما حقہ فائدہ اٹھانے وچ مدد دے گی۔ پہلے بچے دا مطالعہ کیتیاں اپنا ماضی یاد آجاندا اے۔

جے کدی ایہہ بڈھا ہو جائے تے جوان نوں سامنے رکھ کے تے اُہدی جوانی دا مطالعہ کرے کہ اُہدی اور میری جوانی وچ کی فرق اے۔ ہن اہدیاں ساریاں امنگاں آرزواں شباب نوں پہنچ گیاں نیں۔ اس وقت ایہہ بندہ اپنے



آپ نون سمجھدا اے کہ میں سب تے قادر آں میں سب کجھ کر سکدا آں۔ بلکہ دو جیاں نالوں میں قوت شباب وچ آں میں انج کر دیاں گا۔ اس نون کدی خیال وی نہیں آیا۔ اپنی قوت اُتے اعتماد اے اتنا اعتماد اے جتنا خدا تعالیٰ اتے اعتماد اے۔ ایہہ جوانی دی خرابی اے۔ اور ایہہ بڈھا وکھے اہن جوانی ایہہ کنج آئی اے تے میں جوانی کنج آئی اے۔ ایہہ اپنی جوانی دا مطالعہ کرے۔ اوہ اگر بڈھا اے تے اوہ ہور وی بڈھے آدمی ویندا اے۔ جوان وی بڈھیاں نون ویندا اے۔ اور آہندا اے میں وی انج ہونا این مطالعہ کرے کہ جو کجھ ایہہ کر رہے نیں۔ جس طرح ایہہ معذور ہور ہے نیں۔ جس طرح ایہہ اپنی قوت شباب نون ٹور رہے نیں الوداع کہہ رہے نیں۔ قوت شباب انہاں نون جواب دے رہی اے۔ ات ویلے ایہہ سمجھ سکدے نیں کہ ساڈی قوت شباب تے سن جواب دے کے جارہی اے۔ عن قریب اساں وی انج ہی ہو جانا ایں۔

اک نے دو بے دا تے دو بے نے ترتیجے دا مطالعہ کیتا تے سارے زمانیاں دی سمجھ رل جانی ایں لیکن اک وقت اے جہدا مطالعہ کوئی نہیں اس دا حکم اللہ تبارک و تعالیٰ خود فرماندے نے جت ویلے ایہہ حیاتی ایہہ زندگی مک جانی ایں اس تون بعد کی ہونا ایں۔ اج تے بندے آہدے نے کہ بندہ بیماری نال مر جاندا اے یا بڑھا پے نال مر جاندا اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے موت دینی ہی دینی اے خواہ بیمار کر کے دیوے یا تندرستی وچ دیوے۔ موت تک تے اک دو بے دے مرنے نال یقین اے مرنے تون بعد یقین کوئی نہیں۔ قرآن کریم نیں کئی جگہ اُتے ارشاد فرمایا اے کہ مرنے تون بعد دہن اس قسم دی زندگی ملنی اے اس زندگی دے اندر دھاڈے ایہہ حالات ہونے نیں۔ لیکن اج بندہ اپنے آپ ایہہ سوچی پھیرے کہ میں مطالعہ نہیں کرنا تے ناں کرے۔ اس گل دا علم



اپنے مطالعہ نال اپنے تجربے نال اپنے ماضی مستقبل نوں ویکھ کے نہیں آؤندا۔  
ایہہ علم آؤندا اے وحی خداوندی نال۔ تین اپنا ماضی مستقبل ویکھ کے یقین آسکدا  
اے کہ میں وی انج کر لوں۔ اللہ تعالیٰ دا پیغام سن کے تن یقین نہیں آؤندا۔ اللہ  
تعالیٰ فرماندا اے محبوب ﷺ جس چیز دا علم انج دھاڈے کول نہیں ایہہ علم میں وحی  
نال عطا فرماناں۔ وحی ایہہ علم اے جس نال کسے ہوری چیز دا مقابلہ نہیں۔ کیوں  
وحی آؤندی اے اس مالک حقیقی دی طرفوں جس دی طاقت لازوال اے اس دی  
طاقت دا کوئی اندازہ نہیں ایہہ کدی عاجز آنے والی ذات نہیں ایہہ ہمیشہ لازوال  
اے۔ اس دی قدرت کاملہ اتی اے کہ کائنات دی کوئی وی شے اہدے مقابلے  
وج نہیں آسکدی۔ اس نے جت ویلے وحی نبی پاک ﷺ اتے فرمائی علم وحی  
اس گلے قطعی نہیں یقینی اے کہ میرے محبوب ﷺ تک وحی پہنچنے دے اندر شیطان  
دخل نہیں دے سکدے۔ اللہ تعالیٰ کولوں نبی پاک ﷺ تک وحی پہنچنے دا اک  
طریقہ نہایت اہم ایہہ وی کہ حضرت جبرئیل دے اگے پیچھے کئی فرشتے ہوندے  
نے جیہڑے کسے وی جن شیطان کسے ہوری فساد آلی چیز نوں انہاں دے قریب  
نہیں آون دیندے۔ چوکیداری نال وحی آؤندی اے کوئی وی چیز نیڑے نہ  
آوے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے باطل اہدے اگے پیچھے وی نہیں آسکدا قریب تے  
بڑی دور دی گل اے۔ چہ جائیکہ اہدے نال ملاوٹ کرے۔ وحی جیہڑی اے ایہہ  
انبیاء واسطے قطعی اے۔ وحی اتے اتنا یقین اے جتنا ماضی، مستقبل دے مطالعہ  
نال تن یقین آؤندا اے۔ اہدے نالوں زیادہ یقین اے ساڈی حس غلطی کر سکدی  
اے۔ ساڈا عقل کسے ویلے برباد ہو جاندا اے۔ کسے ویلے کجھ ہوندا اے کسے  
ویلے عقل تیز ہوندا اے کسے ویلے عقل خراب ہوندا اے۔

لیکن وحی خداوندی تبدیل نہیں ہوندی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندے نے۔



.....

جدوں میں حکم کراں گا کہ نافرمان تے بدکار لوکاں نوں سزا دیو۔ تے انہاں نوں جہنم وچ جلایا جائے گا۔ تے لوک چیرکاں مارن گے۔ آکھن گے کی یا اللہ ساڈے اتے رحم کر۔ اک واری سن ایتھوں کڈھ۔ اسی جا کے نیک عمل کریئے۔ اس طرح دے نیک عمل کریئے۔ جیہو جے اساں اگے دنیا اتے رہ کے تے نہیں کیتے۔ اگے اسی ماڈے عمل کر دے رہے آں ہن نیک عمل کراں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے جے جا کے تساں نیک عمل کرنے ہون اگے دہن عمر دے کے وقت دے کے سوچنے دا موقعہ دے کے تہن نصیحت کرنے آلا بھیج کے من دوجی جگہ دہن ڈرانے آلا بھیج کے۔ نہ تے تساں آپ سوچیا نہ تساں کسے سوچنے آ لے دی گل قبول کیتی اے ایہہ دووے تساں نہیں کیتیاں ہن جا کے تساں نیکی کی کرنی اے۔ اللہ تعالیٰ فرماندے نے من ہن وی کجھ مشکل نہیں کہ میں دہن دوزخ وچوں کڈھ کے دنیا اتے گھل دیواں۔ تسی تے آہدے او اسیں نیک عمل کراں گے۔ تسی ایہہ جیڑی گل کر دے او۔ ایہہ جھوٹی اے تسی جھوٹے پے بول دے او۔ تساں دنیا اتے ٹر جان تو بعد آکھناں اے کہ اساں ہن مرنا کوئی نہیں دہن ایہہ غلطی لگ جائے دی کہ اساں جانا کوئی نہیں نیک عمل من تساں کرنے کوئی نہیں۔ تے مطلب ایہہ اس دنیا وچ رہ کے جس نوں یقین آ گیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دے پیغام وچ بھل نہیں لگدی اُہدے وچ کدی وی نسیان تے کسے قسم دا فتور نہیں آؤندا۔ تے اس نے دنیا وچ رہ کے کسے نال نیکی دے معاملات کیتے تے پرہیزگاری وی اختیار کیتی قرآن پاک، حدیث پاک تے شریعت محمدی ﷺ دی ایسی تصدیق کیتی اے کہ ذرہ بھروں اہدے وچ شک نہیں رہ گیا۔ یقین کامل نال اتباع کیتی اے ہر چنگی گل نوں تسلیم کیتا اے ہر بری گل توں ہوڑیا اے۔ تے ایہہ جیہڑے کم من تے دوہن مشکل لگدے نے دنیا دے معاملات۔ اسی آکھ



.....  
 دے آں کہ دنیا دے معاملات رکھیے تے دین دے کم ساڈے کولوں نہیں ہوندے۔ دین رکھیے تے دنیا نہیں راہندی۔ انہاں دے نزدیک ایہہ گل بنی ہوئی اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندے نے میں دنیا دے سب کم انہاں واسطے آسان کر دینا۔ جس نے نیکی کیتی۔ میرے حکم دی تصدیق کیتی۔ قرآن و حدیث دی تصدیق کیتی۔ اور جس نے پرہیزگاری اختیار کیتی۔ اس دے سارے کم دین دنیا دے میں اس نے آسان کر دینا۔ ایہہ تے آہدے نے دنیا راہندی نہیں۔ دنیا جاندی ہی نہیں دنیا اصل ہے ہی انہاں کول جہاں اللہ تعالیٰ دی تصدیق کیتی اے جہاں پرہیزگاری اختیار کیتی اے۔ صحیح دنیا جیہڑی اے اصلاحی دنیا جیہڑی اے۔ ایہہ دنیا جیہڑی نقصان نہیں دیندی ایہہ ہے ہی انہاں کول۔

اور فرمایا دو جے لوک کون نے واما من بخل۔ جیہڑے بخیل بن باہندے نے بخیل ایہہ ہوندا اے جہدے کول جائز مال آیا اے۔ اس دا حقیقتا جائز مصرف وی اے تے ایہہ اہدے اتے خرچ نہیں کردا۔ اس واسطے بخیل ایہہ ہوندا اے۔ جیہڑا مال دا انج پیارا ہووے کہ عمل یا ایمان جاندا اے تے جاندا رہوے لیکن ایہہ اپنا مال نہ کڈھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس بخیل دے متعلق فرماندے نے بخیل بھانویں جتیاں عبادتاں کرے جنگل وچ وی کرے خشکی وچ وی کرے تری وچ وی کرے اس بہشت کوئی نہیں جاتا کیونکہ اہدے وچ بڑی بری صفت اے۔ اس مال نوں جائز کماں اتے خرچ کرنا اے۔ ایہہ مال نرا بندھ وی نہیں رکھنا۔ تے نرا ضائع وی نہیں کرتا اگر اک پیسہ وی ضائع کیتا دنیا دے ایسے کماں اتے جہدی شریعت اجازت نہیں دتی تے اس اک پیسے دا وی تن حساب دینا پوسی۔ ایہہ مال تیرا تے نہیں۔ اگر ایہہ مال تیرا ہوندا تے حساب ناہی ہوندا۔ قیامت آ لے دن اک اک پیسے دا حساب ہونا اے تے معلوم ہو یا کہ ایہہ مال







فرمایا۔ اہدے واسطے دین دنیا دے کم اوکھے نے۔ اہدے واسطے دین دنیا رکھن مشکل اے ایہہ تنگ ای تنگ اے۔ جیہڑی گل کردا اے کہ میں انج کیتا تے انج ہو گیا۔ میں انج کیتا تے انج ہو گیا۔ ان خرابیاں ہی نظری آؤندیاں نے۔ صحت مند چیز نظری ہی کوئی نہیں آؤندی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندا اے دین دنیا دے کم آسان کر دینا ایہہ وی میرا ای کم اے مشکل کر دینا ایہہ وی میرا ای کم اے پر کردا میں تاں آں جے بندہ میرے ول آجاوے۔ جے ایہہ بندہ بن کے آ جاوے، تے مشکل وی آسان ہو جاندی اے۔ جے آپ ایہہ کجھ بن کے آوے تے آسان وی کم مشکل ہو جاندے نے اللہ تعالیٰ ایہہ جیہڑی خبر سنادتی اے تے فیر ایہہ صرف ایہہ آکھے کہ میں نیک عمل کراں جیہڑے اگے نہیں کیتے۔ ایہہ تے دنیا دی گل اے۔ ایس توں معلوم ہو یا کہ اللہ تعالیٰ اگے لا پرواہی کم نہیں دینی اہدے اگے عاجزی تے انکساری کم دیندی اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سن ایہہ عجز اللہ تعالیٰ اپنا فیض ایہہ اپنی محبت عطا فرمائے۔ من اوہ دنیا اتے ہی مرنے توں پہلے اللہ تعالیٰ دیاں خوشخبریاں فرشتیاں دے ذریعے حاصل کردا اے۔ اک بزرگ مرنے توں پہلے آہندے نے کہ میرے اتے بڑی آسانی ہو گئی۔ اے ایہہ کیوں آہدے نے اک دن پہلے انہاں نوں خوشخبریاں ملدیاں شروع ہو جاندیاں نے کہ تیری زندگی کامیاب ہو گئی اے تیری حیاتی کار آمد بن چکی اے ہن توں میرے کول آجا۔ ایہہ من کہہ سکدا اے کہ میرا کم بن گیا اے۔ میں ہن جانے والا آں۔ الہہ سب کجھ کہہ سکدے نے۔ ایس توں تک وی اے کہ اک نقشبندی بزرگ وی ۲۰ ویہ سال پہلے فوت ہوئے نے جس وقت فوت ہون لگے تے ایہہ ہولی ہولی پوانی ول آؤن لگ پئے۔ سراندی ولوں پواندی ول آؤن لگ پئے تے انہاں نوں عرض کیتا گیا کہ حضرت جی ایہہ غلط اے تسی



.....  
 سرہانے اتے رہوو۔ ہٹھاں کدے ٹر پئے او انہاں فرمایا۔ میں سرہاندی کیکن  
 رہواں کہ میں ایہہ جا پیا دیناں نبی پاک ﷺ نوں۔ میں سرہاندی کیکن بہواں  
 اتھے آقا و مولا نبی پاک ﷺ تشریف فرما نیں۔ ایہہ گلاں وی ہین اللہ تعالیٰ  
 انہاں دے سایے ہٹھ رکھے۔ آمین۔



## شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - حَمْدِ الشَّاكِرِينَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا حَمَدَ  
 هِ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ - وَعِبَادُ اللَّهِ  
 الصَّالِحُونَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ  
 لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا - وَاذْكُرْ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ  
 اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَأَنَّ لِلَّهِ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ - عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسَى  
 وَالذِّيَّانُ لَا يَمُوتُ إِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تُدِينُ تُدَانُ - اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا  
 بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ  
 أَعْدَاءً فَأَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۝



اللہ تبارک و تعالیٰ دی حمد و ثنا نبی پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے توں بعد اک مسئلہ ایہو جیہا بیان کرنے دی ضرورت اے۔ انشاء اللہ دریا کوزے وچ بند کرنے والا مسئلہ ہے کیونکہ وقت کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلا ارشاد فرمایا۔ اے جیہڑے ایماندار اوہ ایہہ اللہ تعالیٰ کولوں انج ڈرو جیویں ڈرنے دا حق اے۔ اللہ تعالیٰ دا ڈر رکھیا کرو۔ دو جا فرمایا میرے کول آون توں پہلے مسلمان ہوو۔ جس وقت دہن موت آوے اس وقت تسی ایماندار ہو کے مرو۔ بے ایمان ہو کے نہ مرو۔ اسلام بڑی پیاری چیز اے اس نال مشرف ہو کے دربار خداوندی وچ حاضر ہوو۔

اللہ پاک جل شانہ تیرے واسطے کی فرماندے نے واعتصموا بحبل اللہ جميعاً ولا تفرقوا سارے اللہ تعالیٰ دی رسی نوں مضبوطی نال پکڑ لو۔ اکٹھے ہو کے پکڑ لو۔ فرقہ فرقہ نہ بنو۔ ایہہ فرما کے تے اگے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ دھاڈے اتے جیہڑی نعمت بھیجی اے اس نوں وی یاد کرو۔ اذکنتم اعداء۔ تسی آپے وچ اک دوجے دے جانی دشمن آؤ اک دوجے دے خون دے پیاسے آؤ لیکن اللہ تعالیٰ تہاڈے درمیان الفت و محبت پیدا کر کے بغض و عداوت دور کر کے دہن سب نوں بھائی بھائی بنا دیتا۔ تسی لہذا فرقہ فرقہ نہ بنو اک اللہ تعالیٰ دی رسی مضبوط پکڑ لو۔ اکٹھے ہو جاؤ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہاں نے عمل کر کے ویکھایا۔ لیکن عمل کر کے ویکھایا۔ اختلاف ضرور ہوندے نے ہر اک بندے دے درمیان رائے دے اعتبار نال اختلاف ہوندے نے۔ کوئی ایسی چیز اللہ تعالیٰ دی نعمت ہووے کہ جس نعمت دے ذریعے اختلاف مٹ جان۔ اس نعمت دے ذریعے اک چیز تے متفق ہو جان ایہہ شان صحابہ رضی اللہ عنہم اے اس دور توں پیچھے بڑا مشکل دور اے۔ لیکن نبی



پاک ﷺ اللہ تعالیٰ دی ایسی نعمت نے۔ آپ ﷺ دے حکم دے سامنے جدوں ساریاں گردن جھکائی اے من اختلاف رہنا کی اے۔ ورنہ اختلاف عرض کر دینا۔ نبی پاک ﷺ دی حیات ظاہری دے اندر آپ اختلاف مٹا دیندے نے لیکن جدوں آپ ﷺ نے پردہ فرمایا۔ جدوں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی۔ جدوں آپ ﷺ نے وصال شریف فرمایا۔ مسلماناں دا پہلا اختلاف کی اے۔ اک جماعت کہندی اے نبی پاک ﷺ فوت ہو گئے نے لیکن ہین زندہ۔ جیہڑا کوئی آپ ﷺ نوں فوت آکھے اہدی گردن تلواریں لالہ ہی جائے آپ ﷺ زندہ نے تو نبی پاک ﷺ دی زندگی اور موت دے اندر پہلا اختلاف۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے تے فرمایا۔ جیہڑا اللہ تعالیٰ دے رسول اللہ ﷺ نوں من کے اللہ دا رسول ﷺ نبی پاک ﷺ تے ایمان لیا یا۔ اس نے رسول ﷺ من کے ایمان لیا اندا اے رسول پاک ﷺ دے چلے جانے نال ایمان ختم نہیں ہوندا۔ نبی پہلے وی آئے تے تشریف لے وی گئے۔ دین باقی رہیا کجھ عرصہ تک۔ لہذا نبی پاک ﷺ نوں جس نے رسول ﷺ من کے ایمان آندا اے نبی پاک ﷺ اگر فوت وی ہو جان تے اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ اے قائم اے دائم اے کدی وی فوت ہونے آلا نہیں معبود ساڈا اوہ اے نبی معبود نہیں ہوندے لہذا معبود زندہ اے عابد چلا جائے تے ایمان نہیں جاسکدا۔ جت ویلے آپ رضی اللہ عنہما نے ایہہ تقریر فرمائی ایہہ اختلاف ختم ہو گیا۔ سب آکھن لگے نبی پاک ﷺ دنیا تو تشریف لے گئے نے اگرچہ ہین زندہ۔ فیروجا اختلاف کی ہو یا۔ آپ ﷺ نو غسل کپڑیاں وچ دینا یا کپڑے اتار کے دینا۔ کجھ صحابی رضی اللہ عنہما کپڑیاں وچ دینا کجھ آکھن کجھ کپڑے اتار کے دینا۔ ایہہ اختلاف ہو گیا۔ اک صحابی رسول ﷺ نے اٹھ کے حدیث پڑھ دیتی اس آکھیا کہ نبی پاک ﷺ



نے ارشاد فرمایا کہ جدوں کوئی نبی فوت ہو جائے۔ اپنی موت نال ان قمیض دے اندر ہی غسل دیوں قمیض اتارنی نہیں جت ویلے ایہہ حدیث پڑھی ایہہ اوہ نورانی زمانہ سی۔ حدیث شریف دا واعظ سن کے تے سب خاموش ہو گئے۔ قمیض سمیت غسل دینے آ لے وی تے نگیاں غسل دین آ لے وی۔ اختلاف مٹ گیا۔ تریجا اختلاف ایہہ ہو یا کہ آپ ﷺ دی قبر انور کتھے بنائی جائے۔ کئی مختلف راواں کوئی آکھے آپ ﷺ نوں بیت اللہ شریف وچ لے جانا اے اوتھے آپ ﷺ دی قبر بنانی اے کوئی آکھے آپ ﷺ نوں جنت البقیع وچ دفن کرنا اے کوئی کتھے دا آکھے کوئی کتھے دا آکھے۔ جیویں سمجھ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما اٹھ کے حدیث پڑھ کے فرمایا۔ نبی پاک ﷺ ارشاد فرمایا اے جتھے کسے نبی دی فوتگی ہووے اوتھے ہی نبی دی قبر ہوندی اے۔ ایہہ نبی دی شان اے۔ اختلاف ختم ہو گئے۔ انتشار مٹ گیا۔ مہاجر نے انصار سارے حدیث شریف اگے جھک گئے۔ حدیث شریف دے مطابق آپ ﷺ دی قبر انور حجرہ مبارک دے اندر ہی ہے۔

چوتھا اختلاف ایہہ بنیا کہ نبی پاک ﷺ دی قبر پاک کس طرح دی بنائی جائے۔ دوہن پتہ اے قبر دے دو نمونے ہوندے نے۔ اک صندوقی دے نمونے دی قبر بنائی جاندی اے۔ جن چیرویں قبر آندے نے۔ تے اک ہوندی اے لاہندے آ لے پاسے سامی آلی قبر بنائی جاندی اے۔ بس ایہہ دو نمونے نے۔ اس وچ اختلاف آ گیا۔ کوئی آکھے اللہ دے محبوب ﷺ دی قبر صندوقی دی طرح بنائی جائے کوئی آکھے سامی آلی بنائی جائے۔ اک صحابی رضی اللہ عنہما اٹھے تے عرض کیتا کہ میں نبی پاک ﷺ دا ارشاد سنیا اے۔ چیرویں قبر دو جیاندی اے ساڈی قبر سامی آلی اے۔ لہذا نبی پاک ﷺ دی قبر انور سامی آلی بنائی جائے۔ جت ویلے ایہہ ارشاد سنیا سب خاموش ہو گئے تے اختلاف مٹ گیا۔ چارگلاں



.....  
 دا اختلاف مٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ دے حبیب ﷺ جت ویلے قبر انور دے اندر  
 تشریف فرما ہوئے اختلاف شروع ہو گیا کہ امیر کون بنے گا خلیفہ کون بنے گا۔  
 انصار نے آکھیا انصار وچوں خلیفہ بنے گا۔ دو جیاں آکھیا نہیں مختلف قبائل وچوں  
 اک اک بندہ لے کے تے خلیفہ بنسی ایہہ اختلاف بڑا شور وغل نال بنیا فیر کی ہو  
 یا ات ویلے حضرت امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہما ایہہ حدیث بیان کیتی کہ الامام  
 القریش۔ جیہڑا قریشی ہووے ایہہ امامت دا حق دار اے جت ویلے ایہہ حدیث  
 پاک بیان کیتی۔ انصار تے باقی قبائل دے جیہڑے وی امیدوار آئے سب  
 خاموش ہو گئے۔ ہن قریشیاں وچوں خلیفہ بننا اے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما اٹھے تے  
 عرض کیتی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما تسی خلافت دے حق دار کیوں جے تہاں  
 نبی پاک ﷺ دے حکم نال ستاراں نمازاں آپ ﷺ دی زندگی وچ پڑھایاں  
 نے۔ نبی پاک ﷺ دا ارشاد پاک اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہما لوکاں نوں نمازاں  
 پڑھاؤ میں بیمار آں۔ تہاں ستاراں نمازاں پڑھایاں۔ لہذا تسی امامت دے حق  
 دار او خلافت دے وی تسی حق دار او۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے  
 آپ رضی اللہ عنہما دے ہتھ تے بیعت کیتی لوک جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہما دی بیعت وچ  
 آگئے تے اختلاف مٹ گیا۔

چھیواں اختلاف کی بنیاں۔

زکوٰۃ دینے والے لوک نبی پاک ﷺ دی وفات توں بعد زکوٰۃ دینے تو  
 انکار کیتا کہ اساں امام نوں زکوٰۃ کوئی نہیں دینی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما ارشاد  
 فرمایا۔

جیہڑے لوک نبی پاک ﷺ دے زمانے وچ زکوٰۃ دیندے رہے نے  
 اج ایہہ زکوٰۃ دا انکار کردے نے میں انہاں نال جنگ کراں گا۔ اگر ایہہ اک



ہٹھ دا بچہ وی زکوٰۃ دیندے آئے تاں وی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما اللہ دے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ میں چاہنا کہ میں لوکاں نال جنگ لڑاں کتنے تک حتیٰ کہ قولوا شہدان لا الہ الا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ کہہ دین اتنے وقت تک میں لڑاں گا۔ ایہہ کہہ کے تے انہاں اپنا خون تے مال بچالیا۔ لہذا اپنا خون تے مال بچالیا میرے کولوں ہن اللہ جانے تے انہناں دے دل جانن ظاہر اسلام کر لیں انہناں نال لڑنا نہیں۔ لہذا اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہما انہناں نال لڑو نہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما فرمایا اے فاروق اعظم رضی اللہ عنہما یاد رکھ اللہ تعالیٰ قرآن پاک دے اندر ارشاد فرماندا اے۔

واقیمو الصلوٰۃ و الزکوٰۃ و لاتکونوا من المشرکین۔

نماز پڑھو زکوٰۃ دیو مشرک نہ بنو۔ نماز جیسا حکم اے زکوٰۃ دا۔ اگر زکوٰۃ داوی کوئی انکار کرے تے کفر اے۔ اگر کوئی نماز داوی انکار کرے تاں وی کفر اے میں اتنے تک انہاں نال لڑاں گا جتنے تک ایہہ زکوٰۃ نہ دہن لہذا اختلاف مٹ گیا۔ کدھرے حدیث پاک پیش کیتی کدھرے قرآن کریم پیش کیتا اختلاف ختم ہو گیا۔ ساتواں اختلاف کی اے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما دا دور اے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہما لڑ رہے نے کئی حافظ قرآن شہید ہو گئے نے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نے آکھیا۔

اے زید بن ثابت رضی اللہ عنہما تو نوجوان وی ایس قرآن کریم دا حافظ وی ایس۔ قریش دی لغت دا حاوی وی ہیں۔ میں تینوں حکم کرنا قرآن کریم نوں ایک جگہ تے لکھ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اعتراض کیتا۔

اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہما جیہڑا کم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیتا ایہہ ہن تسی کیکن



کرنا چاہندے او۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما آکھیا نہیں توں لکھ۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما آہدے نے میں سوچی پے گیا۔ میرے واسطے پہاڑ ڈھنا آسان ایس اس حکم دی نافرمانی کرنی میرے واسطے مشکل ہوگئی۔ پہاڑ ڈھانا آسان اے جیہڑا کم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیجا ایہہ کم مشکل اے۔ ایہہ اختلاف کیکن مکا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہما تے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دے روضے مبارک کول بیٹھے۔ غور کیجا غنودگی جی آئی۔ غنودگی وچ غیب دے وچوں آواز آئی۔ ایہہ کم کرنا اے۔ انہاں نوں سمجھ آگئی کہ ایہہ کم کرنا چائی دا اے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما عرض کیتی۔

یا اللہ جس طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما دے سینے نو کھولیا ای میرا سینہ وی کھول۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما آہدے نے میں وی اس کم نوں اچھا ناہیں سمجھدا لیکن میرا وی سینہ اللہ تبارک و تعالیٰ کھول دیتا کہ ایہہ کم کیتویں بغیر ٹھیک نہیں۔ میں لکھنا شروع کردتا کہ کولوں کوئی سورت کسے کولوں کوئی سورت ساریاں سورتاں جمع کر کے تے تصدیق کروا کے تے قرآن پاک جمع کردتا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما دے زمانے وچ قرآن پاک مکمل لکھیا گیا۔ دنیا دا اختلاف مٹ گیا۔

میں دُوہن چھ ست اختلاف دسے نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما دے اندر وی اختلاف ہوندا اے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم توں بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی ذات اقدس واسطے وی تن چار اختلاف دہن سنائے نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نے یا فوت ہو گئے نے۔ غسل کیکن دینا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی قبر انور کیکن بنانی اے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی قبر کتھے بنانی اے۔ قرآن لکھنے والا۔ زکوٰۃ دے منکراں نال لڑائی ایہہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما دے اختلاف کیکن مکدے رہے جدوں کہ حدیث سنائی سب نے آکھیا



لیک آمنا صدقنا لهذا اختلاف مت گئے۔ اج ایہہ دوراے جس دے اندر اختلاف باوجود اس دے قرآن پاک دی موجوداے پوری حدیث پاک جیہڑی رضی اللہ عنہما دے اختلاف مٹا دیندی اے ساڈے کول موجوداے لیکن فیروہی اختلاف نہیں مکدے ایہدی وجہ کی اے۔ ایہدی وجہ ایہہ کہ اساں قرآن و حدیث نوں اپنی غرض دے مطابق بنا لیا۔ کدی اپنی غرض نوں قرآن و حدیث دے مطابق نہ بناندے کوئی اختلاف ایہو جیانہ ہوندا۔ ہن اساں قرآن و حدیث نوں اپنی طرف کھینچ لیا اے۔ تے ایہہ قرآن و حدیث دے پیچھے چلدے آئے۔ اس واسطے اختلاف ہن مٹ دے نہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندے نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا سارے اللہ دی رسی نوں پکڑ لو۔ ایہہ رسی کی اے۔ سلام اے۔ ایہہ رسی قرآن ایہہ رسی حدیث اے۔ ایہہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی ذات گرامی اے۔ انہاں نال تعلق بنا لو تے اختلاف مٹ جاہن گے۔ انہاں نوں اپنے کچھے لانا چاہندے اوتے اختلاف ہو زیادہ ہوسن گے۔ فتنیاں دی بارش ہووے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندے نے فرقی فرقی نہ بنو۔ تاں اپنی غرض نوں قرآن بنا لیا اے تے قرآن دا حکم چھڈ دیتا اے۔ اس واسطے فرمایا۔ فَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ اللہ تعالیٰ دی نعمت جیہڑی تہاڈے اتے نازل ہوئی اے یاد ہاڈے دل آئی اے اس نوں یاد کرو۔ جتنا یاد کرو کے اتنے تہاڈے اختلاف مٹ جاہن گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نوں وی صبح یاد کرو۔ لیکن انج یاد نہیں کرنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دے افعال یعنی فعل جیہڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے نے ایہہ وی مٹا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دے ارشاد مبارک ایہہ وی مٹا دیئے تے۔ آکھیے میرے سینے وچ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی بڑی محبت اے۔ محبت ہوندی اے محبت جہدی ہووے اوہدا عیب نظر نہیں آؤندا۔



بندہ ڈورہ بن جاندا اے اہدا عیب نہیں سن سکدا۔ محبت جہدے نال ہووے  
 اہدے عیب نہ زبان بیان کر دی اے تے نہ کن سندے نے۔ نبی پاک ﷺ  
 دے عیب کیکن کڈھے تے سنیے۔ بے عیب ذات اے نبی پاک ﷺ دی۔ ہر  
 عیب کولوں تہن یا رسول اللہ ﷺ پاک اللہ تعالیٰ بنایا اے۔ ہر عیب کولوں پاک  
 تے فیر عیب کیتھوں لہھے۔ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ تہن انج بنایا اے جس طرح  
 بندہ آکھے میں انج بنا اے۔ اللہ تعالیٰ تہاڈی مرضی دے مطابق تہن بنا کے تے  
 ساری امت نوں اہدے اتے شکر یہ ادا کرنے دا حکم دتا۔ قیامت تک اس نعمت دا  
 شکر یہ ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماندا محبوبہ ولسوف يعطيك ربك فترضى۔

قیامت دے میدان وچ تیرا تن اتنا دے گا اتنا دے گا کہ تن راضی کر  
 کے چھڈے گا۔ نبی پاک ﷺ راضی کدوں ہونا اے آپ ﷺ نے خوش ہونا ہی  
 نہیں کیوں۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے بالمؤمنین روف الرحیم۔ مومنناں واسطے آپ  
 ﷺ مہربان نے۔ مہربان خوش کدوں ہوندا اے جہدے نال آپ ﷺ مہربان  
 نے ایہہ دوزخ وچ پیا ہووے آپ ﷺ خوش ہوسن گے۔ غلام نوں آپ ﷺ  
 دوزخ وچوں کڈھا کے تے خوش نے۔ غلام دوزخ وچ رہیا رہوے تے آپ ﷺ  
 خوش نہیں۔ لیکن غلام بننے دی کوشش اساں کرنی اے تے منظور اللہ تعالیٰ کرنی  
 اے۔ ایہہ غلام جیہڑا ایہہ ساڈے کولوں نہیں بنن ہوندا۔ تیریاں نعمتاں پڑھ کے  
 تے ثبوت دیہے ایہہ ثبوت نہیں۔ ثبوت دینا عملاً قولاً تے فعلاً۔ جو کم آپ ﷺ دا  
 ہے۔ اس نوں محبت دے انداز نال اسی اپنائیے اور ادا کریئے۔ اور کما حقہ، پورا  
 کرنے دی کوشش کریئے ایہدے نال غلامی اے۔ نبی پاک ﷺ دی غلامی بہت  
 بڑا مقام اے۔ لیکن اوہ ہوندا کیکن اے۔ کدی ساڈے کولوں عمل وچ کوتاہی وی  
 ہو جائے لیکن نیت ایہہ کہ میں انج نہیں کرنا ایہہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔



ایہدے سو حیلے بخشش دے نے۔ کیونکہ ایہو ہی حیلہ اے۔ کہ جدوں ساڈے کولوں کوتاہیاں ہووی جاہن تے اسی کی کرنے آں۔ یا اللہ اس گناہ توں میں توبہ کرنا میری توبہ قبول فرما اور من آئندہ گناہ کرنے دی توفیق نہ دے۔ اجتنابی گناہ دی توفیق دے۔ انج آکھیں فیر کجھ کم ہولا ہو جاندا اے اللہ کروائے لہذا اختلاف تو گھبرانا نہیں۔ لیکن قرآن و حدیث نال اختلاف نہیں۔ گھبرانا نہیں۔ اختلاف مٹانا اے اللہ تبارک و تعالیٰ سن ساریاں نوں توفیق دے۔ اسی اختلاف توں بغیر نبی پاک ﷺ تے ایمان لیائے آں کسے اختلاف نال ایمان نہیں آندا کہ فلاں دی گل مناں دے فلاں دی گل نہیں منی۔ گل منی اے نبی پاک ﷺ دی۔ اگر ایہو جیا کسے دا حقیقی مرشد ہووے سارے مرشد ایہہ ای نے جیہڑے آپ ﷺ دے غلام نے۔ دو جے مرشد کوئی نہیں۔ لیکن آپ ﷺ دے غلام جہڑے مرشد نے ایہہ انہاں دے ہر پہلو دا بڑا احترام کرنے آلے تے انہاں اتے مرمت جانے آلے نے۔ نبی پاک ﷺ دے ہر حکم تے مرمت جانے آلے۔ اوہ مرشد حقیقی نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ دے حکم تے مرمت جاندا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما نے رومیاں نال صلح کیتی۔ صلح دے دن مقرر نے۔ تن سال یا دو سال۔ ایہہ مدت صلح دی جدوں ختم ہون لگی اس ویلے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما نے فوج نوں آکھیا تسی سرحد اتے ٹر چلو۔ مسلماناں دیا فوجاں سرحد ول چل پیاں تاکہ سرحد اتے پہنچ کے تے عین جس وقت ساڈے معاہدے دی مدت ختم ہووے فوراً حملہ کر دیویں تاکہ انہاں نوں تیاری دا موقع ہی نہ مل سکے فوراً حملہ کر کے تے انہاں دا ملک فتح کر لیے۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ فرماندے نے جس وقت اسی روم دی سرحد اتے پہنچے تے ساری فوج پہنچ گئی تے ادھر واک بڈھا آدمی سواری نوں دوڑاندا آوے اوہ کی



آکھدا اے۔ اے قوم میری گل سن لینا چنانچہ اساں آکھیا فرماؤ انہاں آکھیا نبی پاک ﷺ فرمایا عہد پورا کرو عہد شکنی مت کرو۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما جدوں ایہہ حدیث سنی لشکرنوں آکھیا فوراً واپس چلو۔ ایہہ وی دھوکہ اے۔ نبی پاک ﷺ ایہن وی دھوکہ فرمایا اے جہدے نال پہلاں صلح ہووے اہدے نال اعلان کر کے لڑی دا اے۔ دھوکہ دے کے اہدے نال نہیں لڑی دا۔ لہذا لشکر واپس ہو گیا۔ سوچو لشکر ٹریا جاندا سرحد کول پہنچیا اے۔ اتنا خرچ کر کے آئے تے اک حدیث پاک سنی اے تے واپس ہو گئے نے اہدے وچ کوئی تردد نہیں کیتا۔ کوئی حیلہ بہانہ نہیں کوئی زیر زبر کوئی حربہ استعمال نہیں کیتا۔ فوراً واپس ہو گئے نے جدوں صلح دی مدت مک گئی۔ آپے اعلان کر کے لڑاں گے جے من صلح ہو گئی تے صلح ہو جاسی لہذا ایہہ نبی پاک ﷺ دے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ دی حدیث اتے اپنی جان اپنا مال خرچ ہو جائے اہدی پرواہ نہیں کر دے۔ کیونکہ حدیث پاک دا اتنا احترام اے۔ آج کل دے بے باک تے گستاخ لوک حدیث پاک دی پرواہ ہی نہیں کر دے۔ آہدے نے خورے کدو دی بنی اے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ نبی پاک ﷺ دی حدیث دا مذاق کر دے نے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہدے اتے جان دیندے نے۔ خون بہاندے نے حدیث پاک اتے مر مٹ دے نے ایہہ انہاں تے ساڈے وچ فرق اے۔ اللہ تعالیٰ ایہہ فرق دور کرے انہاں دی ایہہ زندگی ساڈھے واسطے لائحہ عمل بن جائے۔



## سرداری تے حکمرانی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - حَمْدِ الشَّاكِرِينَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا حَمَدَهُ  
 الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ - وَعِبَادُ اللَّهِ  
 الصَّالِحُونَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ  
 لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا - وَاذْكُرُ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ  
 اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَأَنَّ لِلَّهِ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ - عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسَى  
 وَالذِّيَانُ لَا يَمُوتُ إِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تُدِينُ تُدَانُ - أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي  
 رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا



اللہ تعالیٰ دی حمد و ثنا اللہ دے محبوب تمام کائنات دے آقا و مولا نبی پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے تو بعد اللہ تبارک و تعالیٰ ہر اک آدمی نو کجھ نہ کجھ اختیار کجھ نہ کجھ حکمرانی کجھ نہ کجھ اپنی سرداری ہر بندے نوں عطا فرمائی اے۔ کسے بندے نوں جن بڑی قلیل تے بڑی معدوم بڑی تھوڑی سرداری ملی اے۔ ان اپنے گھر دے اندر ملی اے۔ اگر چہ اوہ سب دی رعایا اے۔ اگر چہ ایہہ سب نالوں غریب اے اگر چہ لوگ ان گھٹیا درجے دا سمجھدے نے لیکن اپنے گھر دے اندر اوہ وی سردار اے۔ اپنی اولاد اپنی بیوی اپنے بچے انہاں اتے اللہ تعالیٰ اہدی سرداری قائم کیتی اے۔ من جملہ کسے نوں سو کسے نوں حکومتاں عطا کیتیاں نے۔ ایہہ حکومتاں کدی کسے دیاں کدی کسے دیاں۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نبی پاک ﷺ نوں چند صورتاں دے اندر بڑی خصوصیت نال یاد فرمایا اے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے۔

اے محبوب تیری شان وی اس قسم دی اے اگر چہ بظاہر لوگ ایہہ کہن گے کہ اساں کسے استاد کول پڑھیا نہیں۔ میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ پوری نوع انسانی دے اندر آپ نے کسے نوں استاد نہیں بنایا۔ استاد ہے ہی کوئی نہ آپ ﷺ دا۔ فرشتیاں دے اندر کوئی آپ دا استاد ہووے۔ اوہ وی کوئی نہیں۔ جاناں و چوں کوئی استاد ہووے ایہہ وی کوئی نہیں۔ انہاں و چاریاں استاد کی بننا ایں انہاں نے آپ ﷺ کولوں کوئی سکھ کے دین وی دنیا دا شعور نبی پاک ﷺ کولوں آیا اے انہاں استاد کیکن بننا اے۔ جن وی نہیں بن سکدے فرشتے وی نہیں بن سکدے۔ تو انسان وی نہیں بن سکیا۔ نبی پاک ﷺ دے اساتذہ نہیں۔ بلکہ اک استاد وی نہیں دنیا دے اندر مخلوق و چوں کوئی استاد نہیں نبی پاک ﷺ دا۔ اگر استاد اے اللہ پاک سکھانے آلاتے اوہ آپ رحمن اے۔ فرماندا اے



.....  
 الرحمن علم القرآن۔ الرحمن نے تن قرآن سکھایا۔ اے رحمن دا قرآن سکھیا اے۔ اللہ  
 تبارک و تعالیٰ اک تے ایہہ گل اے نبی پاک ﷺ ارشاد فرماندے نے اللہ تعالیٰ  
 میں پنج خصوصیات ایہو جیاں عطا فرمایاں نے جیہڑیاں ہور کسے نوں وی عطا  
 نہیں فرمایاں۔ ایہہ اک اے فرمایا پہلے انبیاء انہاندے مقتدی انہاندیاں امتاں،  
 انہاندیاں قوماں۔ ایمان لیونے والا۔ بے ایمان تے اگے بے ایمان ایمان لیونے  
 والے دین نال تعاون کرنے والے تورات، انجیل، زبور یا دوسرے صحائف نوں  
 پڑھنے والے آسمانی کتاباں پڑھنے والے آسمانی دین قبول کرنے والے آسماناں  
 اتے جیہڑا کجھ کسی تے اتریا اے اس اتے ایمان لیونے والے فرمایا لیکن نبی وی  
 آئے نے خدائی کتاب وی دھاڈے کول آئی اے۔ اللہ تعالیٰ دے پیغام تہن پہنچ  
 چکے نے۔ لیکن زمین ساری وچھی ہوئی اے لیکن تاں نماز کتھے پڑھنی اے۔  
 مذہب وچ۔ اپنی مسجد وچ اپنے نبی دے پچھے۔ اپنے نبی دے نال نماز پڑھنی،  
 اے کوئی جگہ نہیں فرمایا۔

اس زمین اتے تسی نماز نہیں پڑھ سکدے۔ نری مسجد وچ پڑھ سکدے  
 او۔ اپنے عبادت خانے دے اندر اپنے اس گرجے دے اندر اہدیوں باہر تسی اللہ  
 وی یاد نہیں کر سکدے۔ جدھے ناں نماز اے اہ نہیں ہوندی۔ تے ایہہ زمین  
 نے۔ اور ایہہ آسمان اے تے ایہہ دن تے رات اے۔ انہان حکم اے اپنے  
 عبادت خانے دے اندر جا کے عبادت کر سکدے نے باہر نہیں۔ حضور ﷺ فرماندے  
 نے۔

میں اللہ تعالیٰ خصوصیت دتی اے۔ کیہڑی فرمایا۔ محبوب توں تیری ساری  
 قوم تے امت جیہڑی تیرے دین نوں قبول کرے اہ جتھے نماز پڑھے پئی پڑھے  
 ساری زمین انہاں واسطے اے۔ پہلے نبیاں واسطے کی حکم رکھدی اے کہ اہدے



.....  
 اتے نماز نہیں پڑھی جاسکدی۔ لیکن محبوب تیرے واسطے ساری زمین مسجد دے  
 حکم وچ آگئی اے اگرچہ بازار وچ نماز پڑھو۔ پڑھ سکدے او۔ لیکن فرمایا ایہہ  
 زمین تے نمازاں کیوں ہون لگ پیاں نے کیسے اک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش  
 نبی گزرے نے کسے نوں اجازت نہیں ملی۔ اجازت ملی گئی۔ زمین تے نماز  
 پڑھنے دی ایہہ مسئلہ قابل غور اے۔ ایہہ معلوم ہوندا اے ساڈی ساری زمین  
 بابرکت ہوگئی۔ ساری زمین دی نحوست اٹھ گئی ایہہ کس نے قدم رکھیا جس دا ایہہ  
 حکم آگیا۔ ایہہ رحمۃ العالمین قدم رکھیا زمین دیاں نحوستاں اڈ گیاں۔ فرمایا۔

ہن زمین اس قدم مبارک نال اتنی بابرکت ہوگئی اے جتھے نماز پڑھو  
 تہاڈی نماز قبول اے۔ جد زمین وچ ایہہ خصوصیت آئی اے تیرے میرے وچ  
 ولیاں وچ ایہہ خصوصیت کیوں نہیں آئی۔ قابل غور ایہہ مسئلہ اے کہ زمین نوں  
 اتنی برکت مل گئی نبی پاک ﷺ دے قدم مبارک نال تن من کسے وی کجھ نہیں  
 ملیا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ایہہ مسئلہ زمین تے تری مننے آلی آشی اسی مننے  
 آلے وی آن تے عن من وی آن ایہہ مصیبت اے ساڈے واسطے۔ ساڈے  
 وچ ایہہ طاقت وی موجود اے جیہڑی راتی اٹھ کے خانے کعبے دی دیواراں نوں  
 پکڑ کے ساری رات رونا سارا دن قرآن پاک پڑھنا ایہہ وی ساڈے وچ طاقت  
 اے پر ایہہ وی اے کہ قبلے نوں قبلہ ہی نہ سمجھنا۔ ایہہ وی ساڈے وچ موجود  
 اے۔ ایہہ مرض اے دل چاہیے تے نبی دا پیادکھ لگے کہ نبی توں اتنی شان کیوں  
 مل گئی۔ ایہہ کس قدر ساڈے اندر شر اے اور کس قدر ساڈے اندر شیطانی موجود  
 اے کہ نبیاں نال ٹکر لے لئی کہ نبیاں نوں اے شان کیوں ملی۔ ساڈے اندر خرابی  
 اے تے رنج کے خرابی اے اگر نیکی اے تے اوہ وی بتیری اے۔ ایہہ لوگ وی  
 ہن جیہڑے نبی پاک ﷺ دے مدینہ طیبہ دے اندر رہ کے پوری زندگی گزار کے



پیری جتی نہیں پاندے گلیاں وچ انجھے ٹردے نے کہ سنے جتی اس جگہ تے قدم نہ آجائے جتھے نبی پاک ﷺ دا قدم مبارک آیا ہووے ایہہ آخر پیشاب وی کر دے نے کھانا کھاندے نے۔ لہذا اوہ براز وی کر دے نے۔ ایہہ کتھے کر دے ہوسن ایہہ مسئلہ انج اے۔ جیہڑا جوتی نہیں پاندا کہ میری جوتی نبی پاک آ لے قدم اتے نہ ٹر جائے اہ پیشاب کی سمجھ کے کر دا اے۔ اہ پیشاب کر لیندا وہنی وچ لیکن وہنی وچ احتمال کوئی نہیں اس واسطے پیشاب وی کر لیندا اے۔

حضرت بشر حافی دے متعلق آپ نوں جدوں اللہ تعالیٰ دی شوق لگی محبت ہوئی جدوں اللہ تعالیٰ دی محبت عشق دل وچ دوڑی ات ویلے تو بعد آپ نے جوتی نہیں پائی۔ بندے اس واسطے آپ نوں حافی آہندے نے۔

حافی اس بندے نوں آہدے نے جہدے پیر ننگے ہوون جوتی نہ ہووے۔ اہ لوکاں آہدے وجوہات بیان کیچے نے ایہو جیہی توجیہ بیان کیتی اے کہ والارض زشد ابانعمت مادون۔

ایہہ زمین اللہ تعالیٰ دا فرش اے۔ واہ واہ بچھونا اے انہاں ایہہ اکھیا اساں فیر اللہ دے فرش اتے جوتی کی پانی اے لیکن ایہہ وجہ صحیح نہیں بنی کیوں جے زمین اتے پورے اللہ دے فرش اتے اس گلے جوتی نہیں پانی کہ ایہہ اللہ تعالیٰ دا فرش اے تے فیر او تھے پیشاب کس طرح کر سکدے ہاں۔ اسے زمین اتے ہی کرنا اے کدے جاوے بندہ اس واسطے ایہہ وجہ درست نہیں اصل وجہ ایہہ اے حضرت بشر حافی خدا تعالیٰ دی تلاش وچ دن رات مغموم نے اللہ تعالیٰ دے فکر اندر مبتلا نے دل وچ ایہہ ہے کہ میرے اتے اللہ تعالیٰ دی رحمت نازل ہوسی اس گل دی فکر وچ نے غم وچ نے میری عمر مکدی جاندی اے اللہ تعالیٰ میرے اتے اپنی خاص مہربانی نال اے نوازیا نہیں میری عمر ختم ہونے آلی اے۔ ہر



وقت میری عمر زوال وچ اے میں آخر مرجانا اے اسے حال وچ مرجانا اے۔  
میں دنیا تو کی لے کے گیا اس سوال تو پیا فرماندا کون اگو جواب آیا۔

جس چیز دا تو متلاشی ایس ایہہ ہی تیرا دروازہ کھٹکھٹا رہی اے ڈراے اٹھ  
کے دوڑے جوتی نہیں پائی دروازہ کھولیا من واپس آئے۔ ایس حال نال ملنے  
نال ایہہ حال ملاقات دا اے من جس حال وچ قلب کھلیا اے اس حال وچ رہنا  
چاہندے آہے۔ ات ویلے جوتی ناہی لہذا مڑ پائی ہی نہیں ایہہ وجہ اصلی صحیح اے  
لیکن انہاں جوتی نہیں پائی جانور وی سمجھ گئے نے فرمایا اگر ایہہ اللہ دا بندہ جتی نہ  
پائے گدھے تے خچر وی سمجھ گئے نے کیوں اک بزرگ فرماندے نے کہ میں  
حضرت بشر حافی دے جنازے وچ نہیں پہنچیا۔ اوندی موت دا من پتا نہیں لکیا۔  
میں اونہاندی موت ڈھوڈی کنج انج ڈھوڈی کہ اک دن میں مسجد وچوں نکلیا تے  
گلی وچ لد ہوئی اور کسے گدھے خچر یا گھوڑے کر چھڈی۔ میں سمجھ گیا جتنے تک  
بشر حافی زندہ نے اتنے تک جانور وی گلی وچ لد نہیں کر دے۔ ولی اے اللہ  
دا پیارا۔ ایہہ اس گلی وچوں گزرے گاتے ایہہ ساڈا لید یا گو براہدے پیراں نال  
لگے گا۔ جانور وی سمجھ گئے کہ ایہہ اللہ دا پیارا۔ لیکن ایہہ اللہ دے بندے اہدے  
نے میں آج لید ویکھی اے۔ من پتہ لگ گیا کہ بشر حافی دی موت واقع ہوگئی  
اے۔ ورنہ لید نہ ہوندی۔ چنانچہ میں آکے خبر لئی انہاں آکھیا کل جنازہ ہو یا اے  
تو معلوم ہو یا جس نوں پہچان دندے نے اس بندے وچ نورانیت آؤندی اے  
اس نوں انساناں نالوں جانور ودھ پہچاندے نے لیکن جانور خدائی حکماں دے  
مکلف نیں۔ بندہ خدائی حکماں دا مکلف نیں۔ ایہہ اہدے اتے پابندیاں نے  
اہدے اتے نیکی دا حکم اے۔ برائی تو روکنے دا حکم اے۔ اہدے اتے نمائش اے  
جیدے اتوں پتہ وی نہیں لگدا۔ ان نہیں سمجھ ایڈی جھب جھب آؤندی من بے



.....  
 آوے تے نفس جے شیطان مڈھ نالوں شکار اے۔ دو شکاری اہدے مگر تے کت  
 ویلے آہدے نے کوئی نہیں ایڈی گل۔

حضرت احرار رضی اللہ عنہما کول اک بندہ آیا۔ انہاں ان روٹی کھوائی۔ بستر اوتہ۔  
 لوٹا پانی دسیا۔ پیشاب دی جگہ دسی۔ نماز دی جگہ دسی۔ سارے کم دسے۔ اوہ  
 رہیا۔ اوہ آخر بیمار ہو گیا۔ بیمار ہو یا تے اہدے علاج کی اے علاج اے کہ اک گھوڑا  
 ذبح کر کے تے اہدے خون دی اہدے اتے تھوڑی جئی مالش کرو۔ ایہہ حکیم کسے  
 نسخہ لکھ دیتا۔ ہن غریب آدمی گھوڑا کدوں لوے۔ مسافر آدمی راہ گزر لیکن ایہہ خبر  
 پہنچی حضرت احرار رضی اللہ عنہما دے کول۔ آپ نے فرمایا۔

میرے اصطلیل وچ جیہڑے گھوڑے نے جتنے گھوڑیاں دی ضرورت اے  
 اتنے ہی ذبح کر لو۔ اک گھوڑا ذبح کیجا اللہ تعالیٰ نے اُن شفاء عطا فرمائی۔ اس  
 عرض کیجا عرض کی کیجا۔

حضرت جی میں ڈھاڈے کول ہدایت واسطے آیاں قبول ہدایت کرن  
 آیاں لیکن میں دھاڈی کرامت کوئی نہیں دیکھی تے مال بڑا دیکھیا۔ اے دولت  
 بڑی دیکھی اے مکان بڑے دیکھے نے۔ اس گلے میں کچھ بدظن آس۔ بھئی  
 ایڈی دنیا جیدے کول اے۔ ایہہ خدا دا بندہ و درویش اللہ والا کیکن ہو سکدا اے  
 پر من جت ویلے اللہ تعالیٰ بیماری لیاندی اے سمجھ آگئی اے تہاڈے کول جتنا مال  
 اے ایہہ ساڈے لوکاں واسطے اے۔ خدا واسطے اے۔ معلوم ہو یا دھاڈے کول دنیا  
 دا مال کوئی نہیں جتنا وی مال اے فی سبیل اللہ اے۔ من سمجھ آگئی اے ہن مہربانی  
 کرو۔ آپ نے فرمایا برائے خدا مال میرا۔ برائے اپنی ذات مال مرا نہیں جو مال  
 اے خدا واسطے اے من سمجھ آگئی اے تے کم بن گیا۔ ایہہ ایہہ گل اے کہ  
 ساڈیاں نظراں ہی فیصلہ نہیں دے سکدیاں۔ دو شکاری ساڈے مگر نے جیہڑے



.....  
 سن کجھن ہی کجھ نہیں دیندے دین وی ساڈے ہتھوں لے لیندے نے اور ایمان  
 وی لے لیندے نے۔ کدی انج ہوندا کہ اللہ تعالیٰ سن انہاندے ہتھوں بچائے۔  
 من دین وی آجاندا اے سب کجھ آجاندا اے۔ اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے۔ انہاں  
 دی مدد دی بڑی ضرورت اے۔ مدد اہدی ہووے تے کم بن جاندا اے۔ اللہ  
 تعالیٰ ایہہ جی مہربانی وی کر لیندا اے کہ اک بندہ جرم کر لیندا اے۔ اللہ تعالیٰ  
 فرماندا کہ میری شان کی اے جرماں ولوں نہیں میری شان ایہہ ویکھو قرآن کریم  
 دا فیصلہ اے۔ فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ شرک نوں معاف نہیں کردا۔ شرک تو سوا چاہے توں  
 کوئی وی گناہ کجیا ہووے تے معاف کر دیوے تے اک جگہ کی فرماندا اک جگہ  
 فرماندا اے کتنا نقص اے۔ فرمایا۔ اللہ

اہدا کی معافی اے کہ اللہ تعالیٰ ایسی ذات اے کہ ہر گناہ معاف کر دیے  
 تے کر دیے۔ کیا شرک وی معاف کر لیندی اے۔ شرک تے اگے فرمایا۔ اس  
 نہیں معاف کرنا۔ اتھے پیا آہدا کہ میں ہر گناہ معاف کر لیندا آں معلوم ہو یا کہ  
 شرک وی معاف کر لیندا اے ایک شان اہدی ول ویکھو اک نظام اہدے ول  
 ویکھو۔ نظام اہدے اندر اے کہ شرک توں بغیر سارے گناہ معاف کردا اے۔  
 شرک نہیں معاف کردا۔ ایہہ اہدا نظام اے ایہہ اہدا قانون اے اور وے صفی وچ  
 شرک وی معاف ہوندا ایہہ اہدی شان اے۔ شان اہدی شرک دی معاف کرے  
 تے کر دیندی اے قانون اہدا کہ شرک معاف نہیں ہوندا۔ معلوم ہو یا اللہ جل  
 جلال اگر کسے نوں شرک معاف کرنا تے انج کرنا اے کیکن دنیا تے ایہہ مشرک  
 اے توبہ دا وقت دیتا ہو یا اے لیکن کسے وقت اہدے کولوں توبہ ہو جائے ایہہ  
 مسلمان بن جائے۔ ہن اہدے سارے شرک وی مٹ گئے۔



.....  
 حکیم ابن حیوان دربار رسالت وچ حاضر ہوئے عرض کیتی یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم! سٹھ ۶۰ سال میری زندگی کفر وچ گزر گئی اے تے ہن ۶۰ دے نیڑے  
 اڑیاں۔ اسلام لیاندیاں وی ۱۲۰ سال عمر ہو گئی اے۔ انہاں ایہہ عرض کیتا۔  
 جیہڑے ۶۰ سال کفر وچ لگے انہاں وچ میں دو کم چنگے کردا رہیاں آں۔ اک  
 غلام آزاد کردا رہیا آں جتنے غلام من لہدے آن انہاں وچوں کجھ میں آزاد کر  
 چھڈ دا رہیا آں۔ دو جا کجھ صدقے وی کردا رہیا آں۔ گو کفر اے میں سنیا کفر  
 دے زمانے دی نیکی کفر وچ رہو پے تے ایہہ نیکی راہندی اے کہ کوئی نہیں  
 راہندی۔ ہن اے کے چالیس سال یا پنجاہ سال اسلام لیاندیاں وی ہو گئے نے  
 کیا ہن ایہہ اسلام توں پہلے دیاں نیکیاں باقی نے یا مٹ گیاں نے۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الاسلام يعد ما كان قبل۔

گناہ اسلام مٹا دیندا اے تے نیکیاں نہیں مٹاندا۔ اگر تیریاں کفر دے  
 زمانے دیاں نیکیاں نے اللہ تبارک و تعالیٰ اسلام لیاندیاں گناہ مٹا دیندا اے  
 نیکیاں نہیں مٹاندا۔ لہذا تیریاں نیکیاں باقی نے۔ معلوم ہو یا اسلام نال ہی ہر  
 شے اگلی مٹ جاندی اے جیہڑے گناہ ہوسن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ  
 انج وی سمجھا دیندا اے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما صحابہ اگے اک بھارت پاندے  
 آہے۔ کی بھارت اے۔ بھارت پاندے آئے۔

اک نماز نہیں پڑھی اک روزہ نہیں رکھیا۔ حج نہیں کیتا۔ زکوٰۃ نہیں دیتی  
 بندہ ایک اججا اے دنیا تے ساہ اہد انکلدا گیا تے اہد اقدم جنت وچ پے گیا  
 اے نماز وی کوئی نہیں اک نماز وی نہیں۔ روزہ کوئی نہیں حج وی کوئی نہیں زکوٰۃ  
 وی کوئی نہیں جان نکلی اے تے جنت ٹر گیا۔ ایہہ بوجھو کیہڑا بندہ اے۔



.....  
ایہہ بھارت پاندے آہے۔ ایہہ کیہڑا بندہ اے جے کوئی بوجھ لوے تاں  
تے ٹھیک اے نہیں تے دسدے آہے۔ کی اک بندہ آگیا اسی اک جنگ وچ  
موجود آہے نبی پاک ﷺ دی سنگت وچ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے نے اک بندہ  
آگیا۔ لڑائی شروع اے تلواری چل دی اے پئی۔ تیر چلدے نے پئے۔ سارے  
لڑائی دے ہتھیار استعمال ہو ریئے نے اک بندہ دربار رسالت وچ حاضر ہو گیا۔  
یا رسول اللہ اگر میں اس وقت اللہ دے رستے وچ جان قربان کراں تے میرے  
واسطے وی گنجائش ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کلمہ پڑھ! اس لا الہ الا اللہ محمد رسول  
اللہ پڑھ لیا۔ آپ ﷺ فرمایا۔ ہن تیرے واسطے گنجائش ہے۔ اس تلواری پھدی۔  
میدان وچ دوڑ گیا۔ اے اک وقت وی نماز دا نہیں آیا تے ایہہ مسلمان ہو یا  
اے نماز دا ٹائم نہیں آیا۔ میدان وچ ایہہ کود گیا۔ میدان وچ کتیاں نوں مار کے  
تے ایہہ اتھے شہید ہو گیا۔ فرمایا اک نماز نہیں پڑھی۔ اسلام لیاندیاں اے اک  
وقت نماز دا نہیں آیا۔ ہن جیدا وقت ہی نہیں آیا۔ کجھ وی نہیں آیا تے ایہہ جنت  
وچ ٹر گیا اے۔ گیا کیوں مسلمان ہو کے دربار رسالت وچ ایمان قبول کر کے  
میدان وچ دوڑ گیا۔ شہید ہو گیا۔ نہ اوہدے دفتر وچ نماز اے نہ روزہ اے نہ حج  
ے نہ زکوٰۃ اے۔ لیکن فقط اللہ تعالیٰ آکھی دا اے نے من گناہگار ہو گیا آں حکم  
کی کیتا ہو یا اے۔ کسے گلے دا حکم ادا نہیں کیتا ہو یا۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما  
فرماندے نے ایہہ جنتی کون نے؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

تن ساریاں لغزشاں معاف نے ایتھوں ایہہ صحابی شہید ہو گیا۔ شہید دا  
مقام کی اے۔ فرمایا۔

شہید تسی زبان نال کلمہ پڑھدے اوتے تسی مسلمان بن جاندے او۔  
شہید کیکن ہوندا اے۔ فرمایا۔



.....

شہید کون ہوندا اے تو زبان نال گواہی دینداں اے تے اللہ اک اے۔

نبی پاک ﷺ سچے رسول نے اور شہید دا خون گواہی دیندا اے کہ اللہ پاک اک اے تے نبی پاک ﷺ سچے رسول نے۔ جیدا خون گواہی دیوے اہدا ایمان نگی جئی گل اے۔ اہدا ایمان کامل اے لہذا بھاویں نماز عمل وچ نہیں آئی۔ روزہ عمل وچ نہیں آیا۔ لیکن چوں کہ وقت وی نہیں آیا لیکن اس واسطے ایہہ گناہ وی نہیں بنیا۔ اور ادوں جنتی کیوں اے۔ اہدے خون شہادت دیتی اے کہ خدا اک اے میں اہدی ذات واسطے اپنی جان دے رہیا آن۔ اس واسطے ایہہ جنتی اے۔ انج دی صورت وچ آوی بندہ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ؟ اپنے محبوب نوں ایہہ خصوصیت وی عطا فرمائی کہ ساری زمین رحمۃ العالمین اس رحمت نے قدم رکھیا ساری زمین بابرکت ہوگئی۔ ایہہ زمین بابرکت ہوگئی۔ جیہڑی مننے آلی آہی نہ مننے آلا بندہ اس گلے بندہ نہیں بنداجھب جھب کہ ایہدے وچ مننے آلی چیز وی اے تے نہ مننے آلی دو نے ایہہ اک نکلے ایہہ مسئلہ اے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ فرمایا کہ زمین وی مسجد بن گئی۔ فرمایا کوئی قوم کوئی امت کوئی نبی کسے طرح زبور، انجیل، تورات صحف دے اندر ایہہ مسئلہ سمجھا دیوے کہ یا رسول اللہ ﷺ! پانی وی استعمال نہیں کرنا۔ بیمار آں اپنے نبی نوں آکھے۔ اے موسیٰ علیہ السلام میں بیمار آں پانی استعمال نہیں کرنا۔ نماز کیکن پڑھاں کوئی وجہ نہیں کوئی گل نہیں۔ اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے کولوں پانی استعمال نہیں ہوندا یا لبھدا نہیں۔ نماز کیکن پڑھاں فرمایا جا کے پڑھ لے۔ میل تے جا کے پڑھ لے پانی توں بغیر نماز کنج ہوندی اے۔ میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ ایک دن خیمہ لگایا ہویا اے۔ جنگل وچ سفر کر دے نے پئے جہاد واسطے جا رہے نے خیمے لگے ہویاں وچ ڈھیر صحابہ آرام کیتا اے۔ پانی نیڑے نیڑے نہیں ہن۔ پانی نہ ہووے تے



جھب جھب مسح کر لئی دا اُت ویلے مشکل آہی۔

حضرت مائی صاحبہ گئے تے ڈھل لگ گئی۔ آپ دا اونٹ بیٹھا ہو یا اے تے اہدے بیٹھ آپ دا ہار آ گیا۔ ہوٹھ اٹھے تے ایہہ لہھنا اے انج تے نئی لہھنا ڈھل لگ گئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نوں لوگ آکھن لگ پئے کہ ایہہ تہاڈی صاحبزادی مسلماناں دی ماں حضرت عائشہ صدیقہ دی وجہ تو ایسی جگہ پھس گئے آں جتھے پانی نہیں نماز کتھے پڑھنی اے فجر وی ہو گئی اے۔ پانی کوئی نہیں نماز کیکن پڑھنی اے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے نے۔ حضرت مائی صاحبہ دے لنگ مبارک تے سر مبارک رکھ کے تے تے پئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما پریشان ہوئے کہ لوگ من پئے اولاماں دیندے نے پئے۔ ڈھونڈیا تے کوئی نہیں پانی۔ آپ خیمے وچ آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے۔ مائی صاحبہ فرماندے نے من ناراضگی دا اظہار کیتا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نے اک دو طمانچے وی من مارے۔ بھئی تیری وجہ توں سن ساریاں نوں ایہہ مصیبت آگئی اے ہن نمازاں دا کی کرے۔ مائی صاحبہ فرماندے نے من برداشت کیتا۔ سب کچھ اس واسطے کہ میں حرکت نہ کراں جسم وچ کہ مت آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی نیند وچ خرابی آوے اس گلے میں ایہہ طمانچہ جھل کے وی من درد وی ہو یا تکلیف وی ہوئی۔ پر میں برداشت کیتی۔ میں حرکت کراں تے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی نیند خراب ہوندی اے۔ اس گلے لیکن آپ صدیق اکبر خیمے توں باہر ہوئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جاگ پئے۔ جاگدیاں ہی پوری امت دی قسمت جاگ پئی۔ فرمایا کی گل اے۔ حضرت ام المومنین نے عرض کیتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز دا وقت اے پانی کوئی نیڑے نہیں سارے آپ دے غلام گھبرائے بیٹھے نے۔ آپ نے فرمایا۔



میرے اللہ حکم اتار دیتا کہ اگر پانی نہ لہھے تے تیمم کر لو۔ پاک سٹی تے ہتھ مار کے منہ تے مارو۔ دوجی واری پاک زمین تے ہتھ مار کے تے اپنے بازو اور ہتھوں تے مار لو تے بس نماز پڑھ لو۔ سارے جیہڑے گھاہرے ہوئے آئے۔ ایہہ مبارکوں دین لگ پئے۔ مبارک دینی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نوں اک صحابی فرماندے نے۔

صدق اکبر تیرے گھر وچ تیرے خاندان وچ کتیاں برکتاں اللہ رکھیاں نے جو مصیبت دا وقت آؤندا اے تیرے گھر وی گل ہووے تاں اتار دیندا اے۔ ایہہ آسانی ایہہ نعمت ایہہ تیمم دی۔ نہ ابراہیم دی قوم نوں ملی نہ نوح دی قوم نوں ملی۔ نہ موسیٰ دی قوم نوں ملی۔ کسے نوں وی نہ ملی۔ اج صدیق اکبر رضی اللہ عنہما دی صاحبزادی مسلماناں دی ماں انہاں دی وجہ تو ڈھل ہو گئی۔ لوگ گھبرائے تے اللہ تیمم دی اجازت دے چھڈی۔ ایہہ کن انعام ملیا تیمم دا ہن ایہہ ساری زمین پاک ہو گئی۔ اے جتھے نماز پڑھ کے تیمم کر سکدا ایں۔ تیری خصوصیت ایہہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماندے نے اللہ تعالیٰ من اک رعب دے دیتا اے ایہہ کدوں۔ فرمایا۔

مدینہ طیبہ ینسھ کے تے فرمایا اے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ من ایہہ رعب عطا فرمایا پورے مہینے دا سفر کر کے جتھوں تک اپڑی دا پورے مہینے سفر کر پئے نے تو روز ۵ یا ست کوہ سفر روز دا ہوندا اے لیکن فرمایا جتھوں تک مہینے دا سفر کر کے ایک مسافر جاوے اوس ۳۰ دناں دا سفر مکے اتنے تک مدینے توں لگ کے اس مسافر دا سفر مکے من اللہ تعالیٰ ایہہ رعب دیتا اے ہن حدیبیہ دے سارے مشرکین میرے کولوں کمبدے نے۔ اک ایہہ وقت آیا کہ مشرکین سارے میرے گل پوندے آئے آج ایہہ اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائی اے مہینے دے سفر اتے جیہڑا مشرک اے ایہہ وی میرے کولوں ڈردا اے۔



## برہان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - حَمْدِ الشَّاكِرِينَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا حَمَدَ  
 الْآنبيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ - وَعِبَادُ اللَّهِ  
 الصَّالِحُونَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْفَرَقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ  
 لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا - وَاذْكُرُ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ  
 اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَأَنَّ لِلَّهِ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ - عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالذُّنْبُ لَا يُنْسَى  
 وَالذِّيَّانُ لَا يَمُوتُ إِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تُدِينُ تُدَانُ - اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ  
 كُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۝



اللہ تعالیٰ دی حمد و ثنا اللہ دے محبوب تمام کائنات دے آقا و مولا نبی پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے تو بعد میں پہلے جمعے ایہہ عرض کیجا اے نبی پاک ﷺ رحمت نے فی عرض کیجا۔ نعمت نے اج اک نئی گل جیہڑی تہن دس نی اے میں ایہہ وی سنا دیواں میں عرض ایہہ کرنی چاہنا قرآن دی زبان نال۔ قرآن دی کلام نال ایہہ میں دسناں چاہنا نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ دا برہان نے۔ قرآن پاک نے نبی پاک ﷺ داناں رکھیا اللہ تعالیٰ دی طرفوں نبی پاک ﷺ دلیل نے۔ برہان تے دلیل دا اکو مقصد اے اللہ تعالیٰ نبی پاک نوں اپنی ذات واسطے اپنی طرفوں اپنی ذات اتے برہان بنا کے بھجیا اے معلوم ہو یا کہ یا فرمایا:

اے جناں اور انساناں او۔ کیوں تاس دا لفظ معنی انساناں واسطے نہیں بولیا جاندا معنی جناں اتے وی نہیں بولی دا۔ بلکہ جن اور انساناں دونوآں اتے ایہہ لفظ بولی دا اے۔ اللہ تعالیٰ جناں اور انساناں نوں فرماندا اے کہ تہاڈے رب دی طرفوں تہاڈے طرف کی آیا اے برہان تے دلیل۔ رب دی طرفوں دلیل آئی اے نبی پاک ﷺ دلیل نے اور دلیل کیہڑی گل دی اے دلیل دا معنی کی ہوندا اے دلیل دا معنی ایہہ معنی کہدا اے دلیل دا۔ دلیل دا لغوی معنی اے شے دا بھولنا۔ اصطلاحی معنی ایہہ اک شے دیکھیے اہدا علم آجائے اس شے دے علم نال دوجی شے دا علم آجائے۔ شے اک دیکھیے اہدا علم دی وجہ توں کسے ہوری شے دا وکھرا علم آجائے۔ اہدا معنی دلیل اے۔ نبی پاک ﷺ اللہ دی دلیل نے آپ ﷺ دے علم نال کہدا علم آؤندا اے۔ اللہ تعالیٰ دلیل فرمایا اے۔ دسیا ایہہ اے کہ اس میری دلیل نال علم تہن ہو گیا۔ تے میرا وی تہن علم ہو جائے گا۔ اگر اہدا علم نہ ہو یا تے میرا وی علم تہن نہیں ہون لگا۔ تے دو چیزاں کیکن ملیاں۔



.....  
مشین پئی چل دی اے اساں مشین نہیں دیکھی۔ اساں مشین آلا کوٹھا وی نہیں  
دیکھا۔ لیکن ٹک ٹک پئی کر دی اہی۔ سن ٹک ٹک دا علم ہو گیا۔ ٹک ٹک دا علم  
اے۔ بھئی ایہہ ٹک ٹک پئی کر دی اے من ایہہ دو جا علم اے کہ ایہہ چل دی پئی  
اے ٹک ٹک دا علم دو جی شی دے علم نوں جانن واسطے اے ایہہ کی کہ مشین چل  
رہی اے کھلی ہوئی نہیں انجے ہار سن دھواں نظر آیا۔ اتھے کوئی اگ تاں نظر نہیں  
آئی۔ دھواں تے بڑا اے دھوئیں دا علم ہو گیا تے دو جی شی دا علم خود ہو گیا اگ  
پئی بلدی اے۔ معلوم ہو گیا کہ جتھے دھواں پیا نکلا دا اے اتھے اگ پئی بلدی  
اے۔ من جملہ دھوئیں نال آگ دا علم ہو گیا۔ مشین دی ٹک ٹک نال مشین دا علم  
ہو گیا۔ اسے طرح اندر بیٹھے ہوئے آں تے سورج تکیا وی نہیں۔ ایہہ علم کہدا  
اے دھپ دا۔ دھپ دے علم نال سورج دا علم آ گیا اے۔ سورج دے نور اتے  
دلیل کی اے دھپ۔ دھپ دلیل اے۔ دھپ دلیل بن گئی سورج دی۔ دھواں  
اگ دا علم بن گیا۔ جے ٹک ٹک دا علم ہو یا تے مشین دے چلنے دا علم ہو گیا۔  
اسے طرح سمجھ لو نبی پاک ﷺ نوں جس ویلے حقیقت تک دیکھے اس نوں اللہ  
تعالیٰ دا علم آجاندا اے۔ ایہہ دلیل اے۔

اسے طرح کسے فرمایا۔ یاد آتا ہے خدا آقا دیکھ کے صورت تیری  
صورت نبی پاک ﷺ دی دیکھی دی اے۔ چہرہ مبارک نبی پاک ﷺ دا  
دیکھی دا اے ایہہ تے جیہڑا بے صورت اے اہدا علم آجاندا اے بے صورت کون  
اے اللہ تعالیٰ جدی مثل کوئی نہیں۔ جہدی مشابہت کوئی نہیں۔ اور نبی پاک ﷺ  
نوں تسی اپنی مثل آکھ دے او۔ جہدی مثل آدھے او۔ اوہدے علم نال خدا دا علم  
آؤندا اے۔ جیہڑا بے مثل اے معلوم ہو یا مثل دیکھیاں بے مثل دا علم۔ دھپ  
دیکھیاں سورج دا علم آؤندا اے۔ اسے طرح نبی پاک ﷺ دی زیارت کیتیاں



اللہ تعالیٰ دی یاد آؤندی اے۔ ایہہ دونویں اک دو بے دے غیر نے۔ خدا ہور۔  
 نبی پاک ﷺ ہور نے۔ اک دو بے نال تعلق کوئی نہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔  
 ایہہ سورج کیکن اے۔ سورج دی ٹکی جیہڑی اے اس واسطے دھپ لازم  
 اے۔ ایہہ عین سورج نہیں۔ دھپ جیہڑی اے ایہن آکھ سکدے او کہ ایہہ  
 سورج اے یا سورج نوں آکھ سکدے او کہ ایہہ دھپ اے۔ نہ سورج دھپ  
 اے تے نہ دھپ سورج اے۔ لیکن اسی طرح دھپ سورج کو لوں جدا نہیں  
 دھپ سورج وی نہیں۔ اس طرح سمجھ سکدے او کہ محمد مصطفیٰ ﷺ خدا نہیں۔ خدا  
 جیہڑا ایہہ محمد مصطفیٰ ﷺ نہیں۔ ایہہ گل یقینی اے۔ لیکن جس طرح سورج کو لوں  
 دھپ جدا نہیں۔ انجے محمد مصطفیٰ ﷺ کو لوں خدا وی جدا نہیں تے خدا کو لوں محمد  
 مصطفیٰ ﷺ جدا نہیں۔ اسے طرح جس ویلے حضرت آدم آپ ﷺ ہی زیارت  
 کیتی ات ویلے وی آپ ﷺ دی ہی زیارت کیتی۔ ایہہ آپ ﷺ دی زیارت  
 کنجی کیتی کہ حضرت آدم تو آپ ﷺ توں تیراں ہزار سال پہلے دنیا اتے تشریف  
 لیاے۔ آپ ﷺ حضرت آدم توں تیراں ہزار سال بعد تشریف لیاے۔ اصلی  
 پیدائش دے حساب نال نبی پاک ﷺ پہلے نے حضرت آدم ﷺ بعد وچ نے۔  
 لیکن روحانیت دے اعتبار نال حضرت آدم نے پہلے تے نبی پاک نوں آخر وچ  
 مبعوث فرمایا۔ اس واسطے حضرت آدم تیراں سو سال دنیا اتے رہ کے تے اپنی توبہ  
 قبول کرائی۔ کیہڑے ویلے نال۔ عرض کیتی یا اللہ تیرا ایہہ محبوب جہدا عرش دے  
 بیٹھ ناں لکھیا ای جہدا نور میرے توں وی پہلے چمک دا رہیا اے تے میری  
 پیدائش توں بعد وی چمک دا رہیا اے۔ ایہہ تیرا محبوب اے۔ میں اس دے  
 ویلے جلیلہ نال دعا کرناں توں میری دعا قبول کر۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔  
 اے محبوب خدا دنیا اتے نہیں آئے تے دعا قبول ہو گئی اے۔ حضرت آدم نبی



پاک صلی اللہ علیہ وسلم نون پہچانیا اے۔ کیوں انہاں وسیلہ جے پیش کیتا اے۔ جے پہچانیا اے۔ ای نہیں۔ پہچان کے ہی تے اللہ تعالیٰ اگے وسیلہ پیش کیتا اے۔ اک بندہ چاہے آکھے مولوی ہی ہووے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نون چالیس سال اعلان نبوت تون پہلے پتہ ہی کوئی نہیں کہ میں نبی وی آں کہ کوئی نہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ ایہہ کیکن آکھے۔

### آدم بین الماء والطين

حضرت آدم اودوں وی پہچان لیا تے اس مولوی نہیں پہچانیا کہ پہلوں وی نبی آہن لیکن حضرت ابو ہریرہ عرض کر دے نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کدوں دے نبی اوہ۔ ایہہ گل چھنے آلی آہی۔ کس واسطے لوکاں آکھنا اے چالی سال پہلے پتہ نہیں کہ نبی ہونا یا نہیں ہونا۔ اس گل دا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نون وی علم آہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کدوں دے نبی او۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایہہ نہیں آکھیا کہ من تے اے جے (۲۰) ویہہ سال نہیں ہوئے نبی ہویاں۔ اس تون پہلے نبی کوئی ناہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو ہریرہ تو بڑا سوال کیتا اے۔ میں اودوں دا نبی آں آدم۔ حضرت آدم دا وجود اے جے نہیں بنیا۔ اے جے چیکڑ مٹی اے میں اودوں وی نبی آں۔ کتاباں پڑھیا کرو تہن پتا لگے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔

حضرت آدم دا ڈھانچہ اے جے نہیں بنیا۔ اے جے آپ دا چہرہ نہیں بنیا۔ آپ دے لنگ تے پیر نہیں بنے۔ من اودوں وی نبی آں۔ لیکن ابو ہریرہ نہیں آکھیا۔ یا رسول اللہ تہن تے چالیاں سالاں تون پہلے تے علم کوئی ناہ کہ میں نبی ہے وی آں کہ کوئی نہیں۔ لیکن اج دا مولوی ایہہ گل کر سکدا اے انہاں نون ایہہ جرأت نہیں ایہہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی بے ادبی کرنی ایہہ جرأت کدوں ہوئی۔ ایہہ اودوں ہوئی ساتویں صدی وچ شروع ہو گیاں۔ من وی انج جیکن ہن بے ادبی تے



گستاخی ہوندى اے انج ناہی ہوندى کچھ اعتراض کر دے نے جائز جے طریقے  
نال۔ چوہدویں صدی وچ لوکاں اعتراض کرنے شروع کیتے بے ادبی کرنی شروع  
کیتی۔ لوکاں آکھیا چالی سال آپ نوں نبوت دا پتہ نہیں لکیتے آپ نے فرمایا  
اے کہ میں اودوں وی نبی آس جدوں حضرت آدم چیکڑتے پانی وچ آن۔

معلوم ہويا کہ آدم نوں وی پتہ لگ گیا کہ ایہہ اللہ دا نبی اے کہ جہدے  
ذریعے من معافی مل جانی اے۔ معافی وی انہاں دے ذریعے۔ جہاں نوں  
معافی نہیں ملنی حضرت آدم دی اولاد نوں ایہہ بے ادبی نہ کرن تے ہو ر کرن کی۔  
انہاں نوں ملنی جے نہیں اس واسطے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایہہ تے دس چھڈیا کہ  
آپ اودوں وی نبی آھن۔

دلیل کہدی بن کے آئے نے خدا دی دلیل۔ خدا دی ہستی مبارک اتے  
نبی پاک ﷺ دلیل بن کے آئے نے۔ تو فرمایا دلیل کیکن نے کہ آپ نور وی  
نے۔ دلیل وی نے تے نور وی نے۔ قرآن کریم اج وی موجود اے نبی پاک  
دے زمانے وچ وی موجود آہی۔ چودہ سو سال نبی پاک ﷺ توں بعد وی قرآن  
کریم موجود رہیا اے۔ حرف دا حرف موجود اے۔ ایہہ ہی قرآن موجود اے  
جیہڑا اللہ تعالیٰ نے آسماناں اتے اپنی کلام اتاری اے ایہہ ہی موجود اے کوئی زیر  
زیر دا فرق نہیں۔ لیکن ایہہ قرآن کریم اودوں وی موجود تے اج وی موجود۔  
اودوں بندے ٹھیک اج بندے غلط۔ اودوں ٹھیک کیوں تے اج غلط کیوں۔  
معلوم ہويا نبی پاک ﷺ دی نورانیت دا انکار کیتا قرآن پاک دی سمجھ ٹھیک نہیں  
راہندی۔ جدوں سمجھ ہی نہ راہندی ہووے۔ اک بندہ اے قرآن کریم آکھیا اے  
میں کی آں لوکاں واسطے بصیرت آں۔ یعنی سینے دا وی نور آں۔ ہو ر کی آں  
ہدایت میں آں رحمت وی آں۔ قرآن کریم ساڈے کم نہیں آؤندا۔ جھگڑے نہیں



.....  
 مکاندا۔ ساڈے فیصلے نہیں کردا۔ اہدی وجہ کی اے۔ میں انہاں واسطے ہدایت وی  
 تے نور وی آں جہاں لوکاں نوں میرے اتے یقین اے۔ یقین آلیاں واسطے  
 میں ہدایت وی تے نور وی آں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم وچ فرماندے نے۔

تہاڈی طرف کھلا نور آیا۔ ایہہ نبی نہ ہووے تے قرآن پھولے پئے  
 حروف پورے نہیں دسدے۔ انجے مثال سمجھو نبی پاک تے ہی ایمان پورا نہ  
 ہووے۔ آپ دی شفاعت تے پورا یقین نہ ہووے۔ آپ نوں دلیل نہ منیے۔  
 قرآن کریم دی ایہہ روشنی حاصل نہیں ہوندی۔ صحابہ کرام دے کول نور وی اے  
 تے قرآن وی اے۔ ساڈے کول قرآن ہے نور کوئی نہیں۔ نور نہیں یقین کوئی  
 نہیں۔ ایہہ سینے دی بصیرت کوئی نہیں۔ اس واسطے سن قرآن دی سمجھ کوئی نہیں  
 آؤندی۔ علم وی پڑھیا عربی وی پڑھی اے قرآن دے حروف پڑھے ہوئے نے  
 پر قرآن نوں جیہڑا نور اے اہدی روشنی وچ نہیں پڑھیا۔ کیونکہ نبی پاک نوں نور  
 نہیں میا۔ اس واسطے سمجھ وی نہیں آئی ایہہ کون اہدا اے۔ ایہہ گل میں نہیں اہدا۔  
 قرآن کریم خود آکھدا اے۔

اللہ تعالیٰ اس دے ذریعے کی عطا فرماندا اے اپنی واحدانیت نبی پاک  
 دے نور نوں منیے۔ نبی پاک ﷺ دے نور مننے دے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی رضا  
 مندی عطا فرماندا اے۔ ایہہ وی قرآن نے آکھیا اے تے جے نور ہی ناں منیے  
 نہ قرآن دی سمجھ نہ اللہ دی رضا مندی۔ ایہہ نہیں مندا۔ جیہڑا وی عربی پڑھیا ہو یا  
 اے جیہڑا مرضی اے معنی کرلو۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نبی پاک نوں نور وی  
 فرمایا۔ حاضر وی فرمایا۔ نبی پاک نوں اک ہو ر لفظ وی اللہ تعالیٰ فرمایا۔ رسول  
 تہاڈے کول آرہیا اے کیوجہ رسول فرمایا۔ من انفسکم۔

اگے اللہ دی مخلوق توں سب توں وی پہلے سی دنیا دے قانون دے



مطابق سب توں پیچھے نے۔ انہاں دے متعلق فرمایا ایہہ کی نے تہاڈے واسطے۔  
 ایہہ نبی اے تہاڈے نال حرص رکھدا اے۔ تہاڈے نال روف الرحیم اے۔  
 تہاڈے نال جانی عظیم اے اگر تہن تکلیف ہووے تے ان تکلیف ہوندی اے کی  
 کرو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایہہ دل جانی صحابی اے آپ دا۔ ایٹاں تے پتھر  
 مسجد نبوی شریف دے آپ ڈھورہ نے۔ عمار بن یاسر عرض کر دے نے۔ یا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وی اک ہی پتھر چالاندا پیا آں تے تسی وی اک ہی پتھر  
 لیاؤندے پے او۔ مہربانی کرو تسی بیٹھو میں دو پتھراک اپنے حصے دا ایک تہاڈے  
 حصے دا اٹھا کے لیاؤندا آں۔ آپ نہ ڈھوؤ۔ میں ڈھونتا۔ ایہہ گل ہوئی۔ جس وقت  
 عمار بن یاسر نے دو پتھراٹھا کے لیاںدے تے سٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عمار چھڈ دے اک اٹھا کے لیا۔ اک میں ہی لیاواں دا۔ انہاں عرض کیتی  
 یا رسول اللہ کیوں میرے نال کوئی ناراضگی اے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تو  
 قرآن نہیں پڑھیا۔ آکھیا پڑھیا اے۔ قرآن پاک ایہہ نہیں فرماندا کہ تسی مشقت  
 وچ پوؤ تے آپ نوں تکلیف ہوندی اے۔ آکھیا اے توں دو پتھر چاویں۔ من  
 وی اک پتھر دی تکلیف من ہووے تیرے چانے دی تے ایہہ پتھراک میں ہی  
 کیوں نہ چاواں۔ معلوم ہوندا اے جیہڑے آپ دے غلام نے ایہہ اگر تکلیف  
 پاہن تے آپ نوں تکلیف ہوندی اے اتنی ہمدردی اے۔ اسی ہون وی تکلیف  
 وچ پوے تے آپ نوں تکلیف ہونی اے۔ تے قیامت نوں جیہڑی تکلیف سن  
 ہونی اے جے اسی اولاد بن جائے تے۔ اولاد بن گیا ایہہ گل ضرور ہونی اے کہ  
 نبی پاک دی امت دوزخ وچ جائے تے آپ نوں تکلیف پہنچی اے۔ فیر آپ  
 نوں تکلیف پہنچے تے اللہ تعالیٰ فرمائے۔ میرے محبوب! جا جیہڑے بندے دوزخ  
 وچ نے انہاں نوں کڈھ لے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماندے نے میری امت دے



وی بعض بندے ایسے نے کہ اک اک بندہ جہناں نوں میں کڈھاں میرے ذریعے جان ایہہ وی ستر ہزار آدمی اے۔ ستر ہزار وچوں جیہڑے میں کڈھنے نے انہاں وچوں ایہو جئے وی بندے ہونے نے جہاں نال ستر ہزار نکل دے نے اگر اتنے بندے نکل گئے تے من وی ڈرا ایہہ آہی کہ حضور ﷺ چاء فرما ہن کہ ایہہ میری امت نہیں۔ فیر کی کراں گے۔ ضرورت اس گل دی اے کہ نبی پاک ﷺ امت فرمان نے من دوزخ وچ جان دا ڈر کوئی نہیں۔

کیوں حضرت بایزید بسطامی فرماندے نے اللہ دے بندے کجھ ایہو جیہے وی ہن جہاں نوں دوزخ آکھنا اے یا اللہ ایہناں نوں جلدی میرے وچوں کڈھ کیونکہ انہاں دے نور نال میری اگ مدہم پئی ہوندی اے۔ انہاں نوں جلدی حکم کرے میرے وچوں کڈھ۔ معلوم ہوندا اے ایہہ انہاں دی بے ادبی نہیں کرنی چاہندا۔ بندے بے ادبی کر دے نے۔ دوزخ بے ادبی نہیں کردا۔ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ ستر ہزار بلا کسے حساب و کتاب جنت وچ گھل لو۔ نبی پاک ﷺ فرمایا ستر ہزار انہاں نال ہو رٹور گئے۔ ستر ستر کئی۔ انہاں نال من اک مسئلہ ایہہ یاد آیا اے حضور ﷺ نے فرمایا اے کہ میری امت تریجا حصہ جائے دی جنت وچ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کیتی۔

یا رسول اللہ ﷺ! تریجا حصہ جائے گی جنت وچ ایہہ تے بڑی تھوڑی اے۔ ہاں پہلے فرمایا ہزار وچوں اک بندہ جائے گا۔ جنت وچ۔ صحابہ کرام نوں بڑا غم لگا۔ ہزار وچوں اک بندہ۔ آپ نے فرمایا ہزار وچوں اک بندہ میرا امتی جائے گا۔ انہاں کجھیا ہزار امتی وچوں اک امتی جائے گا۔ صحابہ عرض کیتی یا رسول اللہ ﷺ فیر تے اسی رہ گئے۔ ہزار امتی وچوں اک جائے فیر تے اسی رہ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہزار وچوں اک۔ تریجا حصہ تسی ٹور جاؤ۔ دو حصے ساری



.....  
 دنیا جائے۔ تریجا حصہ تسی ٹر جاؤ۔ فیر۔ اللہ اکبر صحابہ کرام نعرہ لگایا۔ فیرتے اسی  
 بچ گئے۔ فیرتے اسی جنت ٹر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسی (۸۰) صفاں میری  
 امت جنت وچ جائے گی۔ اوہ صفاں کیڈیاں ہونیاں نے۔ صفاں اہڈیاں  
 ہونیاں نے جیڈی لمبی زمین اے۔ امتیاں لمیاں صفاں ہونیاں نے۔ میری امت  
 دیا اسی صفاں تے باقی جتنے نبی نے انہاں دیاں ساریاں امتاں دیاں چالی صفاں  
 ہونیاں نے۔ میری امت تسی او۔ ایہہ آکھن لگے یارسول اللہ! آپ دا اتھے  
 کیکن نظام ہوسی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتھے اپنے اپنے بزرگاں نال ٹر کے  
 میرے کول پہنچ جاؤ گے۔ اپنے اپنے بزرگاں نال۔ میں ایہہ اتھے سمجھنا ایہہ  
 نقشبندی ٹر پیو۔ اک صف بن جانی اے چشتی ٹر پو تو اک صف بن جانی اے  
 قادری ٹریے ہوئے اک صف بن جانی اے اسے طرح ہور سلسلے جیہڑے نے  
 انہاں دیاں صفاں۔ اے داتا صاحب تسی اپنی صف لے آؤ۔ اے شرقپور شریف  
 آلے تسی اپنے صف لے آؤ۔ انج کر کے سارے بزرگاں نوں آکھن گے تسی  
 اپنی صف لے آؤ۔ ایہہ جیہڑے اکابر ولی اللہ نے انہاں دیاں صفاں نبی پاک  
 دی امت وچ شامل ہو ہن گیاں۔ انج کر کے صفاں بن تے فیر ساریاں دی  
 پہچان ہووے دی۔

اپنے اپنے اماماں نال آجاؤ۔ ایہہ امام نے انہاں نال ٹر کے تے اسی  
 صفاں بن جاہن گیاں ہن جے ساڈیاں اسی صفاں بن جاہن دیاں۔ ایہہ اللہ  
 تعالیٰ انہاں دی پہچان کنج کرائے دا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ میری امت دا  
 نور۔ وضو کر دے او۔ گرمیاں وچ پانی چنکا لگدا اے سردیاں وچ پانی ٹھنڈا لگدا  
 اے۔ کامل وضو۔ کامل وضو جیہڑے کر دے او اہدے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا۔  
 میری امت ساری پنج کلان ہو جائے دی۔ پنج کلان مجھیں ہوندیاں نے



.....  
 جہاں دے متھے پوشل ایہہ جیہاں جگہ سفید ہوہن ایہہ پنج کلاں ہوندیاں نے۔  
 حضور فرمایا میری امت پنج کلاں کنج ہو جائے دی۔ جیہڑے وضو دے اعضاء نے  
 سب توں نور انج چمکے دا کہ ایہہ دیہوں دی جیہڑی روشنی اے ایہہ مات ہو جائے  
 گی۔ اوہ جیہڑا نور اے اہدے اگے ایہہ سورج دا نور کوئی نہیں ایہہ نور کدوں  
 آؤتاں اے ایہہ اج کوئی نہیں قیامت نوں ہی آؤتاں اے۔ ایہہ نور کیکن  
 آؤتاں جیہڑا ہن نہیں۔ معلوم ہوندا اے ہن ایہہ دنیا مشاہدے دا مقام اے عالم  
 دنیا وچ اگر ایہہ نور دی چمک ہوئے سارے گناہواں وچوں نکل جاہن۔ سارے  
 وضو کرنے آ لے بن جاہن۔ لیکن اج ایہہ نور حاصل نہیں کر سکدے۔ الحمد للہ!  
 الحمد للہ اوہ نور جیہڑا دتا ہو یا اے ایہہ ساڈا اج وی حاصل اے قیامت نوں وی  
 حاصل ہونا اے۔ اج ظاہر نہیں ہونا اگر اج ظاہر ہوئے من تے گنجائش رہی ہی  
 کوئی نہ من تے مشاہدے دا کم اے اگر نور اج ظاہر ہو جائے۔ کامل وضو کرنے  
 آلیاں واسطے آج نور باطنی اے تے قیامت آ لے دن ظاہری نور ہوسی۔ اج  
 ایہہ نور قلب وچ اودوں ایہہ نور چہرے اتے ظاہر ہو جاسی۔ ہتھاں اتے آجائے  
 گا۔ پیراں اتے آجائے گا۔ اج ایہہ نور قلب وچ اے۔

جدوں کوئی گناہ گار بندہ مردا اے تے این قبر وچ دفن کری داے ہن  
 فرشتے ان عذاب دیندے نے۔ ایہہ چیخاں ماردا اے۔ اس دیا چیخاں نہ انسان  
 سننے دے نے تے نہ جن۔ انسان کول قبر دے بیٹھا رہوے تاں وی نہیں سندا۔  
 کیوں ایہہ اس گلے نہیں سندا کہ اگر میں چیخ سن لئی تے اس نری اللہ اللہ کرنی  
 اے اس ہور کرنا کجھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس واسطے ایہہ آزمائش بنائی اے۔ اہد افضل  
 پاک کرنے واسطے اس دے کئے وچ نوں ایہہ چیخ نہیں پوون دیندا۔ حیواناں  
 نوں ایہہ چیخ سنی جاندی اے۔ فرشتہ ایہہ چیخ سنی جاندی اے۔ ساری دنیا نوں



ایہہ چیخ سنی جاندی اے الا انسان۔ انسان نہیں سن سکدا۔ اگر انسان سن لوے تے آزمائش نہیں راہندی۔ اتھے وی ایہہ مسئلہ ہے کہ اگر ایہہ نور ویکھ لوے تے بے وضو کنج رہ سکدا اے۔ ایہہ مخفی چیزاں رکھیاں نے اللہ تعالیٰ تا کہ ایہہ میرے اتے غیب یومنون بالغیب۔ غیب اتے ایمان لیوندا یا نہیں لیوندا۔ سارا امتحان اس گل دا اے غیب نوں مندا اے یا نہیں مندا۔ اللہ تعالیٰ وی غیب اے۔ فرشتے وی ساڈے کولوں غیب نے جن وی تے ساڈے کولوں غیب نے۔ ہور وی چیزاں غیب نے کیا انہاں اتے ایمان لیاندا اے یا نہیں لیاندا۔ ایہہ وی اسے طرح اے مسئلہ۔ ایہہ ہوش ہی نہ رہوے بیہوش وی ہو جائے۔ فیر دیندار وی ہو جائے دنیا دار نہ رہوے۔ اس گلے اللہ تعالیٰ آزمائش واسطے انہاں مقامات نوں پوشیدہ کر دیندا اے۔

اللہ دے محبوب نبی پاک ﷺ نے سن ایہہ گلاں دس جھڈیاں جیہڑیاں ساڈے تے تہاڈے کولوں غیب راہندیاں آیاں۔ لیکن جے یقین ہووی تے جیکن آپ دسیاں نے ان من کے تے دیندار نہ ہو جائیں۔ جے اج ایہہ چیخ سن لیویں تے دیندار نہ بن جائیں دنیا داری جھڈ کے تے انہاں اتے ایمان ہی کوئی نہیں ایمان ہووی تے دیندار نہ بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماندے نے کہ میرا محبوب تہاڈے کول علم لے کے آیا اے اس علم دے اندر کی فرماندا اے نبی پاک فرماندے نے۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے بندے نال۔ اللہ تعالیٰ جہدے نال بھلا کرنا چاہن ان دین دی سمجھ عطا کر دیندے نے۔ دین وی جن سمجھ آجائے ایہہ ہونی چاہیدی اے۔ ایہہ جیہڑے اسی واعظ کرنے آں مسئلے کرنے آں گلاں کرنے آں ایہہ تہن وی ہولی ہولی عالم بنانا چاہنے آں۔ ساڈا دل اے تسی وی عالم دا درجہ قیامت توں لال لو۔ ایہہ وی لوڑ



اے۔ نری گل ایہہ وی نہیں تہن مسئلے دے سے تے تسی عمل کر کے جنت جاؤ۔ نہیں  
کچھ مسئلے ایہو جیے وی دسدے آں جہاں نوں یاد کر کے تے تسی جنت ٹر جاؤ۔  
نرے یاد رکھنے نال نبی پاک ﷺ اسے گلے علم دی فضیلت بیان کیتی اے۔ فرمایا  
یا اللہ من ابہ اعلیٰ چیز دے اللہ تعالیٰ فرمایا۔ محبوب توں میرے کولوں علم زیادہ منگیا  
کر۔ اک ہور سے وی منگی اے۔ نبی پاک ﷺ علم زیادہ منگیا۔ انہاں وہابیاں  
نووں ایہہ کی دے دے نے کہ مینوں رب فرمایا کہ علم زیادہ منگ تے ہور کی  
منگ نور ہور منگ۔ کیا علم نہیں آپ کول جے علم منگ دے نے۔ نور نہیں جے نور  
منگ دے نے۔ ایہہ گل نہیں۔ نور والا نور منگدا اے تے علم والا علم منگدا اے۔  
جہڑے بے خبر نے اوہ مربعے کارخانے منگدے نے۔ اوہ علم تے نور نہیں منگدے۔  
اللہ دے محبوب نماز تہجد پڑھدے نے نماز تہجد توں بعد دعا منگدے نے  
یا اللہ میرا دل، میرا دماغ، میرا جسم، میرا ہتھ، میرا کن، ہر شے نور ہی کر  
دے۔ تن اتھے روٹی نہیں لہدی۔ ہن باہر کیوں جانا اے۔ سعودی عرب کیوں  
جانا اے۔ تیرے کول ہے تے جانا اے۔ تیرہ ہزار دے کے جانا اے۔ تیرہ ہزار  
ہی تے تاں جانا اے۔ تیرہ ہزار دے کے تے بھلا منگن جانا اے کیوں تیرے  
کول جیہڑی شے ہے ایہہ ہی منگنا اے۔ تے نبی پاک کول جیہڑی شے ہے۔  
اللہ تعالیٰ فرماندا کہ اہدے وچ میرے کولوں زیادتی منگ۔ نور ہے فرماندا ہر شے  
ہے۔ نور کم ہے۔ تے علم ہے زیادہ علم منگ ایہہ نبی پاک ﷺ ہیں۔ توں کی  
منگناں اے۔ توں وی اللہ تعالیٰ کولوں علم منگ۔ کیوں چالی فرمان جس بندے  
نووں آپ دے یاد ہون قیامت دے دن اللہ تعالیٰ علماء دے زمرے وچ  
اٹھائے گا۔ عالم دی صف وچ اٹھالے دا۔ تسی اک اک فرمان یاد رکھیا کرو۔ قبر  
وچ جانے توں پہلے تہاڈے وی چالی فرمان تے بن جان تے انشاء اللہ تعالیٰ



.....  
 علماء دے زمرے وچ اٹھائے گا۔ علماء دازمرہ کناں نال اٹھائے گا۔ ایہہ نبیاں  
 نال اٹھائے گاتے توں وی چالی فرمان یاد کر کے تے نبیاں دے سنگ اٹھیں دا۔  
 اللہ تعالیٰ ایہہ قسمت وی تہاڈی کرے۔ تے کجھ نہ کجھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دیاں گلاں  
 تہن وی یاد ہو جاہن۔ اللہ تعالیٰ مرنے توں پہلے چالی ساریاں دیاں بنائے۔  
 ایہہ زمرے علماء دے وچ اٹھے تے اہدی فضیلت کی اے اتھے تے بندے  
 اہدے نے کہ مولوی روٹیاں لوکاں کولوں لے کے تے کھاندے نے۔ ایہو جیہ  
 تے میں کم کرنا نہیں اہدے ولوں نہیں دیکھی دا۔ اہدے ولوں دیکھی دا اے۔  
 ایک بزرگ اہدے نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت دے دن چا پوچھے کہ دین دی کی  
 خدمت کیتی آ۔ جٹ کی آکھ سی۔ ایہو آکھ سی کہ کجھ نہیں کیتی۔ جے کسے دوکاندار  
 کولوں پوچھسی تے آکھی کجھ دین دی خدمت نہیں کیتی۔ جے کسی درزی کولوں  
 پوچھیا تے آکھ سے کپڑے ہی سیندا رہیاں یا کفن سیتے نے ہور کجھ نہیں کیتا۔  
 جے کسی موچی کولوں پوچھیا تے ایہہ آکھ سی میں جوتیاں دے آہر لکیا رہیاں  
 دین دی کوئی خدمت نہیں کیتی۔ اک ایہہ میاں اللہ دا بندہ اٹھیا ایہہ آکھے یا اللہ  
 میں مسجد وچ بہہ کے قال اللہ قال الرسول پڑھدا رہیاں۔ بندیاں بھانویں میری  
 بے عزتی کیتی اے بھانویں عزت کیتی اے بھانویں بوہے بوہے منگا کے ٹکر  
 دیندے رہے نے۔ میں ایہہ وی قبول کردا رہیاں۔ بوہے بوہے بھادناں قبول  
 کردا رہیاں پر اے اللہ میں قال اللہ اور قال الرسول نہیں چھڈیا ایہہ کم میں مسجد  
 وچ بہہ کے میں کردا ہی رہیاں۔ کامیاب کیہڑا رہیا۔ موچی اپنی جوتی آہدا  
 درزی اپنے کپڑے آہدا، زمین دار اپنی ہل آہدا تے ایہہ میاں آہدا میں روٹی منگ  
 کے کھاندا رہیاں۔ یا اللہ میں تیرا کلمہ نہیں چھڈیا۔ تیرے مسائل نہیں چھڈے۔  
 تیرے دین دی خدمت کردا رہیاں۔ تے من ول کیہڑا رہیا۔ اس لحاظ نال تے



.....  
میاں جیہا کوئی نہیں۔ اہداتے ٹھٹ بن گیا۔ اللہ تعالیٰ زندگی دیوے تے ایہو جی  
دیوے جہدے وچ کجھ نہ کجھ بندہ دین دی خدمت کر جائے۔ اک بندہ آہدایا اللہ  
میں قرآن و حدیث پڑھاندا رہیا۔ اللہ تعالیٰ فرمان گے توں پڑھاندا تے رہیا  
ہوینگا پر پڑھاندا دنیا واسطے رہیا چل دوزخ وچ من کی واہ اے۔ واہ کوئی نہیں۔  
میں اپنی گل دسناں سمجھ کوئی ناہی۔ جہ کی گل سمجھ آئی۔ حضرت صاحب قبلہ  
قدس سرہ العزیز۔ میں عرض کیتی ساڈا دل اے۔ دشمنیاں ہوندیاں نے لوکاں وچ  
ساڈی وی دشمنی اے تے ساڈا دل اے اک مسجد وکھری بنا لیے تے نماز پڑھیے  
کریے۔ لوکاں دی آپے وچ کھڑ بڑ ہو جائے تے مسجد وچ آون جان توں ڈر  
لگدا اے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں مسجد کوئی نہیں بنانی۔ اگلیاں ہی آباد کرو۔  
بھانویں دشمنی ہی ہوے میں چپ کر گیا۔ دو تن مہینے لگ گئے۔ نماز پڑھیے کریے  
تے میاں صاحب جیہڑے امام آہے ایہہ کجھ کلف کالی لاندے آہے۔ ایہہ  
جیہڑی کلف ہوندی اے کالی ایہہ شریعت وچ منع اے۔ ایہہ لاندے آئے  
داڑھی نوں۔ نماز پڑھاندا آہے۔ اک داڑھی گھٹ ہوندی آہی مٹھ ناہی  
ہوندی۔ اساں ایہہ حضرت کیلیاں نوالو شریف سکھیا اے کہ داڑھی آلے مگر نماز  
پڑھنی ہوندی اے۔ ایہہ جدوں میں تکلیف دیکھی تے من میں حضرت صاحب  
نوں جا کے عرض کیتی میں آکھیا حضور جماعت نال نماز پڑھیے تے ایہہ خراب ہو  
جاندا اے۔ ایہہ امام صاحب کالی کلف وی لاندے نے تے داڑھی نکلی وی  
رکھدے نے۔ آپ فرمایا تے اپنی مسجد بنا لو۔ ہن ایہہ دسو کہ پہلوں وی میں ہی  
عرض کتی کہ مسجد بنا لیے تے فرمایا نہیں فیر میں ایہہ عرض کیتی تے فرمایا بنا لو۔ ہن  
پہلی گل تے دوجی گل دا وزن کرو۔ میرا ہی سوال پہلا میرا ہی سوال دوجا۔ دوجا  
سوال ایہی کہ کلف اور نکلی داڑھی دی وجہ تو نماز خراب ہوندی اے۔ آپ نے فوراً



فرمایا مسجد بنا لو۔ تے پہلا سوال میرا دنیا داری دے لحاظ نال اے تے فرمایا نہیں مسجد نہیں بنانی۔ دشمنی دی وجہ توں وی مسجد بنانے دی اجازت نہیں دیتی۔ اندازہ کر لو کہ ایک ہی شے اہدی اجازت ملدی پئی اے ایہہ ہی شے اہدی اجازت پہلوں نہیں پئی ملدی ایہہ کی فرق اے ایہہ دنیا تے دین دا فرق اے۔ اللہ دے بندے دنیا دیاں گلاں دی پروا نہیں کردے۔ دین دی گل آوے زیادہ وی نقصان ہووے ایہہ کتھوں سکھیا اے اللہ دیاں بندیاں نبی پاک ﷺ کولوں۔

نبی پاک ﷺ نوں ایہہ طائف دے کافراں تے مشرکاں پتھر مارے آپ ﷺ دا سر مبارک زخمی ہو کے تے خون مبارک گل مبارک تک آ گیا تے پیراں تک آ گیا۔ جوڑا مبارک جیہڑا پہنیا ہو یا اے جوتی مبارک اہدے وچ وی خون مبارک آ گیا۔ جت ویلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محبوب تن تکلیف دیتی نے۔ جو چائے ایناں نال کر میں تن ہر طرح دی اجازت دینا۔ نبی پاک ﷺ نے عرض کیتی یا اللہ اگر من اجازت دینا کہ میں انہاں نال جو مرضی اے کراں میں ایہہ کراں اللہ انہاں نوں ہدایت دے۔ ایہہ من پہچان لین۔ میں کون آں۔ اللہ تعالیٰ انہاں دیاں نسلاں نوں ہدایت فرما دیتی جہاں غلطی ہتھاں نال کیتی آہی انہاں دیاں نسلاں نوں ہدایت عطا فرمائی۔ انہاں نوں تے اللہ تعالیٰ دوزخ وچ ساڑن دے۔ ہر انہاں دیاں نسلاں نوں ہدایت عطا فرمائی۔ اک تے انج ہو یا جنگ خندق ۶ ہجری وچ ہوئی تے سارے عرب دے مشرک اکٹھے ہو کے تے مدینے شریف تے حملہ کر دتا۔ مشرکین دی تعداد چار ہزار توں وی زیادہ آہی۔ مسلماناں دی تعداد بڑی تھوڑی اے تے آپ ﷺ نے مدینے دے کول پاسے کھدائی کرائی۔ خندق کھدوائی کہ کفار انجے ہی نہ حملہ کر دین۔ آہستہ آہستہ جس ویلے کھدائی کروائی تے کی ہو یا اوہ کفار سامنے آ کے بیٹھے ہوئے نے۔ ایہہ



.....

حملے دیاں تدبیراں پے کر دے نے۔ ادھروں فتح دیاں تدبیراں پیاں ہوندیاں نے اس دن کوئی وقت نہ ملیا تے ڈیگر دی نماز قضا ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہدی ڈیگر دی نماز قضا ہو گئی ابدی اولاد وی ہلاک ہو گئی۔ اہد مال وی ہلاک ہو گیا۔ اوہدا لکھ نہی رہیا۔ اس دن حضور ﷺ دی ڈیگر دی نماز قضا ہو گئی۔ ایہہ مدینے تے حملے دے وقت ہواتے طائف وچ لوکاں جیہڑے پتھر مارے تے آپ ﷺ دا لہو مبارک و گیاں ایہہ تکلیف آپ ﷺ دے جسم نوں ہوئی۔ دینی کم نہیں سی۔ پر آپ ﷺ دے جسم مبارک نوں جیہڑی تکلیف ہوئی ایہہ وی ساڈے واسطے دین اے ایہہ دو جی خرابی بنی۔ لیکن آپ واسطے جسم اتے حملہ ہو یا۔ آپ اہدا بدلہ لینا نہیں چاہیا۔ نہ کوئی بدلہ لینا چاہیا نہ کوئی بددعا کیتی۔ جدوں دین دی گل آ گئی تے پوچھو امام بخاری کولوں امام بخاری آھندا اے ڈیگر دی نماز جس ویلے جاندی آئی پی آپ ﷺ دا دل دکھیا آپ ﷺ نے قضا پہلوں پڑھی من شام دی نماز پڑھی اے۔ نماز پڑھ کے آپ ﷺ نے دعا منگی کی دعا منگی۔ یا اللہ ایہہ کتے، شیطان ایہہ جیہڑے منصوبے بناندے آن یا اللہ ایہہ جیہڑے قبائل آئے نے جہاں ساڈی نماز قضا کروائی اے انہاں دیا قبراں تے انہاں دے گھراگ نال بھر دے۔ بددعا اے یا دعا ہے۔ بددعا کیوں منگی ڈیگر دی نماز قضا کروائی۔ اوتھے جسم تے پتھر وی بر سے خون وی و گیا لیکن انہاں واسطے دعا منگی۔ اوتھے دعا اے اوتھے بددعا اے اوتھے نماز تے حملہ اے اوتھے جسم تے حملہ اے۔ جسم تے حملے دی آپ ﷺ نے کوئی پرواہ نہ کیتی۔ لیکن نماز دی قضا دی اتنی پرواہ کیتی کہ فرمایا یا اللہ انہاں دیاں قبراں تے انہاں دے گھراگ نال بھر دے انہاں ساڈی نماز قضا کرو لھڈی اے۔ کی سبق ملیا دین دا نقصان نہیں برداشت ہونداتے دنیا دیاں ٹریاں بڑیا گلاں وی برداشت ہو جاندیاں نے۔ انجے ہاء اللہ



دیاں بندیاں من آکھیا اس واسطے مسجد کوئی نہیں بنانی۔ جس ویلے من میں آکھیا تے فرمایا بنا لو۔ اپنی آپے۔ میں نہ آہدا کہ مسجد بنانی اے من پتا آہی کہ اگے نہ ہوئی اے میں آکھنا ہی نہیں۔ میں آکھیا ہن ماردا کوئی نہیں من آپ نے آکھیا مسجد بنا لو۔ ایہہ گل میں سمجھیا ہی کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے سن وی دنیا دیاں گلاں وچ ہی نہ ہوے۔ دین دا کوئی کم نقصان ہووے اہدے اتے کم از کم رون آجائے۔ یا اللہ تیرا دینی نقصان ہو گیا اہدے اتے رون آ گیا۔ اللہ تعالیٰ بے پروا تے بے نیازاے۔ جدوں دینی کماں وچ روئے معاف کر دیندا اے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صبح سے پئے نے اورے نماز تیار اے تے آپ سے پئے نے۔ شیطان آ گیا۔ آکھن لگا اے امیر معاویہ اٹھ نماز پڑھ وقت جاندا پیا اے۔ آپ فرمایا تو کون ایس۔ آکھن لگا میں شیطان آں۔ انہاں آکھیا شیطان دا کم تے میں نہ اٹھانا توں کیوں من اٹھاندا پیا اے۔ آکھن لگا میں ایس توں اٹھایا کہ اگلے دن تیری تہجد قضاء ہوئی اے۔ رورو کے توں خدا کولوں کئی تہجداں دا ثواب لے لیا۔ ایک دو چار تہجداں تے کئی تہجداں ثواب لے لویں۔ آج میں آکھیا۔ نماز اٹھ کے پڑھے۔ بے انجے سوتا رہیا تے قضاء نماز پڑھ سی تے رورو کے خدا کولوں کئی نمازاں دا ثواب لے لیسے۔ اس گلے میں آکھیا رو کے ثواب نہ لوے۔ اٹھ کے اپنی پڑھ کے تے اک نماز دا ثواب لوے۔ اس گلے میں تن اٹھان آیاں۔ شیطان دشمن اے۔ ایہہ نماز وی پڑھاندا اے۔ جدوں سمجھدا اے اک نماز توں زیادہ ثواب سمجھنا اے۔ تے ایہہ اٹھا کے نماز پڑھالیندا اے۔ اس واسطے دین دا کم ونجا پے تے توں پریشان ہو جائیں۔ تیری نماز خراب ہو جائے۔ نماز کسے بے نماز مگر پڑھیں یا بغیر وارڈھی دے پچھے پڑھیں۔ ایہہ کم خراب نہیں ایس گل دی فکر کریا کر اللہ کرے دینی کماں دا نقصان



.....  
 ہووے تے سن وی رون آوے حضور ﷺ فرمایا کہ راتی اکیلا بندہ ہووے تے  
 خدا توں ڈرتوں رون آجائی۔ ایہہ رون جیہڑا ایہہ یقیناً گناہ دے دفتر دھو چھڈا  
 اے۔ جے کوئی اٹھرو خدا دے ڈرتوں آوے اہدے وچ کتنی برکت ہوندی اے  
 کہ ایہہ گناہ دے دفتر دے دفتر دھو چھڈا اے۔ ایہہ کارآمد اے۔ خالی نہیں۔  
 اللہ تعالیٰ کرے توہن تے من جانے پئے آں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔



## راہِ حق

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - حَمْدِ الشَّاكِرِينَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا  
 حَمَدَهُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ - وَعِبَادُ  
 اللَّهِ الصَّالِحُونَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ  
 لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا - وَاذْكُرُ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَ  
 اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَأَنَّ لِلَّهِ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا  
 تَعْمَلُونَ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ لَا يُبْلَى  
 وَالذَّنْبُ لَا يُنْسَى وَالذِّيَانُ لَا يَمُوتُ إِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تُدِينُ  
 تُدِنُ - أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ



اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا اللہ دے محبوب ﷺ تمام دنیا دے آقا و مولا نبی پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے توں بعد ایک مسئلہ جیہڑا سب چیزاں توں مقدم اے اللہ تعالیٰ دے محبوب ﷺ دی عظمت اے اللہ تعالیٰ دے محبوب ﷺ دی شان نوں الہیہ لفظ آکھ سکے آں اور کہنا چاہی داوی اے ولا تعد ولا تسکا۔ شان دا تعلق مخلوق وچوں انتہا دا پتہ نہ ہوے۔ تے فیر شان دا بیان آخر تک نہیں ہو سکدا۔ اس واسطے اک نے نبی پاک ﷺ ہویے فرمودات یعنی حکم۔ نبی پاک ﷺ ہم ایک حکم فرمایا اے۔ ایہہ انج کرنا۔ ایہہ انج نہ کرنا۔ ایہہ دو دے حکم نے اک کرنے دا اک نہ کرنے دا۔ دو جا آپ نے اک فعل مبارک کہنا اے اوہ فعل مبارک ایہہ کہتا اے جیہڑا آپ دی خصوصیت نہیں۔ آپ ﷺ نے جیہڑا فعل مبارک کیجا اے پر آپ ﷺ دی خصوصیت اے اس نوں ترک کر دیو اس تے تسی عمل نہ کرو۔ اس فعل دیاں دو شانناں ہو گئیاں۔ ایک فعل ایہہ اے جدی اتباع کرنی ساڈے اتے فرض اے ایہہ اس طرح عمل کرنا فرض اے ضروری اے اہدی مثال اس طرح اے کہ اک آدمی اگر شادی کرنا چاہے تے ایہہ نہایت چار بیویاں کر سکدا۔ اگر پنجویں نال نکاح کرے۔ ایہہ نکاح کوئی ایہہ نہیں ایہہ پنجویں نال ناں نکاح کر سکدا۔ پہلیاں وچوں اک نوں طلاق دیوے۔ اگر طلاق نہ دیوے چاروں بیویاں اس نوں فرض سنت واجب جو کجھ آکھ لیے اس نوں ہرگز اجازت نہیں۔ حرام اے اس مسئلے نوں قرآن کریم وی بیان کیجا اے کہ تسی چار بیویاں نکاح وچ رکھ سکدے او پنجویں نہیں۔ میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ نے نو نکاح فرمائے چار نہیں پنج نہیں نو نکاح فرمائے۔ سوچو قرآن کریم دا حکم ہر اک واسطے چار اے لیکن نبی پاک ﷺ انہوں اللہ پاک دی اجازت اے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماندا اے محبوبہ تین ہر طرح اجازت اے ایہوں معلوم ہو یا نبی پاک ﷺ ہوا الگ حکم اے تے ساڈا الگ حکم اے جیہڑا ایہوں نبی پاک ﷺ دی اتباع



کرے اور آکھے میں وی نو نکاح کراں ایہہ غلط اے۔ اس کم دی اتباع نہیں کرنی کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ ہوں مطلق اختیار دے کے تے دو جیاں بندیاں تے پابندی لائی اے۔ ایہہ ا مطلب ایہہ کہ اس فعل دی اتباع نہیں کرتی۔ دو جا فعل مبارک اے جہدی اتباع ضروری اے بلکہ نبی پاک ﷺ جو فعل مبارک حج، عمرہ مبارک کیتا اے زکوٰۃ دا حکم فرمایا ہے جو عمل آپ ﷺ نے کیتا اے ساڈے اتے ایہہ کرنا فرض اے۔ واجب اے یا سنت اے۔ کچھ فعل ایہہ نے جہناں اتے عمل کرنا سن وی ضروری اے۔ تے کچھ فعل مبارک ایہہ نے جو صرف حضور ﷺ واسطے ہیں مثلاً قبلہ ول منہ کر کے پیشاب کرنا یا کنڈ کرنی سن دونویں ہی منع نے۔ نبی پاک ﷺ نے حدیث پاک دے اندر فرمایا قبلہ شریف دی طرف پیشاب کرن لکیاں نہ کنڈ کروتے نہ منہ۔ لا تشرق لا تعرب اونھوں قبلہ دکھن پر بت اے لہذا سعودی عرب دے اندر جیہڑا بندہ اے ایہہ دکھن پر بت نہ کنڈ کرے تے نہ منہ کرے۔ لاہندے ابھر دے کر سکا اے۔ کیوں اتھے قبلہ انج بتدا اے مدینہ طیبہ ہووے یا مسجد اقصیٰ دی طرف ہووے دکھن منہ نہیں کرنا کنڈ وی نہیں کرنی۔ جس وقت اس وطن وچ ہووے لاہندے ابھر دے نہ منہ کرنا نہ کنڈ کرنی اس پیشاب کرن لکیاں۔ کیوں قبلہ ول منہ کرے تاں وی نجاست قبلہ ول گرے جے کنڈ کرے تاوی نجاست قبلہ ول ای گرے۔ ایہ تے بڑا وڈا گناہ ہويا۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ نوں خاص اجازت دتی اے۔ کیوں اجازت دتی اے قبلہ ول کنڈ یا منہ کرنے دی پیشاب کرن لکیاں۔ اس واسطے کہ آپ ﷺ ہوا پیشاب مبارک وی پاک اے تے پاخانہ مبارک وی پاک اے۔ پاک شے گرے قبلہ ول تے کی ڈراے۔ ساڈی نجاست گرنی اے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے سن پابند کیتا اے۔ نبی پاک ﷺ ہوی زبان مبارک توں تسی نہ کنڈ کر سکا دے اوتے نہ منہ قبلہ ول پیشاب کرن لکیاں۔ اس لحاظ نال میں ایہہ گل کر رہیاں۔



جہڑا حکم آپ ﷺ فرمایا، ہن اہدی تھلید کیتی جاسکدی اے ایہہ حکم نبی پاک ﷺ دانہ  
 نیاں جائے ایہہ نہیں ہو سکدا۔ اتنے تک ہر حال وچ منع نہ کرن۔ کوئی حکم نے جہناں  
 تے کدی عمل کرنا تے کدی عمل نہیں کرنا ایہہ ضرورت نے عمل کرنا اے۔ تریجی چیز کی  
 اے۔ جس کے نوں کوئی کم کردیاں آپ ﷺ ویکھیا تے منع نہیں کیتا ایہہ کم کرنا وی  
 ساڈے واسطے جائز اے جے کے نوں کم کردیاں۔ ویکھ کے حضور نبی پاک ﷺ منع  
 کر دہن اس کم توں رکنا ضروری ہو جائدا اے۔ ایہہ اک مسئلہ اے نبی پاک ﷺ ہوا  
 اک حکم اے ایہہ کم کرو آپ ﷺ کیتا وی اے ایہہ ہور ضروری ہو گیا کرنے دے لحاظ  
 نال وی ضروری اے اور فرمانے دے لحاظ نال وی ضروری اے اہدی اک مثال عرض  
 کرنا۔ آپ ﷺ اک فوج جہاد واسطے تیار کر کے تے فرمایا کل صبح سویرے نکل جاؤ اس  
 فوج دا امیر بنایا حضرت عبد اللہ بن رواحہ نوں۔ آپ نوں اپنی سواری تے وی ناز  
 اے۔ میری سواری بڑی تیز اے پہنچ جائے گی۔ لہذا اپنے دوست احباب جتاں نوں  
 دربار نبوت وچوں حکم ملیا اے انہاں نوں آکھیا آج جمعہ المبارک اے تسی نکل چلو حکم  
 منوں۔ آپ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رہ پئے کہ میں ایہہ شان حاصل کر لوں کہ اک  
 نماز نبی پاک ﷺ نال پڑھ لوں کجھ نہیں تے۔ میں اپنے دوست احباب نال سواری  
 دوڑا کے تے مل ہی جاواں گا۔ آپ ﷺ نے نماز جمعہ نوں پہلے حضرت عبد اللہ بن  
 رواحہ نوں ویکھیا کہ گیا نہیں۔ آپ نے فرمایا گیا نہیں۔ عرض کیتی یا رسول اللہ یا حبیب  
 اللہ بن رواحہ نے ایہہ خیال کیتا اے کہ آپ دے نال نماز پڑھ لوں من ٹر جاں دا۔  
 آپ ﷺ نے فرمایا ثواب ایسی چیز ہووے کہ سامان اے۔ اوہ سامان 45 ڈاچیاں  
 تے لدا جاوے تے تاں وی پورا نہ ہووے سامان زیادہ ہو جائے۔ تو آپ ﷺ نے  
 فرمایا ایہہ تیرے سگی تیرے نالوں اگے لگ گئے نے۔ سبقت لے گئے نے۔ اتنا  
 تیرے نالوں اگے نکل گئے نے کیوں کی وجہ اے حالانکہ عبد اللہ بن رواحہ دو صورتاں



کیتیاں کہ میں فوج نال وی رل جاؤں گا اور آپ ﷺ ہال نماز جمعہ المبارک بھی پڑھ لواں گا اہدی وجہ کی اے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ثواب وچ دو جے سنگی سبقت لے گئے اہدی وجہ ایہہ آہی۔ ایہہ آپ ﷺ دا حکم صبح سویرے نکل جانے دا۔ ایہہ حکم انج ہی منا آہی۔ اس واسطے نبی پاک ﷺ دا جہڑا حکم ہووے سن آپ ﷺ اہدا پردہ وی ناں رکھن کھول دیون ایہہ کس قدر ضروری اے۔ ایہہ اس قدر ضروری اے جس طرح واجب ہوندا اے اتنا ہی واجب دا ثواب اے جتنا نبی پاک ﷺ ہووے اس حکم دا ثواب اے اسے واسطے علماء اکرام تمام آئمہ مجتہدین امام اعظم، امام شافعی، امام احمد تے امام مالک آہدے نے کہ ایہہ واجب اے ایہدے وچوں کوئی ساڈے جسم اتے لاگو ہوندا اے کہ نہیں ساڈے جسم اتے لاگو ہوندی اے داڑھی۔ جناب حضور پاک ﷺ ہوی داڑھی مبارک اور حکم وی اے۔ کی فرمایا نبی پاک ﷺ نے لباں گھٹاؤ تے داڑھی نوں ودھاؤ۔ حکم وی آگیا فعل مبارک وی اے۔ ایسے حکم جیہڑے نے اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ اخلاص تے نیک عمل اخلاص نال ہو رووی نیک عمل نوں چار چاند لگ جائدے نے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندے نے نیک عمل بہتر نے۔ جہڑے باقی رہنے آلے صالح عمل نے۔ مال تے اولاد ایہہ دنیا وی زینت اے۔ عمل صالح باقی رہنے آلے نے ایہہ بہتر نے۔ نیک عمل اک بندہ وی کردا اے دو جا تیر بجا اور چوتھا وی نیک عمل کردا اے۔ عمل وچ فرق نہیں۔ نیت برابر نہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ عمل دا دار و مدار نیت اتے اے کیونکہ سب لوگ ہجرت کر رہے نے اپنا ملک اپنے گھر مال و دولت عزیز واقربا چھڈ رہے نے۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ دے رسول اللہ ﷺ ہول ایہہ ہجرت کر رہے نے کجھ سارے نہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ تے اللہ تعالیٰ دے حبیب ﷺ واسطے ہجرت کیتی اے۔ حضور پاک ﷺ فرماندے نے انہاں دی ہجرت اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ دے محبوب ﷺ قبول کر لئی اے جس دی نیت ایہہ



.....  
 کہ قریش دی فلاں عورت ہجرت کر کے مدینہ شریف ٹر گئی اے میں وی ہجرت کر کے  
 مدینہ شریف ٹر جاواں۔ اہداتے میرا نکاح ہو جاسی۔ اس نیت نال کی حکم اے۔  
 ہجرت وی ہوئی نکاح ہو یا یا نہ ہو یا۔

سرکار دو جہاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماندے نے اس ہجرت اس واسطے کیتی  
 اے کہ اک بی بی نال میرا نکاح ہو جائے۔ اس دا نکاح ہی ہو سی ہجرت دا اس نوں ٹوا  
 ب نہ ملسی۔ اللہ تعالیٰ تے اللہ تعالیٰ دے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس نال راضی کوئی نہیں کیونکہ  
 اس نیت اللہ تعالیٰ تے اللہ تعالیٰ نے محبوب واسطے نہیں کیتی بلکہ اس نیت نکاح دی کیتی  
 اے اس واسطے عمل کی اے ایہہ وی جارہیا اے تے اوہ وی جارہیا اے۔ اوہ وی گھر  
 چھڈ رہیا اے تے ایہہ وی گھر چھڈ رہیا اے۔ مدینہ طیبہ اوہ وی ہجرت کر رہیا اے  
 تے ایہہ وی۔ اہداجر کوئی نہیں عمل تے اک ہی اے تے ہے وی نیک عمل پر نیت  
 نے آکے اک دا ثواب بہت زیادہ دو جے دا کوئی اجر نہیں۔

ہن نیک عمل دا صلہ کدی کدی اللہ پاک دنیا تے وی دے دیندے نے ایہہ  
 کیکن اک واری ترے آدمی ٹر پئے کسے کم راہ وچ بارش آگئی۔ تے ایہہ اک غار وچ  
 وڑ گئے۔ اتوں پتھر روڑھ کے آیا تے غار دا منہ بند ہو گیا۔ تے غار وچ اندھیرا ہی  
 اندھیرا ہو گیا۔ رات بن گئی۔ ایہہ آدھے نے ہن کوئی واہ نہیں لگدی اتھے ہی مرنا اے۔  
 پراک گل اے کہ اپنا کوئی نیک عمل یاد کر کے تے خداوند کریم دی بارگاہ وچ پیش کر کے  
 تے آکھو کہ میرا ایہہ عمل اگر مقبول اے یا اللہ سن اس مصیبت توں نجات دے۔

انہاں وچوں اک بندہ اٹھیا آکھن لگا یا اللہ جس وقت میں اپنے گھر آس میں  
 اک عمل صرف تیرے واسطے کر دارہیا اہدے وچ میری کوئی غرض شامل نہیں۔ ایہہ اوہ  
 کی عمل اے۔ میں ایہہ عمل کر دارہیاں کہ شام توں بعد میں اپنی بکریاں دا دودھ اپنے  
 والدین نہیں تیری رضا واسطے پیش کر دا آہی۔ تے فیر اپنی بیوی تے بچیاں توں دیندا



آئی۔ اک دن ایسا آیا بارش وی آئی تے میں بکریاں دیر نال لے کے تے آیا۔ میں آیتے میرے والدین سو گئے سن۔ میں انہاں نوں جگانا غلطی سمجھیا۔ میں ہن جگاواں من انہاں نوں نیندر نہ آوے۔ ایہہ وی غلطی اے۔ بے ہن دودھ دھر کے سوں رہواں جت ویلے ضرورت ہووے ملے نہیں۔ میں ستا پیا ہوواں تے اوہ جاگ جا ہن ایہہ انج غلطی ہو جانی اے لہذا میرا۔

بال بچہ تے بیوی تکلے پئے نے کہ سن ہن دودھ لکھسی۔ میں نہیں دیتا جد تک میرے والدین نہ پی لہن۔ یا اللہ جب ایہہ خود جاگے میں ددھ انہاں دی خدمت وچ پیش کیتا انہاں پی لیا تے من میں اپنے بال بچے تے بیوی نوں دیتا۔ اگر میرا ایہہ عمل تیری رضا واسطے اے تینوں راضی کرنے واسطے میں والدین دی خدمت کردا رہیاں آں میرا ایہہ عمل مقبول اے یا اللہ سن ایتھوں خلاصی دے۔ پتھر کچھ ہٹ گیا چانن لگن لگ پیا۔ پر بندہ وچوں نہیں گزر سکدا۔

فیر دو جا بندہ اٹھیا اس عرض کیتا۔ یا اللہ عمل زیادہ کوئی نہیں ایک عمل ہے جے ایہہ عمل قبول ہو یا ہے کہ اک واری میں ایک مزدور کم تے لایا کہ میں شامی پائی! جواریدی دیاں دا۔

میرا ایہہ کم شاماں تک کر ۲ شاماں تک اس کم کیتا تے ایہہ ٹر گیا اس مزدوری نہ لئی۔ میں سمجھیا میری ایہہ بڑی وڈی غلطی اے جھیردی میں مزدوری نہیں دتی۔ میں ایہہ پائی جوار دی زمین وچ پائی ۳ ایہہ بڑی جوار ہوئی کئی مانیاں ۴ ایہہ جوار وچ ۵ کے میں کچھ بکریاں خرید لیاں اتاں بکریاں توں بڑا فائدہ ہو یا من میں گائیاں لیاں من میں ہٹھ لے مال اہدا بن گیا۔ اس پائی جوار توں جس ویلے بڑا مال بنیاں تے اوہ آ گیا میری مزدوری پائی جوار دے دانے دیہہ۔ میں آکھیا ایہہ سارا مال لے جا اس آکھیا محول نہ کر میری جھیردی مزدوری



.....  
 اے اوہ تین دینی چاہی دی اے میں آکھیا قسم ہار ایہہ سارا مال تیرا تے توں  
 لے جا۔ میں اُن اوہ سارا مال دے دیتا تے اوہ سارا مال لے گیا۔ میرا ایہہ عمل  
 تیری رضا واسطے آہی کہ میں اہدے مال نوں ودھاواں اہدے کولوں لینا کجھ وی  
 نہیں اوہ تیرے واسطے اے۔ سن اس توں نجات دے پتھر ہوڑا تھوڑا روڑھ پیا۔  
 تے تھوڑی ہوڑو تھ بن گئی۔

ترجیا اٹھیا اس آکھیا۔ یا اللہ میری چچا زاد بہن اے اس واسطے میں بد  
 نیت ہو گیا میں ان آکھیا تے اوہ من گئی۔ اس سو درہم منگے میں ان سو درہم دے  
 دتے۔ ان وی مجبوری نال منا پیا جدوں اسی اکٹھے ہوئے تے اس من آکھیا اللہ تو  
 ڈر میں صحیح ڈر گیا۔ یا اللہ تیرے توں ایہہ ڈر میرا۔ اس گناہ توں میں تیرے ڈر  
 توں بچیاں تاں سن خلاصی دے پتھر پورا ہٹ گیا تے ایہہ باہر آگئے اس عمل وچ  
 کی اے۔ اس عمل وچ خلوص اے معلوم ہو یا اللہ تعالیٰ نوں ایہہ اتنا مقبول اے  
 کہ اس میرے واسطے والدین دی خدمت کیتی۔ اس میرے واسطے مزدوری کیتی۔  
 تے ایہہ میرے واسطے ای ڈریا۔ ایہہ عمل اللہ تعالیٰ نوں مقبول کیوں ہوئے نیت  
 جیہڑی انہاں دی اے کہ اللہ راضی ہو جائے۔ ایہہ کامیاب ہو گئے اگر اخلاص نہ  
 ہونداتے ایہہ پتھر نرا عمل نال نہ ہٹ جاندا عمل نال اخلاص ہو یا تے عمل نوں  
 اخلاص چار چاند لادتے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتیاں دا وی نظام رکھدا اے۔ فرشتیاں دا کی نظام  
 اے۔ فرشتیاں دی اک جماعت کراما کاتبین صبح توں لگ کے شام تک ساڈے  
 نال ایہہ ڈیوٹی اے انہاں دی۔ اللہ تعالیٰ انہاں نوں پوچھدا وی اے لیکن فرشتے  
 وی نہ ہون لیکن ایہہ دفتر وی نہ لکھے ہون کجھ وی نہ ہووے تے اللہ تعالیٰ نوں علم  
 نہیں۔ لیکن ایہہ نظام شاہی اے۔ اس حساب نال ایہہ لکھیا جاندا اے۔ اللہ



تبارک و تعالیٰ نون ساڈی نیت دا علم اے۔ انہاں دی کی نیت اے اس واسطے  
اجر گھٹ وی ملدا اے۔ ودھ وی ملدا اے اس دا دار و مدار نیت اتے۔ اس واسطے  
فرمایا۔

### انما الاعمال بالنیات

بندہ نیکی ٹھوڑی جی کر دا۔ لیکن کر دا نیکی صرف اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ  
راضی ہو جائے مثلاً رستے وچ کنڈا پیا ہو یا تے ہٹا دیندا کہ کسے مسلمان نون نہ  
چھہ جائے یا رستے وچ پتھر پیا اے اوہ ہٹا دیندا اے کہ کیسے نون ٹھڈا نہ لگے۔  
رستے وچ کھڑ وچ نے ایہہ بھر دیندا اے مٹی نال تا کہ کسے نون ٹھڈا نہ لگے لیکن  
نیت اے خدا دی مخلوق نون فائدہ پہنچے کتنی اچھی نیت اے۔ یا رستے وچ کھڑ وچ  
بنا دیوے یا رستے وچ ڈھینگر گڈ دیوے تا کہ لوکاں نون تکلیف ہووے کتنی  
بھیرنی نیت اے۔ اُہدے واسطے ثواب تے اُہدے واسطے گناہ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کولوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوچھیا کہ رستے وچ بہنا جائز اے  
کہ نا جائز اے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا رستے وچ بہنا نا جائز اے۔ لیکن مسافر غریب  
راہ گزر واسطے بھلا کرنا ہووے تاں جائز اے انہاں عرض کیتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بھلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام علیکم آکھن تاں وعلیکم السلام آکھو۔ پانی دی  
ضرورت ہووے تے پوچھنا کہ پانی پینا اے اگر ان کوئی تکلیف اے تے اوہدی  
ایہہ تکلیف دور کرنا آرام واسطے منجی دینا یا بستر ا دینا کہ آرام کر لیے۔ اس واسطے  
رستے اتے بندہ بیہ سکا اے انج نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایہہ فرمایا تے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم جدوں وی رستے وچ بہنا ہووے  
انہاں کماں دا خیال رکھنا کہ سلام دا جواب دینا۔ من پانی دا پوچھنا روٹی کھانی  
آں۔ تن آرام دی ضرورت اے۔ جو کم اس دی ضرورت دے تحت ہووے اوہ



.....  
 مہیا کرنا۔ جہڑے رستے اتے بہہ کے ایہہ کم کر دے نے انہاں دی نیت توں  
 اللہ تبارک و تعالیٰ واقف ہوندے نیں کہ ایہہ خدمت خلق پے کر دے نے۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماندے نے میں ولی اللہ تے بن گیاں۔ لیکن  
 جیہڑی میری غوثیت اے غوث میں اس طرح بنیاں کہ میں خدمت خلق اپنے  
 ذمہ لے لئی اے مخلوق خدا نال بھلا کرنا ایہہ کوئی ادنیٰ عمل نہیں۔ پر نیت ایہہ  
 ہووے کہ اللہ تعالیٰ دی مخلوق نال بھلا کرنا اے۔ کسے نال وی بھلا کر دینا ایہہ  
 بہت وڈا عمل اے جیہڑا ایسوں تک وی اے غوث اعظم وی اس عمل نال بن  
 جاندا اے۔ کیڈا وڈا عمل اے۔

دو جا مسئلہ تواضع انکساری یعنی عاجزی۔ اہدے مقابلے وچ اے اکڑ۔  
 اکڑ جیہڑی اے اہدا اک ذرا وی قلب وچ رہ گیا تے انسان مر گیا۔ اللہ تعالیٰ  
 فرماندا اس دی سزا ملیسی۔ اس اکڑ دی سزا مل رہی ناں جنت وچ جانا اے۔ انج  
 جنت وچ نہیں جانا۔ لہذا تواضع تے انکساری اک ایسی چیز اے جیہڑی نبی پاک  
صلی اللہ علیہ وسلم دی امت واسطے سب توں ضروری چیز اے۔ اللہ تعالیٰ تبارک جس نوں  
 تواضع نصیب کیتی انہوں سب نیکیاں دی جڑ مل گئی اے جہدے کول ایہہ نہیں  
 اہدا بڑا نقصان اے۔ تواضع انکساری عاجزی خالق آگے وی تے مخلوق نال وی۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نوں خواب وچ عمرہ کرنے دا حکم ملیا۔ مدینے شریف  
 وچوں نکلے جس ویلے حدیبیہ دے مقام تے پہنچے تے مشرکین مکہ نے روک لیا۔  
 اسی تہن عمرہ نہیں کرن دیاں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتھے ڈیرے لگا دتے۔

حدیبیہ دے مقام اتے اک پیغام آوے۔ دو جا پیغام آوے آخر صلح دے پیغام  
 آؤنے شروع ہو گئے۔ کہ صلح کر لیے۔ صلح کرن لکیاں صلح ایہہ ہوئی۔ اس سال  
 عمرہ نہ کرو۔ واپس مدینہ طیبہ ٹر جاؤ۔ آئندہ سال آ کے تے عمرہ کر لو۔ شرائط طے



ہور ہیاں نے۔ صحابہ اکرم رضی اللہ عنہم نوں بڑی حرص تے بڑا شوق تے بڑی محبت کہ  
 ایسں بیت اللہ شریف دا عمرہ کراں گے۔ آٹھ نو سالوں دے وچھڑے ہوئے عمرہ  
 کراں گے۔ لیکن جس ویلے علم ہو یا مایوسی ہوگئی۔ عمرہ ہن شاید نہیں ہونا صحابہ  
 کرام رضی اللہ عنہم عرض کیتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی خواب وی  
 اے کہ ایسں عمرہ کراں گے۔ ہن صلح پئی ہوندی اے۔ ایسں سال عمرہ نہیں کر  
 دے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ خواب وچ اے کہ عمرہ کراں گے۔ ایہہ خواب  
 تے نہیں ناں کہ ایسں سال عمرہ کراں گے۔ یا آئندہ سال ہی کراں گے۔ خواب  
 اتنی اے کہ عمرہ کراں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم من لیا کہ صلح ہوگئی اے ایہہ جیہڑی  
 خواب اے اللہ تعالیٰ فرماندا کہ میں اس نوں سچ کر دیتا فیر دوسرے سال  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کیتا خواب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتے وحی اے۔ وحی وی کدی غلط  
 ہوندی اے۔ لہذا عمرہ وی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کیتا ایسں سال نہیں تے آئندہ سال  
 سہی۔ میرا مطلب ایہہ گل دن دا اے کہ تمام علوم جیہڑے نے سب علوم دی  
 سچائی وحی اے۔ دو جے علم اندازے دے نے۔ اتناں دا یقین نہیں۔ سن اے عین۔  
 عین الیقین نہیں۔

وحی اللہ تبارک و تعالیٰ کولوں قرآن پاک لے کے ٹر دا اے اور زمین تے  
 آونے تک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دے اگے پیش کرنے تک اللہ تعالیٰ چوکیدار مقرر کیتے  
 نے کوئی شیطان کوئی جن حضرت جبرائیل دے نیڑیوں نہ گزر سکے۔ کیوں  
 شیطان آسماناں دے نیڑے جاندے نے فرشتیاں کولوں گلاں سن کے اک آدھ  
 گل لے کے آجاناں زمین ول سلامت ایہہ گل دو جے شیطان دے کن وچ  
 پھوک دے نے ایہہ فیراگاں پھوک دے نے۔ آج انج ہووے گا۔ تہاڈا مال  
 کھڑا چیاں فلانے بندے کول اے ایہہ جیہڑے بندے نانواں کڈھدے نے



.....  
 ایہہ کجھ گلاں فرشتیاں دیاں سن کے شیطان دنیا تے آ کے جیہڑا انہاں دا نجومی  
 کاہن یا ساڈے ورگا آکھ لو ان آ کے سناندا اے ایہہ کجھ جھوٹ تے کجھ سچ  
 شامل کر کے سناندے نے۔ فیر ایہہ بندے اس بندے کولوں مال وصول کر دے  
 نے اللہ تعالیٰ فرماندا اے جیہڑا فرشتیاں دیاں گلاں سن کے فیر آ کے سناندے نے  
 جیہڑے سن لین ایہہ انج کر دے نے۔ میں چوکیدار مقرر کیتے ہوئے نے  
 جیہڑے شیطاناں نوں مواتے مار دے نے۔ ایہہ چوکیدار شیطاناں نوں جبرائیل  
 دے نیڑے نہیں ہون دیندے۔ شیطان مواتیاں دے نال سڑ جاندے نے  
 شیطان مکدے نہیں۔ ایہہ تے جماعتاں دیاں جماعتاں نے اک سڑ جائے تے  
 دو جا آجاندا اے۔ دو جا سڑ جائے تے تریجا آجاندا اے۔ سووی سڑ جائے تے  
 انج تے نہیں ہوندا کہ اک سڑ جائے تو دو جے گناہ توں توبہ کر لین۔

اللہ تبارک و تعالیٰ شیطان دے پھندے توں بچائے اللہ تعالیٰ اگر چھڈ  
 دیوے بندے نوں تے شیطان ضرور غالب آجاندا اے۔ اللہ تعالیٰ ولوں مہربانی  
 رہوے تے شیطان نیڑے نہیں آؤندا۔

وما علین الا البلاغ



## بدکاری اور وعدہ خلافی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - حَمْدِ الشَّاكِرِينَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا حَمَدَ  
 هِ الْآنِبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ - وَعِبَادُ اللَّهِ  
 الصَّالِحُونَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ  
 لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا - وَاذْكُرُ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ  
 اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَأَنَّ لِلَّهِ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ - عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ أَكْبَرُ لَا يُبْلَى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسَى  
 وَالذِّيَّانُ لَا يَمُوتُ إِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تُدِينُ تُدَانُ - أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً  
 وَسَاءَ سَبِيلًا وَلَا تَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ سَاءَ  
 كُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ



اللہ تبارک و تعالیٰ حضرات انبیاء السلام نوں خاص نوع انسانی واسطے ایجاد کر کے اپنی اپنی امت واسطے اک پیغام دے کے بھیجا تاکہ تہاڈے وچ اک بڑا براتے نتیج فعل اے جس نوں کسے وی مذہب چاہے ایہہ سماوی ہووے یا باطلہ اللہ تعالیٰ دی مخلوق وچ کسے وی اس نوں جائز نہیں سمجھیا۔ انبیاء علیہم السلام نے اوہدا وی پیغام دیتا اے۔ اہدے وچ ساڈیاں خواہشات موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی منشاء تے مرضی دے مطابق پیغام دے کے بھیجے جیدے وچوں من جملہ اک اے بدکاری اور اک وعدے دی برخلافی۔ ایہہ دو کم ایسے نے جہاں نوں کسے وی مذہب اندر سوائے اس دے کہ اہدے وچ باطنی بیماری نہ ہووے۔ اچھا نہیں سمجھیا۔ ورنہ دین اسلام تے درکنار دین باطلہ دے اندر وی عقل منداں ایہدا جواب نہیں پایا ایہہ اک بڑی وڈی قباحت تے بڑی بری چیز اے۔ وعدہ کر کے اس نوں توڑ دینا تے اس تے خوش ہونا اگر تسی وعدہ توڑنا چاہندے او تے اس نوں بیان کر کے توڑو۔ ایہہ کس طرح ہو سکدا اے ایہہ کسے عقل مند دا جواب نہیں ہو سکدا۔ اہدے واسطے فیر فخر کرنا یا اس نوں ملک دے اندر پھیلانا۔ ایہہ اک بہت بڑا تے شدید ظلم اے۔ ظلم کسے کم وچ وی ہووے اس نوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی شریعت دا کوئی وی شعبہ برداشت نہیں کردا۔

چنانچہ میرے آقا و مولانا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماندے نے بدکاری دے جیہڑے ابتدائی مرحلے یا ابتدائی مقدمات ایہدیاں جیہڑیاں ابتدائی چیزاں نے اونوں نوں وی بدکاری دا حکم دیتا۔ مثلاً کسے وی اکھ وچ خیال اے بری نیت دا فرمایا ایہہ وی بدکاری اے۔ ہتھ کسے ول اٹھ جائے نا جائز طریقے نال کسے تے ہتھ رکھے تے فرمایا ایہہ وی بدکاری اے۔ اگر بری نیت نال کسے دے کول چل کے جاندا اے کہ میں اس فعل دا ارتکاب کرنا تے ایہہ وی بدکاری اے۔ اکھ نال



تکنا۔ زبان نال گل کرنی اس بری نیت نال ہتھ نال پکڑنا پیر نال چلنا۔ نہیاں  
 سب نوں نبی پاک ﷺ نے بدکاری فرمایا۔ ایہدے وچوں مقدمہ اے حالانکہ  
 ایہہ فعل آپ بہت برا اے اور کفر نالوں وی قوی اے۔ کفر ہور وجہ نال قوی اے  
 بدکاری ہور وجہ نال قوی اے۔ بدکاری کفر نالوں بری چیز اس وجہ نال اے کہ  
 ایہدے نال دنیا وچ فساد پھیل دا اے۔ اس دی ابتداء کرنے والا آدمی آخر تک  
 جتھوں تک ایہہ فساد جائے گا اس بندے نوں اس گناہ دا حصہ ملدا رہوے گا۔

حالانکہ قانون خداوندی اے کہ ومن جاء بالسیة فلا یجزی الامثلها  
 وهم لا یظلمون فرمایا جیہڑا برائی کرے اس نوں اس برائی دا مثل ملسی ایہدے  
 نال ظلم نہیں ہونا۔ اگر کوئی گناہ کرے تے اہدی مثل بدلہ اس نوں ملدا رہسی۔ اگر  
 توبہ کر لے تے فبہا۔ ورنہ جتنا اہدا گناہ اے۔ اس دی برائی اس دا عذاب اتنی  
 سزا اس نوں ملسی لاہم یظلمون تہاڈے اتے زیادتی نہ ہووے۔ اللہ تعالیٰ زیادتی  
 نہیں کردا۔ ایہہ اٹل قانون اے اگر سوچیا جاوے تے فیر معلوم ہوندا اے گناہ  
 جیہڑا کریے اگر بخشیا نہ جاوے اہدا بدلہ اتنا ہی ملسی جتنا گناہ اے لیکن اک چیز  
 میں ایہہ وی پیش کرنی چاہنا۔ قانون تے ایہہ جیہڑا میں پیش کیجا قانون نوں  
 اپنی جگہ رکھو۔ دوسری جگہ سوچو۔

میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ ارشاد فرمادے نے دنیا دے اندر جو قتل  
 ہوندا اے اس قتل دا گناہ قاتل اتے تے آوند اے۔ قاتل گناہ کردا اے قتل دا  
 قتل بہت بڑا جرم اے گناہ کبیرہ اے مسلمان معاشرے وچ مسلمان نوں مارنا  
 صرف گناہ کبیرہ ہی نہیں کفر تک پہنچ دا اے فرمایا جیہڑا بندہ (قاتل) کسے (مقتول)  
 مسلمان نوں ماردا اے۔ جو گناہ قاتل دا اے ایہہ کم نہیں ہونا جتنا گناہ کیجا اس  
 قدر ہی اس نوں گناہ ہوسی ایہہ تے قانون قدرت اے۔ فرمایا اس جتنا گناہ کیجا



.....  
 اے اس نون اتنا ہی ملسی نہ کم ہونا نہ زیادہ۔ لیکن اتنا ہی گناہ حضرت آدم علیہ السلام دے نافرمان بچے قابیل نون ملسی۔ اس نون کیوں عذاب ہوئی ایہہ تے اتھے ہے ہی نہیں نہ پہلی صدی وچ نہ دوسری صدی وچ نہ چودھویں صدی وچ اے۔ ایہہ قاتل تے گناہ ہن پیا کر دا اے۔ قانون پیا آکھ دا اے جتنا کوئی گناہ کر دا اے اتنی ہی مثل ملے لیکن قابیل آج توں پنج ہزار سال پہلے اس توں وی پہلے موجود آکھئے تاں وی لیکن آج دے قتل دا گناہ اس نون کیوں ملے۔ اس واسطے کہ قتل دی پہلی رسم اس کڈھی اے۔ تو معلوم ہو یا کہ اس دے دو گناہ نے اک قتل تے دو جا قتل دی رسم جاری کرنا اک اس قتل کیتا اے اس دا گناہ اس نون ملسی لیکن ایہہ تے قانون اے دو جا گناہ اس نے مسلماناں نون قتل دی راہ دکھائی اے پوری دنیا وچ قتل دی رسم جاری کیتی اے جدوں تک ایہہ رسم جاری رہوے گی۔ اس گناہ دا بدلہ اس نون ملدا رہوے گا ہر اس گناہ وچوں اس نون حصہ ملدا رہسی تو معلوم ہو یا اگر کوئی عالم دین اے اس نون بڑی ہوش نال زندگی گزارنی پوسی۔ دنیا دی لذت اس تے حرام ہو چکی اے۔ ایہہ سب نالوں عبرت حاصل کرے اور غور کرے کہ میرے کولوں کوئی کم ایسا ہو گیا جس کم دے اندر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اللہ دے رسول ﷺ راضی نہیں ایہہ کم جس ویلے کسے عالم دین کولوں ہو جاندا اے ات ویلے لوگ ایہہ ہی دلیل بناندے نے کہ اس ویلے مولوی صاحب پیر صاحب ایہہ کم کر دے نے لہذا اسیں وی کریئے تے مولوی صاحب پیر صاحب شاہ صاحب انہا نون غور کرنا چائی دا اے میری زندگی دے اندر جہدا کم نا جائز اللہ تبارک و تعالیٰ نے اوہندے محبوب رسول پاک ﷺ دی مرضی دے خلاف اس کم نون جس وی میرے ولوں ویکھ کے کیتا۔ ان تے گناہ ملسی اہدی مثل من اک تے جہدا میرے کولوں گناہ ہو یا اس دا عذاب ملسی



دو جا جیہڑا اس گناہ کیتا اے اہدے وچوں وی حصہ ملسی۔

اس قانون دے مطابق کوئی بندہ پنڈ دے وچ گناہ دا نوں کم ایجاو کردا کوئی نٹ لے آدے کوئی سینما بنا لوے یا کوئی عورتاں دا چکھ بنا لوے ایہہ سارے گناہ دے کم نے۔ کوئی ایہہ کم کردا اے کوئی کوشش کردا کوئی ایہدے وچ حصہ لیندا اے کیا ان کجھ وی نہیں ملنا۔ اس قانون توں معلوم ہو یا سن زندگی انج گزارنی چاہی دی اے احتیاط نال اک تے گناہ آپے کولوں ہو جاندا اے بلا قصد اہدی تے توبہ کر لئے تے معافی ہوگئی تے جیہڑا بالقصد گناہ کیتا۔ سوچ کے تے گناہ کیتا فیر اس گناہ دی لوکاں وچ سنت جاری کر گیا۔ اس دی توبہ کس طرح قبول ہوسی ایہہ تے مر گیا۔

ایہہ وی سوچناں چاہی دا اے کوئی گناہ ایسے وی ہن اس واسطے ایس بدکاری دے اڈے بدکاری وچ تعاون ایہہ معمولی گناہ نہ سمجھو ایہہ کبیرے گناہ نے۔ ایناں اتے خدا دا غضب آجاندا اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ دے فضل دا سبب ایہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماندے نے دو چیزاں میرے عذاب واسطے مانع نے میں عذاب بھیجنا وی چاہاں تاں وی عذاب نہیں بھیج دا ایہہ دو چیزاں کیہڑیاں نے۔  
نوٹ: یہاں پر حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب غصہ کی حالت میں واعظ سے ہٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ مسجد شریف میں کچھ لوگ باتیں شروع کر دیتے ہیں اور قبلہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کو ناراض ہوتے ہیں جس سے خطبہ کے دوران مسجد شریف میں باتیں کرنے کا فعل کتنا برا ہے۔ اس کے متعلق ہی حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دارہ تو نہیں ہے یہ مسجد ہے اور یہ خطبے کا وقت ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ اچھے مسلمان ہیں مسجد میں آکے باتیں دنیا داری کی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اگر کسی صحابی کا نام لیا



جائے تو رضی اللہ عنہ کہنا مستحب ہے اور نبی پاک ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ خطبہ کے دوران آپ لوگ تو بہت ہی گندا کام کر رہے ہیں اپنے گناہ ہی تو بتا رہے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ برائی کے کام میں تعاون برائی میں حصہ ہے اور نیکی کے کام میں تعاون نیکی میں حصہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسجد شریف میں دنیاوی باتیں کرنا حضرت صاحب رحمہ اللہ جیسے رحم کرنے والے نیک، حلیم الطبع آدمی کو بھی غصہ میں لے آئے تو یہ واقعہ ہی برا کام ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو نیکی کے کاموں کی توفیق دے۔

اک نبی پاک ﷺ جب تک تہاڑے وچ موجود نے عذاب دی رکاوٹ بنے ہوئے نے تے دو بے تو ہاڑے وچ کچھ لوگ خداوند قدوس کو لوں معافی منگنے آ لے وی ہین جیہڑے راتیں مصلے اتے کھلو کے تے استغفار کر دے نے کہ یا اللہ سانوں معافی دے انہاں دا ایہہ استغفار اپنے واسطے ہوندا اے لیکن ایہہ دو ہاڑے وی کم آجاندا اے۔ جتنے تک ایہہ دو ہاڑے وچ موجود نے خدا پاک فرماندے نے کہ میرا عذاب نہیں آسکدا۔

قرآن کریم دے وچ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماندے نے کہ  
 وما كان ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون  
 جب تک استغفار کرنے آ لے دو ہاڑے وچ استغفار کر دے نے نیکی تے ایہہ کر رہے نے ثواب تے اپنا انہاں نوں ملنا اے لیکن تہاڑے وجود نوں کیڈا آرام اے کہ خدا دا عذاب نہیں آرہیا اتنا تے آرام ہے اسی جیہڑے گناہ کرنے آ لے ہاں سن وی اتنا فائدہ تے ہے اوٹاں نیک لوکاں دا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ دے عذاب وچ رکاوٹ اہدے نیک لوکاں دا وجود اور نبی پاک ﷺ دی ذات پاک اے۔ لیکن ایہہ کمی قیامت نوں نہیں رہنی ایہہ دونویں چیزاں دنیا دے



عذاب دی رکاوٹ نے قیامت ایسی چیز نہیں۔

وعدہ خلافی اور عہد شکنی ساڈا شیوہ ہو چکیا اے حالانکہ قرآن کریم دے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماندے نے کہ عہد شکنی دی برائی عہد شکنی دی گندگی ایہہ اسلام ہرگز نہیں چاہندا بلکہ فرمایا نبی پاک ﷺ نے کہ دارالحرب جتھے کافر دی حکومت اے جس طرح ہندوستان دے اندر باختیار حکومت تے ہندو دی ہے اس واسطے جتھے حکومت تے ہندو دی ہووے لیکن اوتھے وسدے مسلمان وی ہوون ایہہ تہاڈے کولوں مدد منگن مسجد دے کم واسطے کہ دینی کم وچ ساڈی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے فعليکم النصر ایناں دی مدد کرو تہاڈے اتے لازم اے انہاں دی مدد کرنا۔ دینی کم دے وچ جیہڑی چیز دی مدد منگن مدد کرو لیکن نال ہی فرمایا الا ان قوما بینکم وبينہم وميثاق جس وقت ایہہ مدد منگن اس قوم دے خلاف جیدے نال انہاں دی کھڑ بھڑ بن گئی اے لیکن تہاڈے نال انہاں عہد کیتا ہو یا اے کہ اساں اتنی مدت آپس وچ نہیں لڑنا۔ لیکن اس قوم جیہڑی دارالحرب دے اندر مدد پئی منگدی اے تے اوہدی مدد تہاڈے اتے لازم وی اے۔ ایہہ قوم مسلماناں دی آہدی اے کہ ایہہ کافر ساڈے نال بگڑ چکے نے ہن دین دے اندر ساڈی مدد کرو۔ تو فرمایا کہ ایہہ قوم جس نال تہاڈا عہد ہو یا اے کہ اساں تے تہاں آپس وچ لڑنا نہیں ایہدے خلاف تہاں مسلماناں دی مدد وچ لڑ نہیں سکدے ایہہ وی عہد شکنی بندی اے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہن اہدے نال ناں لڑو بھانویں انہاں نوں تکلیف اے۔ تہاں عہد شکنی دا شکار نہ بنوں۔ عہد شکنی نال اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ دا غضب جوش وچ آؤندا اے اے اللہ تبارک و تعالیٰ دا قہر نازل ہوندا اے۔ اس واسطے تہاں اس قوم نال نہ لڑو۔ کیونکہ ایہہ عہد شکنی اے۔ چنانچہ



ایہدے اتے عمل کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے دکھایا۔ شام دے مسلماناں دی رومیاں نال صلح ہوئی کہ فلاں وقت آیا باقی معاہدے دے دن گئے ہوئے رہ گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکرنوں حکم دتا کہ تسی رومی سرحد اتے پہنچ جاؤ۔ مسلماناں دیاں فوجاں سرحد ول چل پیاں۔ تاکہ روم دی سرحد اتے پہنچ کے تے عین جس وقت ساڈے معاہدے دی مدت ختم ہووے فوراً حملہ کر دیوے تاکہ انہاں نوں تیاری دا موقع ہی نہ مل سکے فوراً حملہ کر کے تے انہاں دا ملک فتح کر لیے صحابی رضی اللہ عنہ فرماندے نے جس وقت اسی روم دی سرحد تے پہنچے ساری فوج پہنچ گئی تے ادھر واک بڈھا آدمی سواری نوں دوڑاندا آوے ایہہ کی آکھدا اے اے قوم میری گل سن لینا چنانچہ اساں آکھیا فرماؤ۔ انہاں آکھیا نبی پاک ﷺ فرمایا عہد پورا کرو۔ عہد شکنی مت کرو۔ وعدہ خلافی نہ کرنا جس وقت اساں اس بڈھے صحابی دی گل سنی اس سانوں حدیث پاک سنائی اس آکھیا نبی پاک ﷺ فرمایا کہ ایہہ وی عہد شکنی اے جس ویلے عہد دی مدت ختم ہووے فوراً دشمن تے حملہ نہیں کرنا۔ جتنے تک اس نوں دس نہیں لینا کہ معاہدے دی مدت ختم ہوگئی اے اسی تیار ہو گئے آں فیر ایہہ تیاری کر لوے تے فیر اہدے اتے حملہ کروا بنجے چپ کر کے حملہ کرو تے ایہہ وی عہد شکنی اے۔ اس واسطے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اک واری لشکرنوں سرحد اتوں واپس کیتا۔ کیونکہ اگر آج اسیں حملہ کرے تے اسیں نبی پاک ﷺ دی حدیث پاک دے نال گناہ گار بنے آں اس واسطے عہد شکنی اک بہت بڑا عیب اے اسلام دے اندر۔ ساڈا ہر وقت دوشیوہ اے ساڈا وطرہ اے۔ عہد کر کے توڑ دینا ساڈا کجے ہتھ دا کرتب اے اس واسطے نبی پاک ﷺ نے ایہہ گناہ یاد کروا کے تے فرمایا موت نوں یاد کرو۔ ہر بندہ دو بے نالوں نیک اے اپنی طرفوں۔ لیکن اللہ



تعالیٰ کو لوں پوچھئے کہ نیک کون اے اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ فرماندے نے کچھ بندے ایہہ نے جناں نوں موت آوے اپنی زندگی دے اندر اپنے رشتہ داراں دے کول اپنے بیوی تے بال بچے کول چار پائی دے اتے لے پئے میں تے فرشتے خوشخبری دے رہے نے کہ اللہ تعالیٰ تین بلا رہیا اے دعوت دے رہیا اے۔ ایہدیاں بندیاں وچ تسی اہج داخل ہو کے تے سدھے جنت ٹور جاؤ تہاڈے اتے موت آئی اے تے موت اک فانی چیز اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندا اے کہ توں میری طرف آن تے راضی ایں میں وی راضی آں اک بندے ایہہ نے جناں نوں موت آئی تے فرشتے آگئے۔

قالوا ان ما كنتم تدعون من دون الله

فرشتے آہدے نے کھتے نی اوہ جہاں دیاں شیخیاں بڑان ہمدردیاں تیرے نال آہیاں ایہہ تیرے ساک اللہ تعالیٰ دے مقابلے وچ گناہ نال ہمدردی آہن ایہہ اہج کھتے نے۔ ایہہ آکھدا اے ایہہ اہج میرے نالوں سارے گم ہو گئے نے ہن کوئی نہیں نال ات ویلے اہج آکھیا تے کی بنسی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندا اے کہ تسی اقرار پئے کر دے او باطل اور ناپائیدار سنگ دا جیہڑا کہ ختم ہو گیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتیاں نوں کی فرمائے گا۔ ادخلو فی ابولن قد خلق من قبلکم من جن والانس فی النار بھاویں ایہہ جن نے تے بھاویں انسان نے لہنہاں نوں دوزخ دے اندر داخل کر دیو پہلیاں نوں آکھیا جنت داخل کر دیو۔ لہنہاں نوں آکھیا اگ وچ داخل کر دیو۔

انسان ہر روز جے مردے ہونے اہج مرنے آ لے کل مرنے والیا نوں تے کل مرنے آ لے پرسوں مرنے آ لیاں نوں آکھن گے جیہڑے اس سال مرے نے ایہہ اگلے سال آ لیاں نوں آکھن گے۔



.....  
 یا اللہ جہڑے ساڈے تو پہلے آئے اسی اونہاں دے نقش قدم تے چلدے  
 رہے آں۔ جو اوہ عاداتاں بدعتاں رسماں جاری کر دے رہے اسی اونہاں تے عمل  
 کر دے رہے آں۔ اونہاں تے لعنت ہووے اللہ اونہاں نوں دو تاں عذاب  
 دے کیونکہ اونہاں نوں دو گلاں دا عذاب دے اک ایہہ آپ گناہ کر کے آئے  
 تے اک ساڈے واسطے بری رسم عادت تے رواج بنا کے آئے اس واسطے سانوں  
 کرنا پیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا دونوں عذاب سب نوں ملے گا۔ کیونکہ دوہن وی  
 عقل دیتی سی اسلام تہاڈے کول وی پہنچیا اے۔ تسیں وی غور کر دے اونہاں  
 دیاں رسماں چھڈ کے تے قرآن و حدیث مگر لگ جان دے لیکن تساں وی غور نہیں  
 کیتا۔ نالے اس توں وی تہن دونوں عذاب اے کہ تسیں وی کچھلیاں واسطے رواج  
 بنا کے آئے او۔ ایہہ سلسلہ کٹیا وی نہیں۔

اس واسطے نبی پاک ﷺ نے فرمایا جہڑا میری مزدہ سنت نوں زندہ کر دا  
 اے من احیاء سنت اہدے واسطے عمدہ ثواب اے۔ جدوں میری امت میری  
 سنت نوں مٹا دیوے اک ایسا اللہ تعالیٰ دا بندہ آوندا اے جہڑا میری مٹی ہوئی  
 سنت نوں لوکاں وچ مشہور کر دیوے اس نوں سوشہید دا ثواب ملسی۔ عالم دین  
 کوئی سنت زندہ کرے نبی پاک ﷺ دی طرفوں اس نوں سوشہید دا ثواب اے۔  
 اپنی سنت نہیں اپنیاں سنتاں تے بدعت ہویاں نبی پاک ﷺ دی سنت زندہ  
 کرے علماء فرماندے نے تے قرآن کریم وی فرماندا اے کہ شہید زندہ نے ایہہ  
 موئے نہیں تے فیر معلوم ہو یا ایہہ عالم وی موجود آہے تے تساں رسم جاری  
 کیوں کیتی اس گلے تہن وی دونوں ہی عذاب اے۔ ایہہ وی مرن لکیاں گفتگو ہوئی  
 اے آپ اندازہ لگاؤ۔ اپنے گناہواں نوں یاد کرو۔ من یقین اے تسی کے نوں



دی گناہگار نہیں آکھن لگے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمادے نے کہ تمہیں رل مل کے اپنے اپنے کسب  
 و اعذاب چکھو۔ جو کچھ کر کے آئے او اہدا عذاب چکھو۔ ہاں جہڑے گناہ توں بچ  
 دے رہے نے جے انہاں کولوں گناہ ہو گیا تے ایہہ ندامت کر دے رہے۔ اک  
 واری گناہ ہو گیا دوجی واری نہیں ہون دینا انہاں دے واسطے بخشش تے جنت  
 اے۔ جہڑا عادی ہو جائے گناہ دا اہدے واسطے نہ بخشش اے تے نہ جنت اے  
 اللہ تبارک و تعالیٰ بخش دیوے معاف کر دیوے چاہے تے پکڑ لووے لیکن مسئلہ  
 ایہہ سی عہد شکنی اور بدکاری ایہہ جدوں تک دنیا وچوں مٹ نہ جاوے۔ ایہہ  
 عذاب دے مستحق نے عذاب آوے کدی تے بارشاں رک جان قحط سالی پے  
 جائے۔ کدی بارشاں زیادہ ہو کے تے زمین وچ فصل اگنی بند ہو جائے۔ ایہو  
 جئے عذاب وی آجاندے نے۔ ایہہ جانی عذاب نہیں ایہہ تنبیہ اے اک عذاب  
 ہوندا جہڑا ہلاک کر دیندا اے۔ اک عذاب اے جہڑا تنبیہ دے طور تے آوندا  
 اے توبہ کر لئے تے بچ جائے۔ ایہہ عذاب ہر کسے واسطے نہیں آوندا ہاں ہلاکت  
 واسطے جہڑے عذاب آوندے نے فیر تے توبہ دے دروازے ہی بند ہو جاندے  
 نے اس واسطے تھوڑے تھوڑے عذاب دے نمونے آوندے نے اللہ تبارک  
 و تعالیٰ فیروی ساڈے نال راضی اے مہربان اے۔ ایہی عذاب لیا کے وی سمجھاندا  
 اے عین عذاب نہیں تنبیہ عذاب اے ہوش کر جاؤ سمجھ جاؤ اللہ تعالیٰ کرے تے  
 گناہ کولوں معافی منکن دی توفیق آپ ہی دیوے۔ ایہہ بڑی نعمت اے توبہ کرنی  
 چاہیدی اے۔

وما علینا الا البلاغ



باب چہارم  
مکتوبات شریف



مکرمی محبی فی اللہ مولوی اکبر صاحب سلمہ اللہ  
 السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بعد از ادعیہ صالحہ  
 مانجیب کے معروض آنکہ سب سے بڑی وصیت وہ ہے۔ جو نبی پاک ﷺ نے  
 فرمائی کہ اللہ کا ڈر جو پوشیدگی اور ظاہر میں ہو اس کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اپنی  
 امت کے لیے اپنے متعلق اولاد اور رشتہ داروں میں یہی وصیت ہونی چاہیے۔  
 نیز حضرت قبلہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ خالق اور  
 مخلوق دونوں سے اپنا معاملہ سیدھا رکھا جائے۔ بس یہی کافی ہے۔ باقی شہد کا  
 استعمال کچھ رکھیں۔ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا  
 فرمائے۔ اور صبر و استقلال جیسی نعمت کی توفیق عطا فرمائے۔  
 اللہ بس۔ ما سوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام  
 اسکتبہ: ابوالمنظہر  
 سید محمد جلال الدین شاہ  
 بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)  
 بقلم: عطا محمد خادم



بنام مولانا بشیر احمد مصطفوی صاحب (آزاد کشمیر)

محترم المقام جناب محمد بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد از ادعیہ صالحہ ما

يَحِبُّ مَعْرُوضِ آنکہ! آپ کا محبت نامہ تشریف لایا۔ پڑھ کر حالات معلوم

ہوئے۔ بندہ کی دعا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ہمت بلند اور استقامت فی الدین

بخشنے اور مصائب دنیوی سے نجات بخشے۔ یقین محکم اور ہمت سے حالات سر بسر

بدل جاتے ہیں۔ دل اور دماغ پر جس قدر تصور اور خیال دینی غالب ہوتا جائے

گا۔ اس قدر آسانیاں پیدا ہوں گی۔ نیز جو تاریخ آپ نے بندہ کے لیے خیال

میں رکھی ہے۔ اس سے بندہ کی معذرت قبول فرمائیں اور بندہ کی ناراضگی کا

تصور دل میں نہ لائیں کیونکہ کئی معذوریاں ہیں۔ آپ کام کریں بندہ کی دعا آپ

کے ساتھ شامل حال ہوگی۔ اس کو کافی سمجھ کر مطمئن ہوں۔

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



محبی فی اللہ غلام محمد صاحب سلمہ اللہ (سائن دلو) مقیم ہالینڈ  
 السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد از ادعیه صالحہ  
 معروض آنکہ: آپ کا محبت نامہ ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے بندہ آپ کے  
 لیے دعا گو ہے۔ اللہ رب العزت آپ کو استقامت فی الدین اور اصلاح دنیا کی  
 کامرانی سے مالا مال فرمائے۔ ناراضگی کا تو آپ کو تصور بھی نہ لانا چاہیے بندہ  
 خود اپنی بے بسی کو خیال میں لائے تو کسی کی غلطی پر خیال آتا ہی نہیں پھر غلطی  
 کیسی۔ نیز آپ کی طرف سے اذیت دینے والا کلام آپ کی طرف سے سنا بھی  
 نہیں اور نہ ہی سمجھا ہے۔ آپ لوگوں کو دم کرنے میں اختیار رکھتے ہیں۔ بندہ کی  
 طرف سے بھی اجازت ہے۔ (الحمد شریف، قل شریف، قل اعوذ و برب الفلق قل  
 اعوذ و برب الناس) پڑھ کر ہر قسم کے بیمار پر دم کریں یا پانی پر دم کر کے پلائیں۔  
 جس قدر پڑھیں یا جس کیفیت سے پڑھیں کوئی ہرج نہیں۔ ہاں امید یہ رکھیں کہ  
 اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا۔ یہ نقش تحریر کر کے کالی سیاہی سے ضرورت کے  
 لوگوں کو دے دیا کریں اور اپنے حالات سے مطلع فرماویں۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ  
 ہر طرح سے خیر ہے۔ آپ کی خیریت کی سب احباب دعا کرتے ہیں۔

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



قبلہ جناب شاہ صاحب مدظلہ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے  
 بخیریت پہنچ آیا تھا۔ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا۔ میں اس پر باقاعدہ عمل کر رہا ہوں  
 اور انشاء اللہ العزیز عمل کرتا رہوں گا۔ میں عموماً آپ کی مبارک دعاؤں کا منتظر  
 رہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے اپنی مبارک دعاؤں میں یاد فرماتے ہوں گے۔  
 میرے اہل خانہ کی کچھ پریشانیاں بھی ہیں۔

میں نے کئی خواب دیکھے۔ جن سے ذیل کے یاد ہیں۔

(۱) میں نے خم کے بیج بوئے تو اسی وقت خم نمودار ہوئے اور میں نے  
 کھائے۔ حالانکہ کھمبی کے بیج نہیں ہوتے یہ سفید قسم کی چیز زمین سے برسات  
 میں پھوٹی ہے۔

(۲) میں نے ایک کتے کو راستے میں اپنی طرف بھاگتے ہوئے ہلاک کیا۔

(۳) کسی کے کنوئیں سے تھوم کا ایک پودا بہہ کر بارش کی وجہ سے آیا۔ میں  
 نے اس کی ایک تری کھائی۔

(۴) میں ہزاروں جانوروں کے گلے پر چھری چلا کر انہیں حلال کر رہا  
 ہوں۔

آپ کا خادم

ظریف خاں

گورنمنٹ ہائی سکول بنیاں

تحصیل ہری پورہ (ہزارہ)



محبی فی اللہ ظریف خاں سلمہ اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد از ادعیہ خلاصۃ المرام آپ  
معبودہ وظیفہ کو یاد رکھیں اور کرتے رہیں۔ انشاء اللہ کامیابی کا منہ دیکھیں گے نیز  
خواب جو خم کی ہے۔ بہت اچھی ہے اس سے مراد اپنے دل میں نسبت کا بیج بو  
دینا معلوم ہوتا ہے۔ کتے کی شکل میں قوت نفس امارہ نظر آئی ہے۔ اور اس کے  
مار دینے سے مراد اس پر قابو پانا ہے۔ بارش کے پانی سے بہتی ہوئی تری کے  
کھانے سے مراد اللہ کے فضل سے مزید روزی کا میسر آنا معلوم ہوتا ہے۔ میں  
تنبیہ ہے کہ اپنی مالیت کو جائز مصارف میں خرچ کریں۔ امید دلائی گئی ہے کہ  
جائز میں ہی خرچ ہوگی۔

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



بنام مولینا حافظ حق نواز صاحب سلمہ، اللہ!  
 السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بعد ازاں دعیہ  
 صالحہ۔ معروض آنکہ! آپ کا محبت نامہ مل کر کاشف احوال ہوا کہ آپ تبلیغی  
 کام میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ کہ دینی کام میں اللہ تعالیٰ اخلاص عطا فرمائے۔  
 آپ دن رات سے کچھ وقت نکال کر معمولات ادا کریں۔ کچھ مطالعہ کریں دیگر  
 کوئی کام بفضلہ تعالیٰ آپ کے سپرد نہیں اس فارغ البالی اور اس وقت کو غنیمت  
 جانیں۔ اور ہمہ تن یاد خدا میں وقت کو خرچ کریں۔

مکن عمر ضائع پہ تحصیل مال کہ ہم زرخ گوہر نباشد سفال  
 منہ دل بریں دیر نا پائیدار ز سعدی ہمیں یک سخن یادوار  
 یہاں منگل وار کا پہلا روزہ ہوا۔ سوموار کے دن بندہ بیمار ہوا جس کی وجہ  
 سے بندہ پہلا روزہ نہ رکھ سکا۔ لیکن دوسرا روزہ بفضلہ تعالیٰ بندہ نے رکھ لیا۔ اور  
 اب تک صحت ٹھیک ہے۔ نماز تراویح مسجد میں بحمد اللہ پڑھی جاتی ہے۔

کوئی خاص تکلیف نہیں۔ قاری نذر حسین اپنی مسجد میں منزل پڑھ رہے  
 ہیں۔ قاری محمد عرفان تحصیل و ضلع مانسہرہ میں ایک قصبہ عنایت آباد ہے۔ وہاں  
 منزل سنا رہے ہیں۔ اور تین روز رمضان شریف سے قبل فاضل عربی کے امتحان  
 سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور سید محمد مظہر قیوم محکمہ اوقاف کی طرف سے چوک  
 پاکستان گجرات کی جامع مسجد (مفتی صاحب والی) میں نماز جمعہ کے فرائض سر  
 انجام دے رہے ہیں۔ اور محمد محفوظ مسجد تعلیم القرآن جلالیہ، رضویہ منڈی بہاؤ  
 الدین میں جمعہ کی نماز کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ منڈی بہاؤ الدین  
 میں سب احباب اپنی اپنی جگہ میں دینی فریضہ ادا کرنے میں کوشاں ہیں۔ فشی عطا



محمد فی الحال چونکہ نوالی جمعہ پڑھا رہا ہے۔ نیز قاری غلام رسول۔ مولینا محمد اکرام۔ حافظ محمد منور صاحبان کو بندہ کی طرف سے سلام دعا کہنا اللہ تعالیٰ ان سب کو اور آپکو استقامت فی الدین۔ اور خلوص فی العمل عطا فرمائے۔ باقی یہاں ہر طرح کی خیریت ہے۔ آپ تمام لوگ وہاں خدمت دین میں مصروف ہیں۔ وہاں جانے کی یہی غرض و غایت تھی اور یہی پیش نظر ہے۔

فقط والسلام

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

محکمہ شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



بِحی فی اللہ محمد عرفان شاہ مشہدی سلمہ اللہ  
 لَسَّلَامٌ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةٌ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ۔ بعد از ادعیہ  
 صالحہ۔ خلاصہ المرام۔ تمام اہل خانہ کی طرف سے السلام علیکم۔ سب خیریت  
 ہے۔ آپ کی عافیت مطلوب۔ آج دس رمضان المبارک ہے۔ آج تک کوئی  
 خاص قسم کی روزہ سے تکلیف نہیں ہوئی۔ قدرتی طور پر صوفی محمد سلیم کا پیغام  
 پہنچا کہ ہم انتظار میں ہیں۔ اور مکان آپ کے لیے خالی ہے۔ لیکن چند ضرورتیں  
 اور طبیعت (دونوں) مری جانے کی اجازت نہیں دیتیں۔ آرام سے عشاء کی نماز  
 مسجد میں جا کر ادا کرتا ہوں۔ قاری نذر حسین کی منزل سنتا ہوں۔ گرمی تو ہے  
 لیکن اس کا ازالہ ٹھنڈا پانی۔ ٹھنڈے پانی سے غسل اور پنکھا وغیرہ کر دیتے  
 ہیں۔ پمفٹ بذریعہ پارسل آج ہی روانہ کر دیے ہیں۔ اپنے مسلک اور مدرسہ  
 کی اشاعت خدمت دین سمجھ کر حتی المقدور کرتے رہیں۔ اس سے بھی زیادہ اپنی  
 عملی زندگی کی حفاظت کریں۔ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت فی  
 الدین اور تفقہ فی الدین عطا فرمائے۔

اللہ بس۔ ما سواہ اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند

فقط والسلام

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



محبی فی اللہ فتح محمد صاحب ساقی

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد ازاں دعیہ صالحہ  
 ماوجب کے معروض ہو کہ ذکر مع الفکر یہ عام طور پر ہو۔ روزانہ بلا ناغہ کسی نہ کسی  
 وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ والا وظیفہ مکمل کرتے رہیں۔  
 انشاء اللہ! انقلاب قلبی، ذہنی اور طبعی ہوگا۔ بشرطیکہ بلا سوچے سمجھے مجنوں  
 کی طرح یہ کام کرتے رہیں۔ بس اسی قدر کافی ہے۔ خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قُلَّ وَدَلَّ۔

فقط والسلام!

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



بنام مولینا حسین احمد خان بیلہ (رحیم یار خاں)  
 محی فی اللہ حسین احمد صاحب! السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ  
 وَبَرَکَاتُهُ۔ بعد ازاں دعوہ صالحہ۔ آپ کا محبت نامہ ملکر کاشف احوال ہوا۔  
 لہذا بندہ آپ کو اپنے حال پر چھوڑتا ہے کہ ہر وقت دن اور رات جو کام کریں۔ وہ  
 مجاہدہ۔ ، خالی نہیں۔ بندہ کو حضرت سیدی قدس سرہ نے ایک مجاہدہ سکھایا۔ وہ یہ  
 ہے۔

بر کہ کارش از برائے حق بود کار او پیوستہ بارونق بود  
 اس پر غور فرما کر کام کرتے رہیں یہ سب کچھ مجاہدہ میں ہی شامل ہوگا۔  
 فقط والسلام!

اللہ بس ما سوا اللہ، ہوس، دنیا یوم چند، آخر کار با خداوند۔

فقط والسلام  
 اسکتبہ: ابوالمنظہر  
 سید محمد جلال الدین شاہ  
 بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)  
 بقلم: عطا محمد خادم



بنام غلام عباس کراڑیوالہ، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات حال (الکویت)  
 محی فی اللہ! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔ آپ کے ذمہ  
 مزید ذکر کردہ وظیفہ یہ ہے کہ سحری کے وقت جب بیداری ہو تو اٹھ کھڑے ہوں  
 اور دو رکعت نماز نفل تہیہ الوضو پڑھیں۔ بعد اس کے آٹھ رکعت نماز نفل تہجد  
 پڑھیں۔ بعد اس کے قبلہ رو دو زانو با وضو پانچ تسبیح (۵۰۰) درود شریف صَلَّی  
 اللّٰهُ عَلَی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ اس نیت سے پڑھیں کہ ہاتھ سے تسبیح کا  
 دانہ گرے اور دل میں یہ کیفیت ہو کہ دربار رسالت ماب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے  
 سامنے حاضر ہوں اور میری طرف آپ متوجہ ہیں۔ انشاء اللہ برکت ہوگی۔

فقط والسلام

اسکتبہ: ابوالمنظہر سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



محترم راجہ سلطان محمود صاحب سلمہ، اللہ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد از ادعیہ صالحہ۔ دین  
 کے فرائض، واجبات، سنن کی پابندی نصیب ہو۔ پھر مزدوری کر کے پیسہ کمانا  
 عیب نہیں۔ کہیں بھی رہ کر حلال روزی کمانا مسلمان کے لیے ضروری ہے حرام  
 اور مکروہات سے اجتناب ہوتا رہے تو آپ مزید اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کریں۔  
 بالآخر اللہ تعالیٰ کے بلائے پر حاضری ضرور دینا ہے۔ جس میں شک نہیں۔ تمام  
 حالات و واقعات اس بات کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس حاضری کے لیے آدمی  
 کی خلقت ہوئی ہے۔ لہذا حلال کھانے اور حلال پہننے میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ  
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبردار رہے۔ دیگر یہاں ہر طرح کی  
 خیریت ہے۔ سب اساتذہ اور طلباء متعلقین مدرسہ خیر و عافیت سے ہیں۔  
 اللہ بس۔ ما سوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام  
 استغفرہ: ابوالمنظہر  
 سید محمد جلال الدین شاہ  
 بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)  
 بقلم: عطا محمد خادم



بنام رشید احمد صاحب چک 2 متصل منڈی بہاؤ الدین حال (الکویت) محی فی اللہ! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔ بعد از ادعیہ صالحہ۔ واضح ہو کہ بلا تربیت اور محبت و ادب اور احترام شیخ کے بغیر انقلاب زندگی ناممکن ہے۔ محض فضل ایزد متعال سمجھیں اور تربیت کے درپے رہیں اور صحبت اگرچہ بعد ابدان کی وجہ مشکل ہو لیکن پھر بھی اس کا خیال عموماً رکھیں۔ ہمیشہ ملحوظ رہے۔ مزاج شیخ کے مطابق اپنی حالت کو رکھیں۔ تو انشاء اللہ انقلاب آنا ہے۔ آپ ڈیوٹی سے کچھ وقت نکال لآحَوْلَ وَ لآقُوًا اِلَّا بِاللّٰہِ۔ یک صد گیارہ بار اور پڑھیں۔

فقط والسلام  
اسکتبہ: ابوالمنظہر  
سید محمد جلال الدین شاہ  
بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)  
بقلم: عطا محمد خادم



بنام صوفی محمد نذیر احمد ساکن ڈھل پنجوتھہ تحصیل بھلووال ضلع سرگودھا  
محی فی اللہ: محمد نذیر احمد سلمہ، اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد ازاں دعیہ صالحہ۔  
معروض آنکہ آپ کا محبت نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ بندہ آپ کے لیے دعا گو  
ہے کہ دین و دنیا کی بھلائی اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے لیکن دنیا کی شکایت نہ  
ہو۔ احوال دینی درست کرنے میں کوشاں رہیں۔ اور باطن کی طرف دھیان  
کریں۔ دنیا میں تو وقت پاس ہو ہی جاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی ملے اور اس میں  
بندہ کو اللہ کی رضا چاہیے۔ لیکن اس رضا کا حصول دنیا کی زندگی میں ہوتا ہے۔  
فقط والسلام

اللہ بس۔ ما سوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



بنام مولینا حسین احمد صاحب خان بیلہ ضلع (رحیم یار خاں)

محبی فی اللہ مولینا حسین احمد صاحب!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد ازاں دعیہ

صالحہ۔ گزارش ہے کہ حتی الامکان اپنے خیال پر کنٹرول کریں کہ یکسوئی کے

ساتھ تصور اسم ذات خیال میں حاضر رہے۔ اور معمولات کی پابندی کریں کسی

وقت پانچ دس منٹ فارغ نکال کر مراقبہ کی شکل میں بالقصد توجہ اول کی طرف

رکھ کر اسم ذات پڑھ لیا کریں۔ ایسے حال میں جو کیفیت ہو کبھی کبھی تحریر کر دیا

کریں۔ جمیع احباب و پرسان حال کو اسلام علیکم! فقط والسلام!

اللہ بس۔ ما سوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



بنام نور محمد صاحب ساکن جلاپور بھٹیاں  
تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مکرمی محترمی نور محمد صاحب سلمہ اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بعد ازاں دعیہ  
صالحہ۔ معروض آنکہ! جس کام کے لیے آپ لاہور گئے ہیں۔ بڑے غور اور فکر  
کے ساتھ اس کی تکمیل کرنی چاہیے۔ برکت کے لیے وقت ملنے پر اگر دربار داتا  
صاحب حاضری ہو تو مواجہ شریف کے سامنے بیٹھ کر سلام علیکم ما کسبتہم فنعم عقبی  
الدار۔ اس کے بعد خیالوں کو دل سے علیحدہ کر کے ایک خیال ہی رکھ کر بیٹھیں۔  
وہ تصور اللہ جب اضطراب آئے تو اس وقت نہ اٹھیں جب اطمینان ہو تو جب  
اٹھنا چاہیں کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔ پھر چلے جائیں۔ دیگر مدارس دیدیہ  
کے ساتھ حسن ظن رکھیں۔ اور آپ سے جو علم میں فوقیت رکھتا ہے۔ اس سے بھی  
حسن ظن رکھیں۔ اگر خدا نخواستہ کسی سے آپ کو دل میں غصہ آئے تو اس کو پی جانا  
چاہیے۔

فقط والسلام!

اسکتبہ: ابوالمنظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم



باب پنجم

منظوم نذرانہ عقیدت



بحضور حافظ الحدیث قدس سرہ العزیز

حضرت علامہ مولانا سید شبیر احمد ہاشمی خطیب اعظم پتوکی ضلع قصور

عابد رب العلاء سید جلال الدین شاہ

ایک عبد مصطفیٰ سید جلال الدین شاہ

خزمن الحاد پر برق "جلال الدین" حق  
 کتنے ہی یعقوب زادے اس سے ٹکراتے رہے  
 مرشدی سردار احمد کی کرامت سر بسر  
 مسند تدریس سونی ہو گئی ہے دوستو  
 چرخ حکمت کا یقیناً ایک شمس بازغہ  
 تھا بصارت سے درئی پردل کی آنکھیں بازتھیں  
 ظلمت شب میں جلال مرتضیٰ کا آفتاب  
 فاطمہ زہرا کا بیٹا زاوۃ سبطین  
 مظہر قیوم "تھا محفوظ" از عصیان تھا!  
 اور جمال مصطفیٰ سید جلال الدین شاہ  
 مگر وہ یوسف ادا سید جلال الدین شاہ  
 مظہر احمد رضا سید جلال الدین شاہ  
 فضل حق کا آئینہ سید جلال الدین شاہ  
 فاضل رازی نما سید جلال الدین شاہ  
 وہ بصیرت کی صدا سید جلال الدین شاہ  
 فتح خیر کی نوا سید جلال الدین شاہ  
 وہ یزیدوں کی قضا سید جلال الدین شاہ  
 بادہ اک "عرفان" تھا سید جلال الدین شاہ

ایضاً

اے دریغا بندہ خیر البشر جاتا رہا  
 نور رب العالمین کی نسل نوری کا چراغ!  
 شیر ربانی و کیلانی کا فیضان نظر!  
 تھا وجود اس کا سراپا سنت خیر البشر  
 آج ہے اجزا ہوا یار دہمن تدریس کا  
 کون دے گا درس سلم میدی و ملا جلال  
 تاجدار علم و فن اہل ہنر جاتا رہا  
 قطع ظلمت اٹھ گیا دفع شر جاتا رہا  
 تھا چراغ چورای مگر جاتا رہا  
 سیرت اقدس کا چکر سر بسر جاتا رہا  
 نکتہ بین و نکتہ دان و نکتہ ور جاتا رہا  
 وہ جلال علم و حکمت خوب تر جاتا رہا



کون سمجھائے گا رموز صدرا و عبد الغفور  
 شاہد و مشہود دو عالم کا فرزند جلیل  
 مرشدی سردار احمد کی وہ اک لکار تھا  
 درہ فاروق اعظم رافضیت کے لیے  
 نقشبندی، قادری، چشتی سلاسل کا نقیب  
 چاپوسی اہل زر کی جو سمجھتا تھا حرام  
 دور حاضر کے یزیدوں کا سدا مخالف رہا  
 سید کون و مکان کی ہاشمیت میں وہ جان

شارح رومی و رازی دیدہ ور جاتا رہا  
 مشہدی سادات کا ایک رہبر جاتا رہا  
 وہ شغالوں کے لیے شیر بر جاتا رہا  
 حیدریت کا چراغ نام ور جاتا رہا  
 اور تصوف کا وہ شیخ مقدر جاتا رہا  
 مدح گوئے سید خیر البشر جاتا رہا  
 حضرت شبیر کا لخت جگر جاتا رہا  
 شاہ جلال الدین سید عازم بزم خبان

## استاذ العلماء حضرت مولانا معین الدین

### مہتمم نقشبندیہ ڈسکہ سیالکوٹ

کس لیے آئے یہاں کون ہم سے جاتا رہا!!

پاسبان اہلسنت محبوب ماجاتا رہا!!

فیض سے جس کے ملی ہے اہلسنت کو بہار  
 غمزدہ جتنا بھی کوئی دیکھ لے سرکار کو  
 رعب سے تیرے شہارزاں تھے باطل کے پہاڑ  
 شیخ الحدیث کی روشنی آتی نظر تھی درس میں  
 کس سے دیکھیں گے ہم تدریس ایسی باوقار  
 ذکر و فکر میں محو تھے جب کبھی دیکھا نہیں  
 کس سے اب جا کر کہیں غم بھری ہم داستاں!  
 ہر قسم کے سائلوں کا آتا نظر ہجوم تھا!

ہائے وہ ارمان دل تھا ہم سے جو جاتا رہا  
 ذوق لقا سے سرور ہے اور بارغم جاتا رہا  
 فیض سے تیرے یہاں کا زور باطل جاتا رہا  
 اور رضا کے فیض کا روح رواں جاتا رہا  
 حافظ عقل و نقل عرفاں کا شاہ جاتا رہا  
 رشد و ہدایت کا ستارہ مفتی ما جاتا رہا  
 غمزدوں کا لجا و ماویٰ تھا جو جاتا رہا  
 مشکلات غمزدوں کا حل تھا جو جاتا رہا



بے دعائے نیک ہم سے آل اور احباب کی  
کون کہتا ہے کہ ہم سے فیض شاہ جاتا رہا  
غم کے ماروں کو سنا دو اے معین ایک بات یہ  
رہنمائی کرے خدا اب رہنما جاتا رہا  
لیکن اے جان اب یہ ہم سے چین جاتا رہا  
ان کے نقش پا پہ چلنے سے حزن جاتا رہا

## جناب محترم سید عارف محمود مہجور صاحب گجرات

لٹ گئی بزم بصیرت بجھ گئی شمع وفا!  
پا برہنہ مہر و ماہ پس بال کھولے ہے صبا  
آنکھ سے آنسو ہیں جاری دل میں ہے لرزہ پیا  
چل دیا ہے چھوڑ کر دیکھو محدث وقت کا  
اے جلال دین و ملت مظہر لطف و عطا  
اے چراغ بزم عرفاں مفتی شرع متین  
حافظ قرآن و سنت واقف اسرار دین  
سنت کے ماہ تاباں اہلسنت کی متاع  
تو کہ خود آگاہ تھا اور خدا آگاہ بھی  
چھٹ گئی ظلمت جہالت تیری تدبیر سے  
تجھ سے پائی ہے جلال الدین سیوطی نے تازہ زندگی  
سیدی سردار احمد کے حقیقی جانشین!  
مسک رضوی کی تو نے اس طرح تشہیر کی  
نقشبندی تاج تیرے سر پہ ہے جلوہ فلک  
یوں رہا ثابت قدم تو اہل حق کے ساتھ ساتھ  
ایک زمانہ فیض سے تیرے ہوا ہے سیراب  
فیض نے تیرے نہ چھوڑا کوئی قریب اور مقام  
علم نے پہنا کفن عمل نے اوڑھی قضا  
ہاتھ ملتا ہے زمانہ غمزہ ارض و سما  
دیکھتے ہی دیکھتے ویران سے خانہ ہوا  
موت نے تو آج ہم کو کر دیا بے دست و پا  
پیر علم و امامت ذات تیری مرحبا  
مند رشد و ہدایت کو ملی تجھ سے بقا  
ترجمان اہلسنت جاں نثار مصطفیٰ  
مرکز فہر و ولایت صاحب فہم و ذکا  
اب کہاں تیرا مماثل زمانہ پائے گا  
علم تیرے نے زمانے میں اجالا کر دیا  
تو نے بخشی ہے بیضادی اور رازی کو جلا  
بولتے ہیں نطق سے تیرے امام احمد رضا  
تاابد نازاں رہے گی سر زمین پھالیہ  
حضرت کیلانوی کے نور سے پا کر ضیا  
بد عقیدہ ہر کوئی خائف ہے تجھ سے بر ملا  
اک جہاں انوار سے تیرے اٹھا ہے جگمگا  
علم سے تیرے ہیں جاری آج جشمے جا بجا



.....  
 مظہر و محفوظ تیرے روپ کا اظہار      مظہر و محفوظ رکھے سلامت ان کو ہر جا خدا  
 لو چلا ہے آج سوئے جنت الفردوس وہ      خدمت دین مشغلہ جس کا رہا صبح و مساء  
 ہے دعا قائم رہے یہ آستانہ تا ابد !!      حشر تک جاری رہے فیض و کرم کا سلسلہ  
 اور کیا لکھوں بھلا مہجور میں اس کے سوا  
 موت العالم موت العالم کا ہے اب عقدہ کھلا

### جناب محترم سید عارف محمود مہجور گجرات

سرگروہ اہل جنت حامل علم الیقین رفت      حافظ قرآن و سنت مفتی شرع متین رفت  
 مرجع اہل محبت قبلہ دنیا و دین رفت      افتخار عاشقان و نازش روح الامن رفت  
 بروصال او مرا گفت سیدی موسیٰ حکیم      فخر کشور شاہ جلال الدین رفت

### ایضاً

رحمت حق تیرا مقدر عشق نبی تیرا نصیب      ترجمان اہلسنت دین و ملت کے نقیب  
 دل میں تیرے سوجزن دریائے وحدت تھا مدام      آنکھ میں تیری تھا ہر دم جلوہ گر روئے حبیب  
 مسند رشد و ہدایت خود تجھ سے ہوئی      درس اور تدریس کے انداز تھے تیرے عجیب  
 دور تو نے عارضے سب شرک و بدعت کے کیے      ملت اسلامیہ کا تو کہ تھا حاذق طیب  
 اس طرح تو نے کیا جنگل میں منگل واہ واہ      دانٹوں میں انگلی دبائے ہیں سبھی خویش و رقیب  
 گلشن اسلام کے اے نیک سیرت باغبان      یوں تیرے جانے سے افسردہ ہے ہر اک عندلیب

تیری رحلت پہ کہا ہاتف نے یہ مہجور سے  
 چل دیا ہے سوئے جنت دیکھو مغفور خیب



## استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ کریم بخش

### شیخ الفقہ جامعہ بھکھی شریف

اگر چوںے کو مل جائیں ذی قدر نعلین تو  
کثرت سے آتے ہیں اسیران غم تیرے حضور  
طالبان شہ بے جان ہیں تیرے فعل پر  
اے کہ تیرا وجود ہے احسان عظیم  
بے مثل شفقت پہ قرباں ہوں میرے اصول!  
بدل جاتی ہے تصنیق سے توسع معیت پر  
میرے آقا میرے مولا گر کرم کر دوز ہے  
اک تیرا سہارا دین و دنیا میں مجھے  
بے علم بے عمل کیا کر سکے تیری مدح  
امید ہے نہ رنج ہوں گے اظہار مانی الضمیر پر  
میرے دست آرزو کی طرف ہو التفات

### ایضاً

کون جھیلے فرقت کے غمات یا طجائی  
ترس رہی ہے چشم آپ کے نظارے کو  
کرم اے بد نصیبوں کے طجا و ماوی  
تمہارے دم سے وابستہ ہیں امیدیں  
حکایت الم کی کیا سناؤں میرے آقا  
جو آیا تم نے بھر دیا دامن مقصود اس کا  
کہ وصل ہوتا ہے دافع بلیات یا طجائی  
ہوں انتظار میں دن رات یا طجائی  
ہیں جانگزار میرے حالات یا طجائی  
تمہیں ہو میرے قبلہ حاجات یا طجائی  
عیاں ہے آپ پر ہر بات یا طجائی  
تمہیں ہو چشمہ زحمات یا طجائی



کریم کا سکون و دل تمہاری محفل تمہارا ذکر تمہاری ہی بات یا طہائی

## قطعہ تاریخ

وہ جس سے معطر ہے محکمہ شریف کا چمن  
عاشق مصطفیٰ ﷺ کو محبوب ذوالہمن!  
مداح اصحاب و محبت بیخ تن!!  
ثانی سردار و نیر حسن!

(ظہور احمد جلالی)

## ملک الشعراء ابوالتتویر جناب میاں سراج احمد بادشاہ پوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

سَيِّدِيْ جَلالُ الدِّيْنِ مَشْهَدِيْ حَنْفِيْ  
مُنْفِيْ فَيْقِهٍ مُّفْتِيْ مَحَدِيْ  
مُسَخِّرِ قُلُوْبِ الْخَلْقِ بِخُلُقِهِ  
مَوْتُ الْعَالَمِ مَوْتُ الْعَالَمِ لَا رَيْبَ فِيْهِ  
الْجَارِيَةِ فَيْضُ الْكِرَامِ فِي الدَّهْرِ اَبْدًا  
سَمِعَ السَّرَاجَ مِنَ الْمَلِيْمِ سَنًا وَصَالِهِ  
شَيْخُ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ عَظِيْمًا  
كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا حَكِيْمًا  
اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ قَلْبًا مَلِيْمًا  
اَعْطَانِي الْخَلِيْفَةُ<sup>(۱)</sup> الرَّهِيْدَ نَعِيْمًا  
وَالرُّوْحَ الْمُكْرَمَةَ فِي الْجَنَّتِ مُقِيْمًا  
لَقَدْ كَانَ لَازِلًا قُوْرًا عَظِيْمًا

## ایضاً

محسن قوم حضرت سید جلال ظاہری و باطنی صاحب کمال  
بانی دارالعلوم محمدی! واضح خوش گو خطیب بے مثال



شیخ قرآن و حدیث و ہم فقہا  
 موت عالم موت عالم گفتہ اند  
 اہل نظراں ازیں سب ماتم دراند  
 مادر گیتی نزاید روز روز  
 اے خوشا قسمت کہ باکریم رفت  
 رحمۃ اللہ علیہ ابدأ ابدأ!!  
 سال رحلتش سراج قادری  
 صاحب وجدان و صاحب قال و حال  
 ایں خلا پرے شود امر محال  
 حیف کہ ہست عہد ما قحط الرجال  
 ایں چنین آئینہ مرداں خال خال  
 فیض او جاری بفضل لا یزال  
 بر مزارش باد ظل ذوالجلال  
 گو چراغ الدین حق شاہ جلال

### ایضاً

خدا کا نام لے کر نظم کو مرقوم کرتا ہوں  
 مبارک ذکر حضرت سید مخدوم کرتا ہوں  
 عیاں راچہ بیاں اس بات کا شاہد زمانہ ہے

ہوئی جو انتخاب عمل نا ہموار دھرتی تھی  
 بے بہرہ علم و عرفاں سے اس وقت بھٹکتی تھی  
 یہاں سے پھوٹنے والے تھے علم و عرفاں کے چشمے

فضا بالکل مخالف اور تند و تیز ہوئیں تھیں  
 کہیں ناپاک ملائے تھے کہیں ناپاک رائیں تھیں  
 بگولے اور مرغولے اٹھے کتنے غباروں کے

وہ پیکر ہمت و جرات و حید العصر فرزاند  
 جنہیں ہوتا ہے دنیا میں اچھا کام کر جانا  
 اٹھا تھالے کے عزم بالجزم ہمت مردانہ  
 نہیں وہ جانتے مایوس ہونا اور گھبراتا



.....  
 ہوئی آغاز بسم اللہ سے تعلیم قرآنی شریک حال کار خیر تھی تائید ربانی

خدا نے کر دیا برکات سے معمور بھکھی کو زمانے میں کیا مشہور اور معروف بھکھی کو!  
 شرافت کا لقب حاصل ہے قرب و دور بھکھی کو دیوانے طالب دیدار کہتے ہیں ظل طور بھکھی کو!

یہ سب ہیں شاہ حق جلال الدین شاہ کی تدبیریں

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بجھ اللہ اس کی استقامت رنگ لائی ہے یہ جو کچھ سامنے ہے اس کی برکت ہے کمائی ہے  
 صلہ ہے ان کی محنت کا یہ ثمرہ صفائی ہے من کان للہ کان اللہ لہ یہ صدا آئیں خدائی ہے  
 یہاں دین اور دنیا ہے یہاں دولت ہے عزت ہے من طلب المولیٰ قلہ النکل کی کامل شہادت ہے

پیا سوں نے جو پایا چشمہ یہ رشد و ہدایت کا!

یہاں خیمہ تنہا ہے اہلسنت و جماعت کا!

جمع ہوا طائفہ طلاب یاران طریقت کا محبت ہر کسی سے شیوہ ہے اہل محبت کا  
 قرآن و حدیث کا پایا یہاں سے شرف ہر ایک نے تکلف برطرف پیا بقدر ظرف ہر اک نے

جراہ اللہ خیرا ان کا یہ احسان ہے ہماری

پیا سوں کے لیے یہ رود کوڑ کر گئے جاری

بنا کر چیز کو سنبھالنا ہے اصل دشواری بھائی خوب مرحوم نے اپنی ذمہ داری

دعا ہے جنکے ہاتھوں میں اب ان کی پردازی بھائے خوب سے بھی خوب تر یہ درس معیاری

تجھے میرا سلام باادب یا شاہ والا ہو!

تیری خدمت قبول بارگاہ رب اعلیٰ ہو!



تیرا مسکن جواری رحمت رب تعالیٰ ہو لحد تیری میں نور مصطفیٰ کا اجالا ہو  
وہ دیوانے جنہوں کے دل میں درد عشق رہتا ہے سراج قادری ان کو سلام شوق کہتا ہے

ایضاً

جن ربیع منور دا بابرکت میلاد البنی صلی اللہ علیہ وسلم دیاں تیاریاں نے  
جذبات پئے جاگ عاشقاں دے جذبے شوق دیوچہ خماریاں نے  
ہر گھر ہر دل دماغ اندر باراں جن دیاں انتظاریاں نے  
جی بھر کے سناں گے ذکر اس دا حیندیاں وچ کونین سرداریاں نے  
چوٹھی جن دی اٹھدیاں فجر ویلے خبرے کدھروں کنیں اے آواز پے گئی اے  
سید جلال الدین وفات پا گئے سارے دیس دے وچ کہا پے گئی  
بانی دارالعلوم محمدیہ دا گھر گھر دین دا علم ور تان والا!  
حضرت جلال الدین شاہ سید محکمہ نون محکمہ شریف بیان والا  
گوندل بار دی نجر زمین اتے بارش مصطفیٰ برسان والا  
ساری عمر خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیاں صفتاں پڑھنے والا تے پڑھان والا  
دے کے دولتاں علم الہدیے دیاں اج فانی جہان نون چھوڑ گیا اے  
کیاں ٹیٹیاں ہویاں دیاں تاراں رب سچے دے نال جڑ گیا اے  
دور دور پلاں وچ خبر ہو گئی سارے ملک اندر اشتہار ہو گئے  
اچانک سن کے گل فوٹیدگی دی لوکیں مضطرب بیقرار ہو گئے  
جیوں جیوں کسے دی ہتھ سبب آیا زیارت واسطے لوک تیار ہو گئے  
مونہوں نکلن دعائیں زہے قسمت جے آخر اج دیدار ہو جائے  
ڈیوا دیس پنجاب دا جگ روشن دور دور جھدیاں روشنائیاں سن  
چشمہ رشد و ہدایت سبحان اللہ تیاں تیاں مٹایا سن



## چشمہ رشد و ہدایت سبحان اللہ

خود بخود خدائی آواز اتے جیہڑی خلقت بے شمار ڈٹھی  
رخ زیبا شمع جہان تاباں اتے دنیا پروانیاں ہار ڈٹھی

انج جا پیا اے الٹ پنجاب پیا اے اک دوسرے دی کواں سار ڈٹھی  
اک آخری جھلک دیدار کارن دنیا ترف دی بے قرار ڈٹھی

دعا اے ابدالاآباد تائیں آباد رہے ایہہ چشمہ فیض رساں باقی!!  
باقی رہے آستانہ جلال شاہی حد تک رہے ایہہ دور جہان باقی!!

اللہ دیے توفیق تے رہے قائم اوہدے نقش قدم اولاد اوہدی  
روح عمرہ علیین اندر دیکھ دیکھ کے تے ہووے شاد اوہدی

حضرت جی دیاں صاحبزادیاں نوں ہمت دیوے اب فیض ورتا سکن  
الولد سر لا بیہ ایہہ قول معروف نبھا سکن  
جیوں پیڑی پڑائی مل گئی انجیں پیڑی پڑائی چلا سکن  
اونہاں کلیاں ایہہ پنڈ چائی رکھی ایہہ ہن سارے رل چا سکن  
بگاڑن لکیاں ڈھل نہ لگدی اے کم سنوارنے دشوار ہوندے  
استقلال، اتحاد، اخلاق حسنة، کامیابی دے ایہہ ہتھیار ہوندے  
اساں کئی ڈٹھے خاندان ایسے بنی ہوئی اوہ کھیڈ و نجا بیٹھے  
آیاں دولتاں تے بدست ہو کے پو دادے دی عزت گنوا بیٹھے



بھرے ہوئے فضول تکبراں دے پدرم سلطان دا نشہ چڑھا بیٹھے  
 جیوں آکھدے نے شاہبازاں دے وچہ آشیانے کاں آبیٹھے

## قانع نجدیت حضرت مولینا مفتی مہر علی منڈی بہاؤالدین

آہ ! وہ ایک مرد کامل ملک بقا دے دل سدھا گیا اے  
 جدھے جان پاروں سورج شفقتاں دا ڈب گیا اندھیرا چھا گیا اے  
 پیر سید جلال الدین عالی روح خلد دل سدھا گیا اے  
 تازندگی نہیں مٹا دلاں اتوں جہڑا داغ مفارقت دا لا گیا اے  
 حافظ، مفتی، عالم، فاضل، پیر کامل رستے بھلیاں بھٹکیاں پان والے  
 اور خلد بریں دل مونہہ کر گئے سانوں راز توحید سمجھان والے  
 آپ نقشے نے بے حد خوبیاں دے وارث سید بالا شان سن اے  
 نقشبندی نوری مجددی تے نالے قادری فیض رسان سن اے  
 پیر روشن ضمیر نور الحسن سندے نالے وچ مشہور جہان سن اے  
 درس گاہ اپنی بھکھی وچ بیٹھے کھول نال آپدے فرمان سن اے  
 عالی پیروی نظر پاروں اول دورہ حدیث وچہ آگئے سن  
 دعا آپدی صدقے بریلی درسگاہ وچ سبقت لے گئے سنگت وچ چھا گئے سن  
 نورالحسن جتا وچ محو ہو کے خود بھی نور علی نور ہو گئے!  
 گوہر آل رسول دی قوم دے ایہہ نحوٹ پاک دی نظر منظور ہو گئے!  
 روشن نور دی ایک قدیل بن کے کور چشماں نوں بخش ضیا گئے نے  
 شفقت اسان تے فرمان والے خبرے کیوں چت چا گئے نے  
 اج بزم آراستہ ہندیاں وی حاصل پھیر دنوں اطمینان کوئی نہیں



کیوں بے بزم و سچ اوہ نظر پندے سانوں بزم دے و سچ رواں کوئی نہیں  
 ایہ تے نکس کہ پرسان حال ساڈے بیٹھے و سچ دو بے مہربان کوئی نہیں!  
 آکھ اور ہین تے سہی پر خاص مشفق سید جلال الدین بالا شان کوئی نہیں  
 طرز ال سونیاں سونیاں نال سانوں مہر علی راہ دکھانے والے  
 رحمت رب دی دل سدھا گئے نے ساڈے سرتوں درد و ڈان والے

## حضرت مولانا عبدالغنی سالک صاحب مراد آبادی

### خطیب جامع مسجد مدنی محلہ قصبہ لالہ موسیٰ

یہ نہ پوچھو تم! کہاں سید جلال الدین ہیں

قرب شاہ لامکاں سید جلال الدین ہیں

تاجداری عارفاں سید جلال الدین ہیں	شہنشاہ سالکاں سید جلال الدین ہیں
عصمت سلطان بطحا کے سر بزم جہاں	پاسبان و قدرداں سید جلال الدین ہیں
چاند جیسے ہے ستاروں میں منور ایسے ہی	عالموں کے درمیاں سید جلال الدین ہیں
فیض پاتی ہے زمین سمیت صبح مدام	علم کا وہ آسماں سید جلال الدین ہیں
خم ہے جس کے علم سے زمانے کا عروج!	عظمتوں کا وہ نشاں سید جلال الدین ہیں
سینوں کو جس نے پہنچایا راہ مقصود تک!	وہ امیر کارواں سید جلال الدین ہیں
نجد یوں کے شر سے سنی کیوں بھلا مرعوب ہوں	سینوں کے پاسباں سید جلال الدین ہیں
دور رہتی ہے خزاؤں کی فضا جس کے سبب	وہ بہاری گلستاں سید جلال الدین ہیں
وارث علم نبی ﷺ شیخ القرآن شیخ الحدیث	آل شاہ مرسلاں سید جلال الدین ہیں

سن کے جن کے بات ہوتی ہے حقیقت آشکار

سالک ایسے حق بیاں سید جلال الدین ہیں



## ایضاً

سید جلال الدین دربا میں تمہارے کشتی کے پاس آئیں خو دوڑ کر کنارے ضو بار جن سے عالم رہنا ہے نیست کا تم علم دین حق کا وہ بحر موجزن ہو تعظیم مصطفیٰ ﷺ کی ضباریاں دکھا کر خلوت نشیں ہو کر جنت مکیں ہوئے ہو اولاد مصطفیٰ ﷺ ہو تم آل مرتضیٰ ہو جو بحر گم رہی میں تھے اوبنے ہی والے طوفان نجدیت کا گھیر۔ گا کیسے ہم کو سید جلال الدین کا اب تھا ہے ہمنے دامن فیض کرم کی اپنے سالک کو بھیک دیدو

ہوتے ہیں سنیوں کو فردوس کے نظارے اے تاجدار بھکھی کر دو جو تم اشارے روشن کیے ہیں تم نے ایسے ہزاروں تارے جاری ہیں علم دین کے ہر وقت جیسے دھارے دھندلے ہوئے عقائد ہیں آپ نے نکھارے اس پر ہیں متفق اب علمائے دین سارے ہوش و خرد پہ غالب درجات ہیں تمہارے انسان وہ ہزاروں پار آپ نے اتارے سید جلال الدین ہیں نا خدا ہمارے اے نجدیو نہ سمجھو ہم کو بے سہارے شامل ہے دیکھو یہ بھی منکوں میں اب تمہارے

## جناب قمریزدانی

### غم تر حیل برگزیدہ جہاں سید سید جلال الدین شاہ

جانثار مصطفیٰ ﷺ سید جلال الدین شاہ اہل حق کے پیشوا سید جلال الدین شاہ ماہ برج اتقاء سید جلال الدین شاہ آپ کا شیوہ تھا تبلیغ فرامین رسول ﷺ خوگر مہر و محبت پیکر خلق و خلوص!

نور چشم سید جلال الدین شاہ گمراہوں کے رہنما سید جلال الدین شاہ گوہر درج صفا سید جلال الدین شاہ ناشر حکم خدا سید جلال الدین شاہ شمع بزم اصفا سید جلال الدین شاہ



راہبر راہ حقیقت آپ کا نقش قدم  
 واقف اسرار عرفاں عارف روشن ضمیر  
 افتخار اہلسنت نازش اسلامیاں  
 خوش جمال و خوش مقال و خوش خصائل  
 نقشبندی، سہر وردی اور چشتی قادری  
 جملہ صاحبزادگاں ہیں وارث علم پدرا  
 ہیں تلامذہ گرامی ہی تصانیف آپ کی  
 بقعہ انوار ان کے دم سے ہے مکمل شریف  
 جس طرف دیکھو ہجوم طالبان دین ہے  
 تھی نومبر کی اٹھارہ صبح غم جب ہو گئے  
 وہ پسندیدہ خصائل داخل الجنت ہوئے  
 جاری و ساری رہے گا آپ کا فیضان مدام  
 مشعل راہ ہدی سید جلال الدین شاہ  
 جانشین اولیاء سید جلال الدین شاہ  
 سرگروہ اتقیا، سید جلال الدین شاہ  
 خوش نوا و خوش اداسید جلال الدین شاہ  
 سب کے منزل آشنا سید جلال الدین شاہ  
 اور ہیں گنج وفا سید جلال الدین شاہ  
 چشمہ فیض و عطا سید جلال الدین شاہ  
 ماہتاب حق نما سید جلال الدین شاہ  
 مرجع شاہ و گدا سید جلال الدین شاہ  
 راہی ملک بقا سید جلال الدین شاہ  
 حسرتا وا حسرتا سید جلال الدین شاہ  
 ہیں قمر کے پیشوا سید جلال الدین شاہ

## حضرت مولانا سید خضر حسین شاہ منڈی بہاؤ الدین

شاہسوار علم شاہ باکمال  
 پر تو حسن شہید کربلا  
 سنت رحمت کا آئینہ تھا کون؟  
 شاہ جلال الدین بحر علم دین  
 رہنما و پیشوا، پیر حدیٰ  
 خضر سنت امام ذی جلال  
 نور جان فاطمہ سید جلال الدین شاہ  
 مظہر اطوار شاہ دوسرا  
 مصطفیٰ کے نور کا سینہ تھا کون؟  
 کنز علم رحمت للعالمین  
 بالیقین تھا دوسرا احمد رضا!  
 پرتو شاہ کربلا زہرا کا لال



## جناب ابوالطاہر فدا حسین فدا گجرات

### قطعہ تاریخ ارتحال: نجیب وارث خلد

رخصت ہوئے سوئے خلد حضرت شاہ جلال کر کے مئے حقیقت و عرفاں کا جام نوش  
 علم و عمل کا پیکر بے مثل و بے عدیل! تھا مرد حق نژاد حق آگاہ و حق نیوش  
 شرع نبی ﷺ کے حامی و قاطع کفر و شرک تھے اک نقیب دین وہ سراپائے ہوش و گوش  
 فقہ و حدیث میں انہیں حاصل رہا کمال ٹھہرا نہ ان کے سامنے کوئی بھی دیں فروش  
 لکھ اے فدا تو از سر القاء سن بحال داغ فراق او حد فرما گیا سروش

### حضرت مولانا استاذ العلماء محمد صدیق سالک

#### صدر مدرس و دروازہ سیالکوٹ

بروفات پر از حسرت و آفات

چل دیئے سوئے جنان وہ چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

علم کے مہر درخشاں چل دیئے فقر کے خورشید تاباں چل دیئے

صدق کے گنج فراواں چل دیئے منبع علم و عرفاں چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ

رہنمائے سالکاں تھے چل دیئے ہادی گم گشتگاں تھے چل دیئے

رہبر حق طالبان تھے چل دیئے مرشد و پیر مغاں تھے چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ

مرکز مہر و وفا تھے چل دیئے معدن صدق و صفا تھے چل دیئے

مخزن جو دو سخا تھے چل دیئے چل دیئے وہ سوئے رضواں چل دیئے



حضرت سید جلال الدین شاہ

منفرد تھا علم میں ان کا مقام قلب میں تھی الفت خیر الانام !  
اس حقیقت کو کیا سمجھیں گے عوام معرفت کے گنج پنہاں چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ

مشغلہ تھا ان کا تدریس حدیث بالیقین تھے مفتی، شیخ الحدیث  
بھاگتا تھا ان سے ہر نفس خبیث چل دیئے رازی دوراں چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ

مشغلہ تھا پاک ان کا یہ مدام دن کو تدریس علم شب کو قیام!  
معرفت کا منبع تھا ان کا کلام تھے غزالی زماں وہ چل دیئے!

حضرت سید جلال الدین شاہ

عمر بھر جن سے رہا راز و نیاز وہ ہیں حضرت مولینا محمد نواز  
یا الہی انہیں دے عمر دراز دے کر ان کو داغ ہجراں چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ

جانشین بنے ان کے مظہر قیوم پیکر صدق و صفا بحر علوم!  
اور ہیں محفوظ الحق اہل فہوم چھوڑ کر انوار و عرفاں چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ

سالک خستہ یہ ہے ان کا کرم ان کی شاگردی میں ہے ثابت قدم  
اور دل میں ان کی الفت دم بدم چل دیئے سوئے جتاں وہ چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ



## حکیم فتح محمد ساقی جلالی نصیر پورکلاں، سرگودھا

اے طور بہ یکتا زماں!

علامہ بحر بے کراں!

مہدی وہادی سالکاں!

تفریح گاہے مومنناں!

ہے مبتدیوں کی صدا

خوابوں میں ہی بخشو لقا!

اے نعمت رب کریم عرفاں کے چاروں سلسلے

تھا ہم پہ تو فضل عظیم تجھ کو خزانے سب ملے

اے صاحب جنت نعیم کرتے تھے جو شکوے گلے

علامہ خلیق و فہیم وہ بھی جنازے میں ملے

اے نائب احمد رضا ہم بھی ہیں تیرے گدا

کس کو سنائیں التجا! اے سید اہل سخا

گوشہ نشینی میں حضور اے جانشین شاہ چراغ

نقشے بنائیں گے ضرور نور میں روشن دماغ

اشکوں سے ہے ان کا ظہور گل لالہ کے سینے میں داغ

قابو سے دل نکل گیا فرقت سے تیری ہے شہا

تصور ہے آقا بس تیرا اس قید سے کچھ رہا

اے انتخاب شرقپور اے حضرت سردار احمد کے مراد

تعبیر خواب شرقپور اے زندہ جاوید دائم زندہ باد

تخفہ نواب شرقپور مل گئی فطر صلاحیت پہ تجھ کو اعلیٰ داد



نور مہتاب شرقپور چاشنی جسکی رہے گی تاقیامت ہم کو یاد  
 اے کیلوی بادصبا قادری چشتی خزانہ ان سے تجھ کو مل گیا  
 دل کا مرا غنچہ کھلا اسیے محبت سے مجھے بھی جام الفت دو پلا  
 عرفان نور الحسن کی تم ہو نظیر  
 بحر علم سردار احمد کے بشیر  
 سہروردی افق پہ بدر منیر  
 خلف الرشید ہوں تیرے آقا ہمارے دستگیر  
 آقا تیری توصیف کا مجھ سے ہو کیسے حق ادا  
 جب تو ہے نور مصطفیٰ بن علی الرضی

## حافظ محمد اشرف آصف فاضل جامعہ بھکھی شریف

درس حدیث کا دنیا کو پڑھایا تو نے  
 عے عشق مصطفیٰ ﷺ ہر ایک کو پلایا تو نے  
 جو تھے تشنہ برسوں سے میرے آقا  
 جن کی گھٹی میں جہالت تھی ازل سے  
 قعر مذلت میں جو ذلت کا قرین تھا  
 طریقت کے افق پر حقیقت کا قمر تو  
 شریعت کے بحر سے طریقت کی نہر تو  
 عرفان کی گلی میں رحمان کا ولی تو!  
 فردوس کا راہی تو حق کا سپاہی تو  
 باطل کے طوفان میں کفر کے رجحان میں  
 اس خطہ پنجاب کو اس نور مہتاب کو  
 ڈنکا قرآن کا عالم میں بجایا تو نے  
 ریاض عشق ہر دل میں لگایا تو نے  
 ان کی پیاس کو اک پل میں بجھایا تو نے  
 پکڑ کر کف سے عالم بنایا تو نے  
 ثریا کی رفعتوں پہ پہنچایا تو نے  
 چراغ رشد و ہدایت ہر سمت جلایا تو نے  
 چشمہ فیوض کا دہر میں بہایا تو نے  
 نظام معرفت کو بہتر چلایا تو نے  
 عدو کو لکار کر پیکار سے بھگایا تو نے  
 نبی کے جھنڈے کو اونچا لہرایا تو نے  
 بریلی کے قلعے سے آکر جھگایا تو نے



ان کے مقدر کا ستارہ کتنا ہی بلند ہے میرے آقا جنہیں اپنا بنایا تو نے  
 خود تو معراج کی دیدار پا گئے ہو! مثل کور ہمیں پیچھے رلایا تو نے  
 ہم دل مضطر لو یوں قرار دے لیتے ہیں فقط اک ساعت کے لیے چہرہ چھپایا تو نے  
 عقیدت کا ہار لے کر اشرف بھی آگیا ہے  
 ہودے گی میری بخشش جو گلے میں سجایا تو نے

## نذرانہ عقیدت بخضور جناب سیدی و مرشدی حافظ الحدیث

### حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب

کئی جاہل اس پڑھ بے علماں نون سید علم اے خوب پڑھا دتا  
 شرق غرب جنوب شمال تائیں سید عالمنا جاں وچھا دتا  
 لے کے وچہ آغوش نجساں دی سبق عشقدا شیخ پڑھا دتا  
 جہات نظر کرم دی پا کے تے مردہ دلاں نون پیر جوا دتا  
 حافظ مسلک رضا دا بن کے تے ڈیرہ وچہ مکھی دے لا دتا  
 شرع معرفت توحید دا درس دیکے محدث اعظم دا نقشہ وکھا دتا  
 طلبگار دیدار نون پے ترن سید لمں وچھوڑا اے پا دتا  
 گیا ٹر شیخ محدثاں دا ڈیرہ وچہ بہشت دے لا دتا  
 سید حافظ عالم باعمل مفتی اعظم استاد صحاح ستہ  
 شرف بخش کے بیعت دا عالمانوں پیر رنگ تے رنگ چڑھا دتا  
 تڑپے جگر تے نظر فریاد کر دی نجساں یاد ورد کما دتا  
 دیو دیدار نذیر نون یا حضرت کیوں کھ تے پردہ جے پادتا  
 (حافظ نذیر احمد بھیرودوال)



## منقبت حضرت حافظ الحدیث

سید بادشاہ پیشوا پیر کامل بیٹھا جھنڈے اسلام دے لا <sup>بھکھی</sup>  
 ہمرکاب جامی تے ہم نام رومی مرحبا ہادی با صفا <sup>بھکھی</sup>  
 سر پیر تک جس دی حیات اطہر پاکباز سیدراہنما <sup>بھکھی</sup>  
 وڈے وڈے علیم فہیم فاضل بیٹھے ہوئے نیں سنیس نوا <sup>بھکھی</sup>  
 حضرت کیلیا نوالے جس موج ماری اوہا وگدا پیا دریا <sup>بھکھی</sup>  
 حضرت شیر ربانی دے جلویاں تھیں پاکستان وچ جلوہ نما <sup>بھکھی</sup>  
 جیکر ملی شفا تے یا حضرت حاضر ہووساں ادب بجا <sup>بھکھی</sup>  
 دائم قسم رب دی ایہہ گل سچی چمکے پیا نور مصطفیٰ <sup>بھکھی</sup>

(جناب دائم اقبال دائم (مرحوم) واسومنڈی بہاؤ الدین)



## سی حرفی

پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب

آستانہ عالیہ مہکھی شریف ضلع منڈی بہاؤ الدین

الف

اللہ وحدہ لا شریک دی حمد پہلاں جس پیدا کن تھیں کل جہان کیجا  
ذات صفات اندر بے مثال ہستی جس دا انت نہ کسے انسان کیجا  
فیر درود حضور دی ذات اتے رب نبیاں دا سلطان کیجا  
عثمانی رحمۃ اللعالمین دی ہستی نوں رب دکھیا ندا نگہبان کیجا

ب

بالی شمع اسلام دی خوب اوہناں سبھ کجھ دین اتے قربان کیجا  
تاہیں اصحابی کا انجوم دا لقب ملیا خود حضور نے جاری فرمان کیجا  
اوہ رحما بینہم دے مظہر بیسن رب بیان ہے وچ قرآن کیجا  
عثمانی نبی دے یاراں دی کی تعریف لکھاں روشن دین دا جہاں شمع دان کیجا

ت

تارے ہین ایہ رشد و ہدایت دے ایڈا ہور کسے دا شان کوئی نہیں  
کشتی نوح دے وانگ مثال دتی ایہاندے منصب دا ہور انسان کوئی نہیں  
اہل بیعت صحابہ دی شان و کھری رتبہ ایہنا ندا ہندا بیان کوئی نہیں  
عثمانی جہڑا ایہنا دے وچ تفریق کرے اوستوں وڈا ہور شیطان کوئی نہیں



ث

ثمر حافظ الحدیث دی صحبت دااے ورنہ میرے جیہا حقیر انسان کوئی نہیں  
پھڑکے جاہل نوں عالم بنا دتا وڈا ایس توں ہور احسان کوئی نہیں  
حضرت دی صحبت وچ جو فیض پایا ہندا لفظاں وچہ بیان کوئی نہیں  
عثمانی انہاندی نسبت دی پونجی ہے کوئی میرے ہور عمل دا ساز و سامان کوئی نہیں

ح

حافظ الحدیث دا ایہہ کرم ہسی دھرتی نوں آپ پسند کیتا  
گوندل بار دی بنجر زمین اتے واہ واہ دین پر چم بلند کیتا  
رہسی <sup>کھکھی</sup> دی دھرتی وی نخر کر دی جو کم ایس فرزند ارجمند کیتا  
عثمانی وانگ شیطان دے رہن گے ہتھ ملدے ناطقہ نجدیاں دا انج بند کیتا

حافظ الحدیث نے <sup>کھکھی</sup> وچ قدم رکھیا تاہیوں جگ دیوچ مشہور ہوئی  
ایہ بستی ہسی گنام پہلاں فیر شہرت بڑی دور دور ہوئی  
نالے لہنوں شرافت دا لقب ملیا نالے فیض دے نال بھرپور ہوئی  
عثمانی سارا فیض ایہ میری سرکار دا اے دیکھو اج <sup>کھکھی</sup> نور رونور ہوئی

ج

جہاندی بانہہ سرکار نے پھڑلئی اے اوہ بڑے ای خوش نصیب ہسن  
نالے ایہناں میں ظاہری اصلاح کیتی نالے الہ روحانی طبیب ہسن  
بارگاہ نبی دے وچ مقبول ہسن نالے رب دے ایہ حبیب ہسن  
عثمانی آپ نے ہل وچ حل کیتے جیہڑے مسئلے بڑے عجیب ہسن



خ

خزاں پئے گئے مہکدے چمن اتے میرے حضرت دا جدوں وصال ہویا  
انج مصیبت دے ٹٹ پہاڑ پے ہر کوئی حالوں بے حال ہویا  
قسم رب دی چہرا پیا چمکدا سی پچھو اوسنوں جنوں جمال ہویا  
عثمانی ایس گل دا بڑا ہے فخر مینوں آخر وقت جنازے میں نال ہویا

د

دنیا ہو حیران پئی آکھے واہ واہ سید ا علمی مقام تیرا  
جہڑا آوے گرویدہ ہو جاندا کیڈا سوہناں انداز کلام تیرا  
دل کردائے رپے دیدار کردے ہر ویلے تے صبح و شام تیرا  
بروز حشر عثمانی دی لاج رکھنا میں وی ادنیٰ ہاں اک غلام تیرا

ذ

ذرا پروا نہیں کیتی اس گلدی بھانوں زیرو زیر حالات ہو گئے  
اپنے موقف تھیں پشاں نہیں ہٹے بھانوں مخالف سارے واقعات ہو گئے  
اپنے اسلاف دی کیتی یاد تازہ واضح زمانے اتے کمالات ہو گئے  
عثمانی بد مذہباں دا بھٹھہ بٹھا دتا بھاری اوہنا ندے نقصانات ہو گئے

ر

رہی مسند تدریس دی فخر کر دی واہ واہ علمی فیض لٹایا سی  
شیر ربانی فیضان دے بن قاسم ڈیرہ وچ بھکھی دے لایا سی  
حقیقت معرفت دے انہاں سمجھائے عقدے نالے رنگ تے رنگ چڑھایا سی  
عثمانی سارا فیض ایہ پیر بخاری دا اے نظر جہاں ندی کنڈن بنایا سی



ز

زینت ایہ اہل سنت دی وسن ایہناں نال ای ساری بہار بیسی  
 فقہادے ایہ پیشوا آہے تے طریقت دے ایہ تاجدار بیسی  
 اس خانوادے دی کی میں صفت کراں کھڑیا پھل وچ جہڑے گلزار بیسی  
 عثمانی ولایت دا ایہ شہباز آہا اتے فقر دا شاہسوار بیسی

س

سید بادشاہ پیشوا پیر کامل ویھو کیویں ایہہ فیض ورتائی جاندا  
 ان پڑھ نکمیاں جاہلاں نوں لا کے سینے نال عالم بنائی جاندا  
 اعلیٰ حضرت دے فیض دا بن ساقی بھر بھر جام محبت پلائی جاندا  
 عثمانی سدا جہان وچ فیض رہسی بوٹا علم دا جیہڑا ایہہ لائی جاندا

ش

شیخ الحدیث نے ایہ فرمایا سی جیہڑ ہستی دی اج مثال کوئی نہیں  
 ہین عالم تے دنیا تے بہت سارے پر شاہ جلال وانگوں با کمال کوئی نہیں  
 معلم تعلیم تے سارے ہی دیوندے میں پھرانج نال برکت مالا مال کوئی نہیں  
 قسم رب دی عثمانی ایہ گل سچی ایس سید جیہا لچپال کوئی نہیں

ص

صدا حق دی ایسی بلند کی تی جے سارا جہان ایہی ہو حیران گیا  
 پیا علم دا وگے دریا بھکھی ماریا غوطہ میں بن انسان گیا  
 شان و شوکت انوکھڑی دیکھ کے تے ایہوں نس ای نجدی شیطان گیا  
 عثمانی سید دے مٹھڑے بولاں توں ہر بندہ ای ہو قربان گیا



ض

ضرب خلق دی ماری اکواری جنہوں اوہ بندہ سدھا تیر ہويا  
 عشق رسول نال انج بھر پور کیتا غیراں لئی اوہ وانگ شمشیر ہويا  
 جہندے تے نظر سرکار نے کر دتی اوہ انسان مڑ روشن ضمیر ہويا  
 عثمانی کیدا رب نے کرم کیتا توں اس در وا آن فقیر ہويا

ط

طریقہ تدریس دا کوئی انوکھڑا سی جملے وچ خلاصہ سمجھاؤندے سن  
 ہر کسے دی انہاں فریاد سنی بڑی دوری دوری لوکی آؤندے سن  
 آہے منہ مبارک چوں پھل جھڑدے جدوں آپ زبان ہلاؤندے سن  
 عثمانی ایہ الاؤندے سن چین آؤندے سن سارے دکھڑے ای بھل جاؤندے سن

ظ

ظاہری علم تے واہ سبحان اللہ علم باطنی نال بھر پور ہین  
 قرآن پاک دے جو دستور نے اوہناں دی زندگی دا اوہ منشور ہین  
 نال علوم ایہ مالا مال ہین وچ فنون ایہ نور و نور ہین  
 عثمانی پیر بخاری دے ایہ مقبول ہین تے شیر ربانی دے نظر منظور ہین

ع

عشق نبی دا حضرت نے درس دتا جھنڈا عشق دا خوب جھلا دتا  
 کتیاں بھلیاں نوں راہ پا دتا تے در نبی دے اتے جھکا دتا  
 نجدی اج وی سر نہیں چاسکدے ایسا اوہناں نوں لا جواب کیتا  
 عثمانی اج تائیں شوہدے پئے لوس دے نے انج انہاندا خوب علاج کیتا



## ف

فاطمۃ الزہرا وا لاؤلا سی نالے حیدری دی ایہ تصویر ہسی  
 الحب للہ و البغض للہ دادرس دتا نالے ملداں لئی شمشیر ہسی  
 عقل فہم ادراک نہ جاؤندے اے پہنچیا، جتھے ایہ روشن ضمیر ہسی  
 قسم رب دی عثمانی ایہ گل پچی کوئی ہستی ای بے نظیر ہسی

## ق

قدرتاں رب دیاں واہ سبحان اللہ اوس کی وا کی بنا چھڈیا  
 رحمت رب دی اوہناں تے خاص ہسی کیوں رنگ سیدنوں لا چھڈیا  
 ایہ حضرت وا خاص انداز ہسی اکی گل وچ نکتہ سمجھا چھڈیا  
 عثمانی اس نری بھکھی تائیں سید بھکھی شریف بنا چھڈیا

## ک

کوئی انت ناہیں ہے فیض کتنا میرے حضرت دا وچ سنسار دے  
 منکراں سر تسلیم خم کیتا عقدے کھل دے جد ویکھے اسرار دے  
 کئی وانگ شیطان دے جل گئے نیں کمال ویکھے سید سردار اے  
 عثمانی زمانے نیں جوہر ویکھے میدان تدریس دے شاہ اسوار دے

## گ

کئی بھل گئے وطن مالوف تائیں ایہنا ندی زلف دے جو اسیر ہوئے  
 کوئی انت ناہیں کتنا فیض ملیا ایس در دے جو فقیر ہوئے  
 نال علم دے اوہ مالا مال ہوئے تے میدان عمل دے وچ امیر ہوئے  
 عثمانی آپ دی محفل وچ بہن والے سارے دشمنوں لئی وانگ شمشیر ہوئے



## ل

لیاندا تحفہ ہے میں اشعار اندر بڑی امید اے پسند ضرور ہو سی  
 جیہڑا پڑھے دا اسنوں اکواری دوبارہ پڑھنے اتے مجبور ہو سی  
 لذت اس نون حاصل ضرور ہو سی نالے پڑھ کے اوہ مسرور ہو سی  
 عثمانی بیڑا اوسدائی کدھی پار لکسی جیہڑا شیخ دی نظر منظور ہو سی

## م

میرے حضرت دی استقامت کمال بیسی تے حدوں ودھ استقلال بیسی  
 مسئلہ ہلال وچ حکومت نال لئی ٹکر ہر سال ای ایہو حال بیسی  
 کدیاں مفتیاں میں گھٹنے ٹیک دتے پر نہ جھکیا شاہ جلال بیسی  
 عثمانی رگاں ایہدیاں وچ زہرادا خون بیسی تے غیرت حیدری نال مالا مال بیسی

## ن

نزالی طبیعت حضور دی سی کوئی انوکھڑا انداز بیان بیسی  
 ناں خلق دے سدھا تیر کیتا بھٹکیا ہو یا جو انسان بیسی  
 قال قال رسول زبان اتے ہر ویلے سمجھایا قرآن بیسی  
 عثمانی میں حضرت دا کی کمال دساں کوئی رتبہ عالیشان بیسی

## و

دیکھو بھکھی پنڈ دے بھاگ جاگے ڈیرہ سید نے اتھے لادتا  
 علم و عرفان دانبیا مرکز بھکھی کیڈا سید نے کرم فرما دتا  
 نال عقیدت دے لیندے نیں نان لوکی نال ادب دے سیس جھکا دتا  
 عثمانی پئی ہر پاسے بھکھی بھکھی ہووے ایسا سید نے رنگ چڑھا دتا



و

واردیواں میں جنڈی لکھ واری اپنے شیخ دی ہر ادا اتے  
کئی وانگ پروانیاں جل گئے نیں میرے حضرت دی اک صدا اتے  
ہر اک دی پیاس بھادتی ایہ ساقی بن بیٹھے دریا اتے  
عثمانی بیڑی شوہ دریا وچ ٹھیل دتی رکھ آسرا پاک خدا اتے

ھ

ہندے محفل دے عجب نظارے سن پچھو جہناں لذتاں پائیاں نیں  
ہندی اوہ کیفیت قابل دیدہی گویا رحمت نے جھڑیاں لائیاں نیں  
ہن رہواں گے وقت نوں یاد کر دے پئے گیاں طویل جدائیاں نیں  
عثمانی انہاندی وراثت دیاں پنڈاں مظہر قیوم نے چائیاں نیں

ء

ایہ نجدی نحوست پھیلا رہے ہیں سن ایسے گل دینال و پارہی  
حافظ الحدیث دی <sup>بھکھی</sup> وچ ہوئی آمد اعلیٰ حضرت دا ایہ شاہکارہی  
انہاں نجدیاں دی چنگی جھنڈ بہائی لوکی کہندے کہ کدی کھلا رہی  
عثمانی حافظ الحدیث دی آمد اتھے ایہ انتخاب رب کر دگارہی

ی

یا شاہ جلال لچپال سائیاں فلک فقر دا بدر منیر ہیں توں  
رتبہ سوہنیاں تیرا میں کی دساں علمائے عصر دا مرشد تے پیر ہیں توں  
اہل علم دا بلجاتے ماویٰ ہیں توں نالے دکھیاں دا دنگیر ہیں توں  
عثمانی عالم شاہ دا توہیں لال سوہناں علم و عمل دے وچ امیر ہیں توں



ے

یاد رکھنی ضروری تاریخ یارو جدوں میں ایہ شعر بنائے بیسن  
سن اکانوے تے مہینہ پنجواں دن ریمانڈے اتوں آئے بیسن  
سی حرفی دے وچ تیار کتے فیر پڑھ کے میں سنائے بیسن  
عثمانی نے پیروی شان اندر ایہ شعر اندر ہار سجائے بیسن

### منقبت

تیرے وسدا رہوے دربار تے بھکھی دیا لچپالا  
توں ہیں حیدر دا دلدار تے بھکھی دیا لچپالا  
سوہنی سوہنی ایہ صورت نورانی شیر ربانی دا ایہ دل جانی  
توں ہیں سید سردار تے بھکھی دیا لچپالا  
سوہنا سید نرالا آیا زیرہ وچ بھکھی دے لایا  
سوہناں حیدر دی تلوار تے بھکھی دیا لچپالا  
جھنڈا عشق دا خوب جھلایا واہ واہ رضوی رنگ چڑھایا  
ایہ اعلیٰ حضرت دا ہے شاہکار تے بھکھی دیا لچپالا  
ایہ نائب ہے پیر کیلانی تے محبوب ہے شیر ربانی  
محدث اعظم دا ہے دلدار تے بھکھی دیا لچپالا  
جو وی در تیرے تے آیا اوہنوں ملیا فیض سوایا  
ہر اک نون دتا تاں تار تے بھکھی دیا لچپالا  
ہر کسے دا درد وٹھایا تاں دکھیاں نون سینے لایا  
کیڈا سوہناں سخی غمخوار تے بھکھی دیا لچپالا  
اک وار جو بھکھی چوں لنگھیا اوہنوں رنگ توحید چ رنگیا



دتے اس دے بخت سنوار تے <sup>بھکھی</sup> دیا لچپالا  
 سدا درس حدیث سنایا واہ واہ علمی فیض لٹایا  
 ایہ گل من گئے نیں اغیار تے <sup>بھکھی</sup> دیا لچپالا  
 سوہنا ہر فن وچ ہے لاثانی ہے اسلاف دی سید نشانی  
 بیسی اعلیٰ حضرت دی یادگار تے <sup>بھکھی</sup> دیا لچپالا  
 میرے حضرت دا رتبہ عالی جو وی آیا گیا نہ خالی  
 لکھ وار میں ہواں نثار تے <sup>بھکھی</sup> دیا لچپالا  
 عثمانی اتے ایہ رب دا انعام ایں اس در دا توں بنیا غلام ایں  
 دن حشر نوں دیویں سوہنا تار تے <sup>بھکھی</sup> دیا لچپالا  
 تیرا وسدا رہوے دربار تے <sup>بھکھی</sup> دیا لچپالا  
 توں ہیں حیدر دا دلدار تے <sup>بھکھی</sup> دیا لچپالا

### درشان حافظ الحدیث

پیر میرا ہے جگ توں سوہناں تے سوہنی صورت نورانی  
 ڈیرہ <sup>بھکھی</sup> دے وچ لائی بیٹھا سوہناں حیدر دا دل جانی  
 پیر میرے دی شان نرالی تے رتبہ بہوں اچیرا  
 میں غریب دی کلی اندر پا اکواری پھیرا  
 ناں اینہاندا جلال الدین ایں تے حسوں نسبوں عالی  
 ہر اک دی پیاس بجھائی جاندا سوہنا <sup>بھکھی</sup> دا ایہ والی  
 وچ <sup>بھکھی</sup> دے ڈیرہ لایا سوہنے سید ذیشان ایں  
 عثمانی اج <sup>بھکھی</sup> <sup>بھکھی</sup> پئی ہووے سارا سید دا احسان ایں  
<sup>بھکھی</sup> پنڈ دے دیکھو بخت جاگے اتھے سید نے ڈیرہ لایا



عالم شاہ دا ہے ایہ لال سوہنا کیڈا اس نے کرم کمایا  
 سیرت صورت وچ نرالا تے سوہنی شکل نورانی  
 خالی موڑے نہ در تے آیاں نوں ایہ نائب شیر ربانی  
 علم و عمل دے وچ لاٹانی فقہا دا سید امام این  
 منہ مبارک چوں پھل نے جھڑ دے جدوں کردا سید کلام این  
 حسوں نسبوں ہے ایہ عالی تے اچیاں شاناں والا  
 درد منداں نوں کول بٹھا کے نے درد ونداون والا

## درمدح

بیر طریقت رہبر شریعت جانشین حضرت حافظ الحدیث حضرت صاحبزادہ

سید محمد مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی آستانہ عالیہ بھکھی شریف

مظہر قیوم دا رتبہ بلند ہے جی حافظ الحدیث دا فیض ورتائی جاندا  
 سیرت صورت وچ حضرت دے مظہر نہیں قون آپ دا خوب نبھائی جانا  
 جانشینی دا حق ادا کیجا نالے دین دا ڈنکا وجائی جاندا  
 عثمانی ہے قادری فیض ورتائی جاندا تے نقشبندی رنگ چڑھائی جاندا

☆☆☆

مظہر قیوم دی جگ وچ دھم پئے گئی شاہ جلال دا ہے ایہ لال سوہناں  
 گفتار رفتار وچ سگوں باپ وانگوں سیرت صورت وچ بے مثال سوہناں  
 ہے مشہدی سید کمال سوہناں نالے نبی دی ہے ایہ آل سوہناں  
 در تے آیاں نوں خالی موڑ دا نہیں عثمانی ہے سید بڑا لچپال سوہناں

☆☆☆



معمولات ایہنا ندے جے ویکھئے تے ہین حضرت دی ایہ تصویر دسدے  
 ہر کسے دینال نبھا کر دے سگویں باپ دے وانگوں دلگیر دسدے  
 علم و عمل نال پہلے ای بھرپور بیسن ہین فقر وچ اج امیر دسدے  
 عثمانی ایہ مظہر قیوم سید ہین والد دی عملی تفسیر دسدے

☆☆☆

نسبت شیر ربانی دا امین بیٹھا جہڑا مظہر قیوم سردار سید  
 ہر کسے دا درد وٹا وٹا اے نالے دکھیا ندا غمخوار سید  
 ایہ حسوں نبسوں عالی اے ہے فقر دا شاہ اسوار سید  
 عثمانی بد مذہباں لئی جے ویکھئے تے ہے حیدر دی تلوار سید

☆☆☆



باب ششم

ختم پاک و وظائف جلالیہ



## شجرہ مبارک نقشبندیہ مجددیہ نوریہ جلالیہ

بخش دے یارب تجھے اپنی سخاوت کا واسطہ  
 صدق دے یارب مجھے صدیق اکبر کے لئے  
 حضرت قاسم کا صدقہ میری بگڑی کو بنا  
 رکھ مجھے پاعافیت بہر جناب با یزید  
 بوعلی کا واسطہ کر دے میری مشکل کو حل  
 بہر یوسف قید عم سے دہر میں آزاد کر  
 حضرت عارف کے صدقے میں مجھے عرفان دے  
 واسطہ خواجہ علی کا فقر درویشانہ دے  
 اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلال  
 دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدین کا  
 دے میرے دل کو سکون یعقوب چرخنی کے طفیل  
 حضرت عابد کے صدقہ میں مجھے زاہد بنا  
 خواجہ املنگی کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا  
 شیخ احمد کے لئے غیروں کی منت سے بچا  
 حضرت معصوم کا صدقہ دکھا دے کوئے رسول  
 واسطہ عبد الاحد کا الحماک ارض و سما  
 کھول دے دل کی کلی بہر سعید نامدار  
 اے خدا بہر جناب خواجہ حنفی پار سا  
 بخش دے شیخ محمد کے لئے میری خطا  
 واسطہ خواجہ زماں کا دے مجھے ذوق فنا  
 اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسین  
 حشر میں جب ہو تیرے دربار میں میرا قیام  
 بہر حضرت میر صادق صاحب صدق و صفا  
 رحم فرما شافع روز جزا کا واسطہ  
 فقر دے سلمان محبوب پیغمبر کے لئے  
 حضرت بعفر کا صدقہ دے میرے دل کو ضیاء  
 بو الحسن کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید  
 دے مجھے عمل طریقت اور توفیق عمل  
 عبد خاق کے لئے عقبی میں مجھ کو شاد کر  
 حضرت محمود کا صدقہ مجھے ایمان دے  
 واسطہ بابا سماں کا دل دیوانہ دے  
 حرص نیا کو مرے بت خانہ دل سے نکال  
 کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدین کا  
 حضرت ابرار کے صدقے دکھو دے دل کا میل  
 حضرت درویش کے صدقہ میں دے فکر و غنا  
 حضرت باقی کا صدقہ دے بقا بعد الفنا  
 صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا  
 بس رہی ہے جس میں لب تک بوئے گیسوئے رسول  
 کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا  
 تاکہ میرے گلشن امید میں آئے بہار  
 وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا  
 واسطہ خواجہ ذکی اپنی الفت کر عطا  
 " بہر احمد قبر میں نور احمد کی ضیاء  
 دے میرے بے چین دل کو دنیا میں چین  
 ہاتھ میں ہو میرے دامان نبی ﷺ بہر امام  
 سرخورد رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا



دے مجھ کو علم و حیا رزق و شفا صبر و غنا  
 اہل کر دے مجھ پر قبر و حشر کا مسخ  
 دور کر دونوں جہان میں دل سے میرے ہر ملال  
 وقت آخر ہو میری آنکھوں میں روئے مصطفیٰ  
 حشر تک آباد ہو نور کا یہ گلستان  
 بہرہ ور ہوں مقتد دین کی پہچان سے  
 کفر کو برباد اور اسلام کو آباد کر

واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیر الدین کا  
 یا الہی از پئے شیر محمد نور - جہاں  
 سیدی نور الحسن کے واسطے اے ذوالجلال  
 واسطے سید جلال الدین کے اے کبریا  
 از پئے شاہ جلال الدین اے ربّ جہاں  
 یا الہی مظہر قیوم کے فیضان سے  
 یا الہی صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر

### شجرہ مبارکہ قادریہ رضویہ جلالیہ

یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے  
 کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے  
 علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے  
 بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے  
 جند حق میں گن جنید با صفا کے واسطے  
 ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے  
 بو الحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے  
 قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے  
 بندہ رزاق تاج الاصفاء کے واسطے  
 دے حیات دین محی جانفرا کے واسطے  
 دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے  
 بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے  
 شہ ضیاء مولا جمال الاولیاء کے واسطے  
 خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے  
 عشق حق دے عشقی عشق انتہا کے واسطے  
 کہ شہید حق حمزہ پیشوا کے واسطے

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے  
 مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے  
 سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے  
 صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر  
 بہر معروف و سری معروف دے بخود سری  
 بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا  
 بو الفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد  
 قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا  
 احسن اللہ لہم رزقا سے دے رزق حسن  
 نصرابی صالح کے صدقہ صالح و منصور رکھ  
 طور عرفان و علود حمد و حسنی و بہا  
 بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر  
 خانہ دل کو ضیاء دے روئے ایمان کو جمال  
 دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے  
 دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات دے  
 حبّ اہل بیت دے آل محمد صلی اللہ علیہم کے لئے



دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کر پر نور کر  
 دو جہاں میں خادم آل رسول کر  
 کر عطا احمد رضائے احمد مہل مجھے  
 حامد و محمود اور حماد و نوری کر مجھے  
 یا الہی سر در احمدیہ پہ ہو وقت اجل  
 حشر تک شاہ جلال الدین کا یا رب ہمیں  
 لخت جگر سیدی شاہ جلال الدین شاہ  
 صدقہ ان عیان کا دے چہ عین علم و عمل

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

## شجرہ مبارک نقشبندیہ چراغیہ جلالیہ

با عیم الفضل ذات بقا کے واسطے  
 اس شفیع المذنبین و رحمۃ اللعالمین  
 ہو عطا مسکین کو یا رب ترک ماسوا  
 فارسی سلمان و قاسم جعفر صادق امام  
 نیش نفس سرکش و بدکیش سے رکھنا بچا  
 اور خواجہ عبد الحلق خواجہ عارف بخت  
 یعنی آن حضرت عزیزاں کہ را معینی  
 حضرت بابا سماسی سید میر کلال  
 خواجہ اکبر بخاری یعنی شاہ نقشبند  
 شہباز لا مکاں اور طائر باغ وصال  
 عشق اپنے میں ترقی بخش مجھ کو ربنا  
 دن بدن ہو یا الہی اتحاد و رابطہ  
 خواجہ زاہد محمد خواجہ درویش ولی  
 حضرت باقی باللہ خواجہ ہمت بلند

رحم کرنا مجھ پہ ختم الانبیاء کے واسطے  
 صاحب عالی مناقب والضحیٰ کے واسطے  
 حضرت صدیق ذوالفضل و عطا کے واسطے  
 با یزید و بوالحسن ذوالاقتیاء کے واسطے  
 بو علی اور یوسف صاحب صفا کے واسطے  
 خواجہ محمود عزیز الاقتیاء کے واسطے  
 عالم اکمل شیر جود و سخا کے واسطے  
 اور بہاؤ الدین امیر خورجہا کے واسطے  
 نور چشم اس شہید کربلا کے واسطے  
 حضرت عطار علاؤ الدین با صفا کے واسطے  
 خواجہ یعقوب چرخنی بے ریا کے واسطے  
 پیر سے خواجہ عبید اللہ ہا کے واسطے  
 خواجہ ملکنی محمد مقتداء کے واسطے  
 اور مجدد الف ثانی با خدا کے واسطے



یعنی سر ہندی شہ کشور کشا کے واسطے  
 خواجہ معصوم تارک ما سوا کے واسطے  
 حجۃ اللہ اور زبیر اولیاء کے واسطے  
 پیر بخشے ہیں خدا اس بے نوا کے واسطے  
 کان ہیں فیضان کی خلق خدا کے واسطے  
 شاہ قطب الدین حیدر مقتداء کے واسطے  
 شاہ جمال اللہ آں صاحب رضا کے واسطے  
 سید عیسیٰ چوں عیسیٰ فی السماء کے واسطے  
 اور شیر نور محمد پارسا کے واسطے  
 والی تیرہ ذی نور و ضیاء کے واسطے  
 شاہباز اوج عرفاں با وفا کے واسطے  
 اور حاجی گل بھی ہے مرد خدا کے واسطے  
 مالک ملک یقین داعی حدی کے واسطے  
 اے خدا کراحم اس مرد خدا کے واسطے  
 شاہ جلال الدین تاج اولیاء کے واسطے  
 مظہر قوم پیر پارسا کے واسطے  
 کر قبول ان کی شفاعت مجھ گدا کے واسطے

جو اولوالعزموں کے درجے پر ہوئے نائب جناب  
 آتش حرص و ہوا کو سرد کر دل سے میرے  
 جملہ دشواری و خواری حشر کی آسان ہو  
 شکر ہے لاکھوں کہ یہ ہر چار قیوم زماں  
 یعنی فاروقی و سر ہندی غوث حق  
 دولت صبر و قناعت ہو عنایت تادرا  
 اے خدا تیری رضا کی التجا رکھتا ہوں میں  
 یہ دل سدا زندہ رہے اے شاہ کون و مکاں  
 بہر بابا ولی اللہ جو فیض اللہ تھے  
 قبلہ عالم جناب اور کعبہ دنیا و دیں  
 جو کس حضرت لگانا کی شہ عالی مقام  
 جن کا نام نامی ہے فقیر محمدی  
 سرخروئی دو جہاں یا رب ہو میرے نصیب  
 شاہ جماعت علی شاہ صاحب جو کہ ہیں سید ولی  
 خانہ دل کو بنا دے جلوہ گاہ معرفت  
 دونوں عالم میں مجھے حاصل ہو نور بندگی  
 ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں دربار میں

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین



## طریقہ ختم شریف

برائے حصول ثواب و فاتحہ خوانی اور فوت شدگان کی ارواح کو ایصال ثواب کی خاطر بزرگان دین، علماء کرام و آئمہ کرام کا طریقہ یہ ہے کہ تلاوت قرآن پاک یا اذکار کے بعد قرآن پاک کی چند سورتوں کی مختلف مقامات سے تلاوت کرنے کے بعد دعائے خیر کی جاتی ہے۔ جسے ختم شریف کہا جاتا ہے جو کہ مستحسن و مستحب ہے اور مرحومین کیلئے باعث نجات ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا یتوی اصحاب النار واصحاب الجنة اصحاب الجنة هم  
الفائزون ۵ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرايته خاشعا متصدعا من  
خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون ۵ هو الله الذي  
لا اله الا هو علم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم ۵ هو الله الذي لا  
اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار  
المتكبر سبحان الله عما يشركون ۵ هو الله الخالق الباري المصور له  
الاسماء الحسنی يسبح له ما في السموت والارض وهو العزيز  
الحكيم ۵

یا قرآن پاک کی کسی سورۃ کا کوئی رکوع پڑھیں۔

اذکار قادر یہ مجددیہ

(۱) ذکر ناسوتی و نفی اثبات۔

100 بار

لا اله الا الله محمد رسول الله

100 بار

(۲) ذکر ملکوتی۔ الا الله



100 بار

(۳) ذکر لا ہوتی۔ اللہ باکھی و تصور شیخ

100 بار

(۴) ذکر جبروتی۔ اللہ بالجہر ضرب شدید

100 بار

(۵) ذکر لا ہوتی۔ ہو

100 بار

(۶) ذکر عروجی۔ اللہ ہو

100 بار

(۷) ذکر نزولی۔ ہو اللہ

(۸) ذکر عجز و انکساری۔ انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو 11 بار

11 بار

(۹) حبسی ربی جل اللہ مافی قلبی غیر اللہ

11 بار

(۱۰) لا موجود فی الکوین الا هو لا مقصود فی الکوین الا هو

آخر میں بابرکت کلمات سوز و گداز سے پڑھیں۔

3 بار

الہی مقصود من توئی و رضائے تو

محبت و معرفت خود بدہ

ہی اللہ چوں گدائے مستمند

المدد خواہیم ز شاہ نقشبند

اهدنا الصراط المستقیم

تمام وظائف کے پڑھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھیں۔

اللہم صل علی محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد معدن

الجود و الکرم منبع العلم و الحلم و الحکم و باریک و سلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر 1 ختم خواجگان نقشبند علیہم الرضوان

سورۃ الفاتحہ شریف 7 بار درود شریف 100 بار

سورۃ الم نشرح شریف بمعہ بسم اللہ 79 بار



سورة الاخلاص شریف معہ بسم اللہ 1000 ہزار مرتبہ

سورة فاتحہ 7 بار درود شریف 100 بار

يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ 100 بار

يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ 100 بار

يَا دَافِعَ البَلِيَّاتِ 100 بار

يَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ 100 بار

يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ 100 بار

ختم مبارک حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تاجدار بغداد شریف۔ درود شریف

اول و آخر سو سو بار حُسْبِنَا اللّٰهَ وَنِعْمَ الْوَكِيلَ 500 بار

ختم مبارک حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بخارا شریف درود شریف 100 بار

يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِ كُنِّي بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ 500 بار درود شریف 100 بار

ختم مبارک قیوم اول امام ربانی خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند

شریف لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ 500 بار اول آخر درود شریف سو سو بار

نوٹ: 99 بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اور 100 ویں بار کَمَلِ الْعَلِيِّ

الْعَظِيمِ سمیت پڑھیں۔

ختم مبارک معصومیہ حضرت عروۃ الوثقی قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم

فاروقی مجددی قدس سرہ سرہند شریف اول و آخر درود شریف 100' 100 بار

درمیان میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ 500 بار

نوٹ نمبر 1: ان ختمات مبارکہ میں یہ درود شریف ماہی پڑھا جائے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نوٹ نمبر 2: ان ختمات شریف کے اختتام پر یہ یہ بابرکت کلمات بھی سوز



وگداز سے پڑھے جائیں۔

الہی مقصود من توئی ورضائے تو

محبت و معرفت خود بدہ  
شیتا لله چوں گدائے مستمند

المدد خواہیم ز شاہ نقشبند

اهدنا الصراط المستقیم

ختم مبارک غوثیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

استغفار شریف 111 بار درود شریف 111 بار

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ 111 بار خُدیدی شیتا 111 بار یا حضرت  
شیخ عبد القادر جیلانی المدد 111 بار

سورة الم نشرح یا باقی أنت الباقي یا شافی أنت الشافی

111 بار 111 بار 111 بار

یا حضرت شیخ مجی الدین مشکیل کشا بالخیر 111 بار

یا حضرت غوث اغثنی یا ذن الله 111 بار

سهل فسهل یا الہی کل صعب بحرمت

سیدالابرار 111 بار

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن

یا شیخ عبدالقادر 110 بار سورة الفاتحة 111 بار

سورة یسین شریف 1 بار قصیدہ غوثیہ مبارکہ 1 بار



# دُرُودِ تَاجِ

درودِ تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو صاحب

التَّاجِ وَالْبُعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعِلْمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ

تاج و معراج اور براق والے اور جہنڈے والے ہیں جن کو کبھی سے بلا،

الْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْهَرَضِ وَالْاَلِمِ اسْمُهُ مَكْتُوبٌ

وباء، قحط، مرض اور دکھ دور ہوتا ہے آپ کا اسم گرامی لکھا گیا

مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ مَنفُوشٌ فِي اللّٰوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ

بلند کیا گیا قبول شفاعت کیا گیا اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ

الْعَرَبِ وَالْعَجْمِ جِسْمُهُ مَقْدِسٌ مَعَطَّرٌ طَهْرٌ

عرب و عجم کے سردار ہیں آپ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ

مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الصُّحٰى بِدْرِ الدُّجٰى

اور بیت اللہ و حرم پاک میں منور ہے۔ آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات کے ماہ



صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ الْوَرَى صَبَاحِ

بلندیوں کے صدر نشین، ہدایت کی راہ کی روشنی، مخلوقات کی پناہ کی جگہ، اندھیروں کے

الظلمِ جَمِيلِ الشِّيمِ شَفِيعِ الْأُمْرِ صَاحِبِ الْجُودِ

چراغ، نیک طریقوں کے مالک، اُمتوں کی شفاعت کرنے والے، بخشش و کرم سے

وَالكِرْمِ وَاللَّهِ عَاصِمُهُ وَجَبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرْقِ

موصوف ہیں اللہ آپ کا نگہبان، جبریل آپ کی خدمت کرنے والے، براق آپ

مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجِ سَفْرَةُ وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ

کی سواری معراج آپ کا سفر، سدرۃ المنتہی آپ کا مقام

وَقَابِ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْبَطْلُوبِ مَقْصُودُهُ

اور قرب خداوندی ہیں، قاب قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ کا مقصود ہے

وَالْمَقْصُودِ مَوْجُودُهُ لَا سَيِّدِ الْهَرَسَلِيِّنَ خَائِمِ

اور مقصود آپ کو حاصل ہے۔ آپ رسولوں کے سردار، نبیوں میں سے

النَّبِيِّنَ شَفِيعِ الْمَذْنُوبِينَ أَنْبِيسِ الْغَرِيبِينَ

پیچھے آنے والے، گنہگاروں کے بخشوانے والے، مسافروں کے غم خوار

رَحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ رَاحَةِ الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشَاقِقِينَ

دُنیا جہان کے لیے رحمت عاشقوں کی راحت مشتاقوں کی مراد



ثُمَّ سِ الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السُّلُوكِ مِصْبَاحِ

خدا شناسوں کے آفتاب ، اللہ کی راہ پر چلنے والوں کے چراغ ، مقررین

الْمُقَرَّبِينَ مَحَبَّتِ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسْكِينِ

کے رہنما ، محتاجوں ، غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے

سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدِنَا

جن و انس کے سردار: حرمین کے نبی دو تولوں قبیلوں (بیت المقدس کعبہ کے پیشوا اور دنیا

فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مَحْبُوبِ رَبِّ

دو آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ وہ جس رُتے قاب قوسین پر فائز ہیں۔

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جِدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے

مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ

جدا مجد اور ہمارے اور (تمام) جن و انس کے آقا ہیں یعنی ابی القاسم محمد بن عبد اللہ جو اللہ کے

عَبْدِ اللَّهِ نُورِ بْنِ نُورٍ وَاللَّهُ يَأْتِيهَا الْمَشَاقِقُونَ بِنُورِ

نور میں سے ایک نور ہیں۔ اسے نور جمال محمدی کے چاہنے والو!

جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْبِرُوا وَسَلِّمُوا سَلَامًا

آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر درود و سلام بھیجیے جیسے بھیجئے کا حق ہے



## ۲۱۔ قصیدہ غوثیہ

قصیدہ غوثیہ بحر معرفت میں ڈوبے ہوئے اشعار ہیں جو حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی پرواز معرفت کے ترجان ہیں۔ یہ قصیدہ آپ کی زبان حق سے اس وقت جاری ہوا جب کہ آپ عشق الہی میں مستغرق تھے اور ذات حق کے جلو میں جذب تھے اور مقام وصل میں گم تھے اور آپ نے وہ باتیں کہہ دیں جہاں بندے کی زبان پر رب بولتا ہے۔ یہ قصیدہ عرفان الہی کا گوہر نایاب ہے اس کا ایک ایک لفظ بحر حقیقت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس لیے جو شخص اس قصیدے کا ورد کرے گا وہ بھی اللہ کی معرفت میں رنگا جائے گا اور اسے قرب الہی حاصل ہوگا اس کے فوائد بے پناہ ہیں۔ یہ کلام بے نظیر و پُر تاثیر قضائے حاجات و حل مشکلات دینی و دنیاوی اور حصول فیوض ظاہری و باطنی کے لیے اکیس صفت اور تیر بہدف اور خاص الخاص محترَب و درِ اولیاء اللہ ہے۔ اس کا ورد کرنے سے حُب الہی و عشق مصطفائی کے نورانی شعلے دل میں پیدا ہوں گے۔ عرفان و قرب حق اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصل و دیدار اس کی برکت سے نصیب ہوگا۔ حضور غوث پاک اور تمام اولیائے عظام کی زیارتیں ہوں گی نعمت دیدار جمالِ بے مثال حضور محبوب عطا ہوگی ہر قسم کی دینی و دنیاوی اور ظاہری و باطنی نتموں سے جھولیاں بھریں گی۔ ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتحیابی حاصل ہوگی اس کا ورد کرنے سے سسکارِ محبوبِ سبحانی کی خاص الخاص نسبت حاصل ہوتی ہے اور طالبِ حق بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے اور منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے۔



منازل طریقت میں ترقی اور پرواز کی خاطر قصیدہ غوثیہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک خلوت کا مقام مقرر کیا جائے اور وہاں بعد نمازِ عشر با وضو قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر ۴۱ مرتبہ قصیدہ غوثیہ پڑھے اور چالیس روز تک اسی طرح وظیفہ کرے اس کے بعد سات دن کا ناغہ کرے پھر پہلے کی طرح چالیس روز تک دوبارہ قصیدہ غوثیہ پڑھے اس طرح گیارہ چلے مکمل کرے ان شاء اللہ اس کلام کی برکت اور تاثر سے اس پر معرفتِ الہی کے دروازے کھل جائیں گے اور صاحبِ مشاہدہ بن جائے گا۔ اگر پہلے ہی صاحبِ مشاہدہ ہو تو اس پر بے شمار اسرارِ الہی کا ظہور ہوگا۔

اگر کوئی شخص اس کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پانی کے کنارے جاتے با وضو ہو کر دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اس کے بعد کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ قصیدہ پڑھے اس کے بعد درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اس طرح چالیس دن تک کرے یہ وظیفہ زوالِ آفتاب کے بعد اور غروبِ آفتاب سے پہلے کسی وقت کر سکتا ہے۔ اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور بعد میں روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شاء اللہ قصیدہ غوثیہ کے فیوض و برکات اور انوارات ہمیشہ حاصل رہیں گے۔

اس قصیدہ کو روزانہ وظیفہ کے طور پر ایک مرتبہ پڑھ لینا دینی و دنیوی فیوض و برکات کے لیے بہت مفید ہے۔ قصیدہ کو ہمیشہ پڑھنے والا اپنی ہر دلی مراد کو پائے گا، مخلوق پر تسخیر حاصل ہوگی، عزت میں اضافہ ہوگا بے پناہ سکون قلب حاصل ہوگا۔ بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہوگا۔ قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوگا۔ ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا گویا کہ اس قصیدہ کی بدولت دینی و



اخروی العامت سے مالا مال ہو جائے گا۔

## قصیدہ غوثیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَقَانِي الْحُبُّ كَأَسَاتِ الْوَصَالِ فَقُلْتُ لِخَيْرَتِي نَحْوِي تَعَالِ

مجھے محبت نے وصل کا جام پلایا میں نے خمار سے کہا نیری طرف آ جا

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُنُوسٍ فَهَيْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْهَوَالِ

شراب محبت تیزی سے آئی پس میں نے خمار محبت کو اپنے غلاموں سے سمجھا

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَهْوًا بِحَانِي وَأَدْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِ

میں نے تمام قطبوں سے کہا کہ تم میرے ساتھیوں میں شامل ہو جاؤ

وَهَلُّوْا وَأَشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِي فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَانِي مَلَالِي

ہمت کرو اور پی لو کہ تم میرا شکر ہو قوم کا ساقی مجھے بہت دے رہا ہے

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي وَلَا نِلْتُمْ عَلْوِي وَإِصْصَالِي

تم نے میری بچی ہوئی شراب پی لی لیکن میرے رتبے اور مقام کو نہ پہنچ سکے

مَقَامِكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَلَكِنْ مَقَامِي فَوْقَكُمْ قَا زَالَ عَالِ

تم سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام تم سب کے اوپر ہے

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحَدِي يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں قرب الہی میں اکیلا ہوں میں تصرف والا ہوں اور میرے لیے ذوالجلال کافی ہے



أَنَا الْبَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

میں تمام مشائخ میں سفید باز ہوں اور میرے جیسا کس کو مرتبہ ملا ہے

كَسَانِي خِلْعَةً بِطَرَا زِعْزَمٍ وَتَوَجَّجَنِي بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے نچھتہ عزم والی خلعت پہنائی اور مجھے کمال کا تاج پہنایا

وَأَطَّلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُوءًا إِلَى

اللہ نے مجھے رازِ قدیم سے مطلع کیا اور میری قدر کی جو مانگا عطا کر دیا

وَوَلَّدَنِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا وَحَكَمَنِي نَافِذًا فِي كُلِّ حَالٍ

مجھے تمام قطبوں پر بالا کیا پس میرا حکم ہر حال میں جاری ہے

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بِحَارِ لَصَارَ الْكُلُّ غُورًا فِي الزُّوَالِ

اگر میں راز کو دریاؤں پر ڈال دوں تو وہ سب خشک ہو جائیں

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ظاہر کروں تو وہ ٹوٹ کر ڈرے ہو جائیں

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ لَخِدَّتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

اگر میں اپنے راز کو آگ پر ڈال دوں تو میرے راز حال سے بجھ کر فاختہ ہو جائے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيِّتٍ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْهُوْلِ تَعَالٍ

اگر میں اپنا راز مُردے پر ڈالوں تو وہ اللہ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ تَهْرُوتُ وَتَنْقِضِي إِلَّا آتَالِي

ہر ہینہ اور زمانہ جو گزرنے کے لیے آتا ہے وہ پہلے میرے پاس آتا ہے



وَتُخْبِرُنِي بِهَا يَا تُرِي وَيَجْرِي وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جِدَالِ

آنے والی بات کی مجھے خبر مل جاتی ہے یہ مجھے اللہ کی طرف سے بلا جھگڑے سے باز آ

مُرِيدِي هُمْ وَطِبُّ وَاشْطَطُ وَغَنِي وَافْعَلُ مَا تَشَاءُ فَإِلَّا سَمُّ عَالِ

اے میرے مرید بلند ہمت ہو خوش ہو غنی رہ جو چاہے کر میرا نام بہت بڑا ہے

مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ رَبِّي عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْهَعَالِ

اے مرید مت ڈر اللہ میرا رب ہے مجھے رفعت ملی اور میں مراد کو پہنچ گیا

طَبْوِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِي

میری شہرت آسمان اور زمین میں ہے اور سعادت کے نقیب مجھ پر ظاہر ہو رہے ہیں

بِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي وَوَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَا لِي

اللہ کا تمام ملک میرے حکم کے تحت ہے اور میرا وقت میرے دل سے پہلے میرے لیے صاف ہو گیا

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

میں نے تمام ملکوں کی طرف دیکھا تو وہ سب مجھے رائی کے دانے کے برابر نظر آئے

وَكُلُّ وَبِيٍّ لَّهُ قَدَمٌ وَإِنِّي عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرُ الْكَمَالِ

ہر ولی کا مقام ہے میرا مقام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے جو بدر کمال میں

مُرِيدِي لَا تَخَفُ وَابِشْ فَإِنِّي عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید دشمن سے نہ ڈر میں قتل کا ارادہ کرنے والا ہوں

أَنَا الْجَبَلِيُّ مَعِيَ الدِّينُ إِسْبَهُي وَأَعْلَاهِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

میں جیوانی ہوں مئی الدین میرا نام ہے اور میرے بھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں



أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِي | وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرَّجَالِ

میں حسنی ہوں میرا مقام مخدع ہے اور میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ رَأْسِي | وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

اور میرا نام عبدالقادر جیلانی مشہور ہے اور میرے جدِ پاک صاحبِ کمال تھے



## ۲۰۔ چہل کاف

چہل کاف سے مراد چالیس کاف کا وظیفہ ہے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے عالمین میں چہل کاف کا وظیفہ بہت معروف ہے اور اسے ہر مشکل کے حل کے لیے بڑا اکیس تصور کیا جاتا ہے اور اس کے فوائد بے پناہ ہیں بہت سے کالمین اور عالمین کا معمول اس کا وظیفہ رہا ہے۔  
چہل کاف حسب ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كُفَاكَ رَبُّكَ كَمَا يَكْفِيكَ وَاِكْفَاةٌ

ترے پروردگار نے تیری بہت کفایت کی بہت سی مصیبتوں سے

كُفَاةً كَمَا كَانَتْ كَفِيَّتُكَ كَمَا كَانَتْ كَفِيَّتُكَ

ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی جیسے کہ تھیں گاہ میں شکر سے کوئی نکل جائے



تَكَرُّرًا كَرَّرَا كَرَّرِي كَبِدٍ

یہ مصیبت مشابہ ہے ایسی جماعت سے جو ہتھیار سے لیس ہو یا نیزہ بردار ہو

تَحْكِي مُشْكِكَةً كُلُّكَ لَكَ

جیسے کہ مضبوط جوان گوشت سے بھرا ہوا اونٹ

كَفَاكَ فَا بِي كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ

پروردگار کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے میرے علم کی مطابق تمام رکج اور مصیبتوں سے

يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِي كَوْكَبِ الْفَلَكِ

اے ستارے تو ثبات اور بقا۔ درویشی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

اور باموکل چہل کاف اس صورت سے ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كَفَاكَ رَبُّكَ يَا جَنَّتَائِيلُ كَمْ يَكْفِيكَ وَإِفَاءً

يَادُ وُلْدَائِيكَ كَفَاكَ فَمَا كَلِمَتَيْنِ يَا جِبْرَائِيلُ

كَانَ مِنْ لَكَ يَا كَلْبَائِيلُ تَكَرُّرًا كَرَّرَا

الْكَرِّيَا نَعْمَائِيلُ فِي كَبِدِ تَحْكِي مُشْكِكَةً

يَا كَلْبَائِيلُ كُلُّكَ لَكَ يَا هَمْرَائِيلُ



كُفَاكَ مَا بِي كُفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ  
يَا عِذْرَاءِ يُلُ يَا كُوكَبًا كَانَ يَحْكِي يَا  
دُرْدَائِيْلُ يَا كُوكَبَ الْفَلَكِ يَا مِيكَائِيْلُ

**زکوٰۃ کا پہلا طریقہ** | چہل کاف کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اول تین روز  
روزہ رکھے۔ بدھ، جمعرات، جمعہ اور ترک حیوانات

جمالی کرے اور شام کو دودھ چاول سے روزہ افطار کرے اور روزانہ ایک فقیر کو دودھ  
چاول پیٹ بھر کر کھلائے اور روزانہ ایصالِ ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ اقدس  
کو کرے اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد بکنارہ دریا جا کر اول و آخر  
گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور چہل کاف کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے بعد صبح و شام  
گیارہ گیارہ مرتبہ کا ورد رکھے۔ زکوٰۃ ادا ہو گئی اور عمل ہو گیا۔ اگر کسی کو آسیب  
جن، دیو، خبیث ایذا دیتا ہو تو سات مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کرے  
اور آسیب زدہ کے دونوں کانوں میں ڈال کر شہادت کی انگلیوں سے کان کے  
سوراخ بند کرے تاکہ تیل باہر نہ نکلے اور کچھ تیل بدن پر بھی ملے ان شاء اللہ آسیب  
کے جلنے کی بو آئے گی اور بالکل جل جائے گا اور فریاد بھی کرے گا۔ یہ طریقہ آسیب  
جنات کے بارے میں سیریح النفع ہے۔

**چہل کاف کی زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ** | چہل کاف کی زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ  
یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں بروز

پنجشنبہ بعد نماز فجر غسل کرے اور روزہ رکھے اور کپڑا بغیر سلاہوا پہنے، دو



رکعت نماز نفل پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ایصالِ ثواب ختم خواجگان قادریہ یا چشتیہ پڑھے اور ایک ہزار ایک مرتبہ چہل کاف پڑھے اور سوا سیر گندم کے آٹے کی بیٹھی روٹی بنائے اور چار فقیروں کو کھلائے اور شام کو خود روزہ افطار کرے اور پنجشنبہ سے دو شنبہ تک پڑھے۔ ہر روز بعد افطار کے ایک سو سات مرتبہ پڑھے۔ یہ زکوٰۃ پانچ روز کی ہے۔ صبح کو ایک ہزار ایک مرتبہ اور شام کو ایک سو سات مرتبہ روز پڑھے۔ زکوٰۃ ادا ہوگی اور عمل مکمل ہوگا یہ عمل اضافہ رزق کے لیے لاجواب ہے۔

اول بُدھ، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے اور گیارہ سو گیارہ مرتبہ ایک

## چہل کاف کی زکوٰۃ کا تیسرا طریقہ

جلسہ میں پڑھے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور حرز شریف ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ یعنی پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ حرز شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ چہل کاف پڑھے پھر ایک مرتبہ حرز شریف، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اسی طرح تین روز پڑھے اور ختم خواجگان روز پڑھتا رہے اور روز ہی دودھ کی کھی بنائے اور ایک فقیر کو کھلائے اور آدھی سے خود روزہ افطار کرے اور طلوع آفتاب کے بعد دریا کے کنارے پر پڑھے، زکوٰۃ ادا ہوگی، عمل مکمل ہوگا حرز شریف یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا حُزُّو رَائِيْلُ بِحَقِّ الْكَافِ اَجِبُ  
دَعْوَتِي وَ سَخِرْ لِي فِي قَضَائِ حَاجَتِي وَ حُصُولِي وَ  
مُرَادِي بِلَا مَكْثٍ وَ مَهْلَةٍ اَلْفَ قُلُوْبَنَا بَيْنَ قُلُوْبٍ



## العَافِيَةُ -

چھل کاف کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں :

## فوائد چھل کاف

(۱) برائے آسیب زدہ، سرسوں کے تیل پر چالیس مرتبہ

پڑھ کر مالش کرادیں تو آسیب دفع ہوگا۔

(۲) اگر کسی کے درد سر کہنہ ہو جائے اور کسی علاج سے نہ جاتا ہو تو ماہ صفر المظفر کے

آخری چہار شنبہ کو چھل کاف لکھ کر باندھیں، درد سر ان شاء اللہ فوراً دور ہوگا۔

(۳) اگر کسی کو دردِ چشم ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے

آنکھوں پر تلے، ان شاء اللہ آرام ہوگا۔

(۴) اگر کسی کے پیٹ میں شدید درد ہو تو سات مرتبہ پڑھ کر نمک پر دم کر کے

دردِ شکم والے کو کھلائے۔ ان شاء اللہ درد فوراً دور ہو جائے گا۔

(۵) اگر چھل کاف کو لکھ کر دانتوں میں دباتے اور ایک سو ایک مرتبہ پڑھے

اور شنبہ آدمیوں کو سامنے رکھے جو چور ہوگا، ان شاء اللہ رونے لگے گا اور اقراری ہوگا۔

(۶) اگر کسی کے جوڑوں میں درد ہو تو چھل کاف کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر بازو پر

باندھے ان شاء اللہ دفع ہوگا۔

(۷) اگر کسی شخص کو بواسیرِ خونی یا بادی ہو تو چھل کاف بتی کی کھال پر لکھ کر گلے

میں باندھے اور سات عدد سفید کاغذ پر لکھ کر علی الصبح پلائے، ان شاء اللہ بواسیرِ خونی یا بادی دور ہوگی۔

(۸) اگر کسی شخص کو کوئی دشمن ایذا پہنچاتا ہو اور باز نہ آتا ہو تو شبِ دو شنبہ چالیس بار پڑھ

کر دشمن کے گھر کی طرف دم کرے ان شاء اللہ دشمن ایذا رسانی سے باز آئے گا۔



(۹) اگر کسی شخص کا کوئی دشمن ہو اور اس کو دشمنی سے روکنا مقصود ہو تو درمیان عصر و مغرب کے بروز سہ شنبہ ستر مرتبہ پڑھے۔ قبرستان میں بیٹھ کر اور پرانی قبر کی مٹی پر دم کر کے دشمن کے مکان میں ڈالے، انواع و اقسام کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے گا اور دشمنی ترک کر دے گا۔

(۱۰) اگر کوئی شخص کسی کی زبان بد گوئی بند کرنا چاہے تو چہل کاف کو ستر مرتبہ نمک پر پڑھ کر دشمن کے گھر میں ڈالے انشاء اللہ زبان بد گوئی سے بند ہوگی۔

(۱۱) اگر کوئی شخص قیدی کو آزاد کرنا چاہے تو روٹی پر چہل کاف لکھ کر ایک ہفتہ کھلائے تو قیدی ان شاء اللہ آزاد ہوگا۔

(۱۲) اگر کوئی شخص اپنے مطلوب کو مال اپنی طرف کرنا چاہے تو مشک زعفران سے لکھ کر مطلوب کے راستہ میں دفن کرے۔ انشاء اللہ مطلوب بے چین و بے قرار ہو کر حاضر ہو دے گا۔

(۱۳) اگر کسی امیدوار اولاد عورت کو چھوٹا رہ پر دم کر کے ایام سے پاک ہونے کے بعد کھلائے تین ماہ تک اکیس چھوٹا رہ سے ہر مرتبہ اور ہر چھوٹا رہ پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلائے انشاء اللہ اولاد ہوگی۔ اگر کسی کو مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو پینل کے پتے پر لکھ کر مصروع کے بدن پر یس تو ان شاء اللہ فوراً آرام و سکون ہوگا۔

(۱۴) اگر کوئی عورت بدکار ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور سو نگھائے، چند بار کے عمل سے ان شاء اللہ بدکاری سے باز آجائے۔



## وظائف جلالیہ

### پہلا سبق توحید

سوتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ نماز پنجگانہ کے بعد گیارہ مرتبہ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ  
 يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
 تینوں ملا کر سینے پر دم کر لیں

### دوسرا سبق رسالت

سوتے وقت 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ 34 مرتبہ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھیں نماز پنجگانہ کے بعد 10 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا  
 إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ۔ اور درود ابراہیمی  
 نماز کے بعد 11 مرتبہ پڑھ کر سینے پر بائیں جانب دم کر لیں



# فقہ اور تصوف کا نقیب

ماہنامہ ”جلال“ بھکھی شریف

زیر ادا

سید محمد نوید الحسن شاہ مشہدی

شائع ہوتا ہے

خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھائیں

منجانب

مکتبہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف



باسمہ تعالیٰ

غربت = جہالت = بیماری

کے خلاف برسرِ پیکار

جلالیہ ویٹ پیئر آرگنائزیشن

زیرِ سرپرستی

جائیں حضرت حافظ الحدیث پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سید

مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی آستانہ عالیہ  
مکھی شریف

پہلا حدف

فری لیبیریٹس سرورس کا قیام

ڈرافٹ بنام

نیشنل بینک غلہ منڈی  
برانچ منڈی بہاؤ الدین  
اکاؤنٹ نمبر 6-3186

زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور عطیات کے  
ذریعہ دکھی انسانیت کی خدمت کریں

منجانب

مکتبہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ مکھی شریف



# اعلان

جلال المملۃ والدين

حضرت حافظ الحدیث کا

سالانہ

عرس مبارک

ہمیشہ ویسی ماہ مگھر کی ۲/۳ تاریخ کو ہوا کرے گا۔

دو تاریخ کو شروع اور تین کو ختم شریف ہوگا۔ (انشاء اللہ)

منجانب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت حافظ الحدیث

بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤ الدین (پاکستان)



# دیگر مطبوعات

خطبات

جانشین حضرت حافظ الحدیث

خطبات عرفانیہ

مکتبہ حضرت حافظ الحدیث  
رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین